380

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1050. Dated: 13th March 2014. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Sher Ali Gorchani, *Deputy Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Rana Muhammad Iqbal Khan, *Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

382

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،13۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون محمد نواز شریف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی ملتان 2014

ایک وزیر مسودہ قانون محمد نواز شریف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی ملتان 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون تولیدی، دوران حمل، نومولود، وبچگان صحت اتھارٹی پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون تولیدی، دوران حمل، نومولود، وبچگان صحت اتھارٹی پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

383

(بی) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) شہروں کی ترقی پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2014)
مسوہ قانون (ترمیم) شہروں کی ترقی پنجاب 2014 پر (ضمن 10 سے) دوبارہ ضمن وار غور و خوض

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسوہ قانون (ترمیم) شہروں کی ترقی پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی 2014 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی 2014 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

384

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات،13-مارچ2014

(یوم الخمیس،11-جمادی الاوّل1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بجے پر زیر صدارت جناب سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری کرنے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم
الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم
توعدون ﴿٣٠﴾ نحن اولیؤكم في الحيوة الدنيا وفي الاخرة
ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون ﴿٣١﴾
نزلا من غفور رحيم ﴿٣٢﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدة آیات30 تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ(اس پر) قائم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی) (31) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ حافظ سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خُدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
مری بگڑی بناتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 82 ہے، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پیڈا ایکٹ 1997 کے مقاصد و دیگر تفصیلات

*82: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PIDA Act کیا ہے یہ کب سے نافذ العمل ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں؟

(ب) پنجاب میں کن کن نہروں پر اس ایکٹ کے مطابق عمل ہو چکا ہے؟

(ج) کیا ان نہروں پر ٹیل والے علاقوں میں پانی کی فراہمی بہتر ہوئی ہے کہ نہیں، جہاں پر اس ایکٹ کے مطابق supervisory bodies بنا دی گئی ہیں؟

(د) جن جن نہروں پر PIDA Act کے تحت باڈیز بنا دی گئی ہیں وہاں پر 03-06-2013 تک ان باڈیز کی تشکیل کے بعد پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں، نیز اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ان نہروں کے علاقہ میں اتنی ہی مدت کے دوران جو مدت اس کے نفاذ سے متصل ہے، کتنے مقدمات پانی کی چوری کے درج ہوئے اور کتنی شکایات متعلقہ افسران کے پاس موصول ہوئیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27۔جون 1997 کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی بل 1997 پاس کیا جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے 27۔جون 1997 کو فرمائی اور پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 میں جاری ہوا۔

حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام سے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی، شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا ایکٹ منظور کیا۔ ایکٹ کے مطابق بالآخر محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہوگا اور ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ 1997 موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ ادارہ جاتی اصلاحات کے تحت کسان تنظیمیں (FOs) کسانوں کے آپس کے پانی تقسیم کے جھگڑے اور راجباہ لیول تک نہروں کی پانی کی تقسیم، موگوں کی دیکھ بھال اور پٹریوں کی حفاظت اور مرمت اور آبیانہ کی تشخیص اور محاصل کی ریکوری کرتی ہیں۔

ایریا واٹر بورڈ: 10 کسان نمائندوں اور 9 غیر کسان ممبران پر مشتمل باڈی ہے۔ جس کے ذمہ کسان تنظیموں (FOs) کی کارکردگی میں مدد اور چیکنگ کرنا ہے اور نہری نظام کی اصلاح کے لئے تجاویز دینا ہے۔

پیڈا اتھارٹی: کم از کم چھ کسان ممبران اور 5 غیر کسان ممبران جس کے چیئرمین وزیر آبپاشی ہیں، پر مشتمل ایک خود مختار ادارہ ہے۔ جس کے فرائض و اختیارات میں نہروں اور سیم نالوں سے متعلقہ امور سے متعلق پالیسی وضع کرنا اور اس کی انجام دہی کے لئے عملی اقدامات کرنا اور حکومت پنجاب کی مشاورت سے آبیانہ اور سیم نالوں سے متعلق فیس کا تعین کرنا شامل ہے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کرنے اور سیم نالوں کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

(ب) پنجاب میں درج ذیل پانچ بڑی نہروں پر بمطابق ایکٹ عمل ہو چکا ہے۔

1۔ لوئر چناب کینال (ایسٹ) سرکل فیصل آباد۔ مارچ 2005

2۔ لوئر چناب کینال (ویسٹ) سرکل فیصل آباد۔ اگست 2007
بشمول لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا (جزوی) ستمبر 2007 (6 نہریں)

3۔ بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر۔ مارچ 2011

4۔ لوئر باری دوآب کینال سرکل ساہیوال۔ مارچ 2012

5۔ ڈیرہ جات کینال سرکل، ڈی جی خان۔ مارچ 2013

(ج) پیڈا کے زیر انتظام 401 نہروں پر کسان تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ فیصل آباد ایسٹ اور ویسٹ سرکل میں ٹیلوں پر نہری پانی کی فراہمی میں بہتری آئی ہے جبکہ نئے سرکل مثلاً بہاول نگر، LBDC ساہیوال اور ڈیرہ جات کینال سرکل ڈیرہ غازیخان میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

(د) تقابلی گوشوارہ مقدمہ جات پانی چوری

		دوران فارم باڈیز	قبل ازاں فارم باڈیز
1۔	لوئر چناب کینال ایسٹ سرکل فیصل آباد	6055	4155
2۔	لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل فیصل آباد	1288	1965
	بشمول لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا(6نہریں) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے		
3۔	ڈیرہ جات کینال سرکل،ڈی جی خان	528	178
4۔	بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر	7418	15149
5۔	لوئر باری دوآب کینال سرکل،ساہیوال	2660	2314
	میزان:	17949	23761

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پانی کا معاملہ بہت اہم ہے جس سے پنجاب کی معیشت، کسان کی خوشحالی اور عوام کی خوشحالی منسلک ہے۔اس میں کچھ ضمنی سوالات ہیں اور میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ ذرا حوصلے سے سماعت بھی فرمائیں اور اُن کے جوابات بھی ٹھیک ٹھیک دیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلی بات تو یہ عرض کرنی ہے کہ ہمارے نظام کے اندر secretaries to the government بالعموم non-technical لوگ ہوتے ہیں ان کو محکموں کی سربراہی دی جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ non-technical آدمی کے لئے محکمہ کو سمجھنے میں کچھ ٹائم لگتا ہے۔ محکمہ آبپاشی میں پچھلے ڈیڑھ سال میں یہ پانچویں سیکرٹری صاحب ہیں جو اس محکمہ کو head کر رہے ہیں۔ مثال یہی ہے کہ کرکٹ کھیلتے کھیلتے اچانک صبح پتا چلتا ہے کہ کل ہاکی کھیلنی ہے اب ہاکی کے نظام کو سمجھنے کے لئے کچھ ٹائم لگتا ہے تو جب سمجھ لیتے ہیں تو پتا لگتا ہے کہ فٹ بال کھیلنے کے لئے لگا دیا گیا ہے، یہ practice نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے 1997 میں جو PIDA Act بنایا یہ کن مقاصد کے تحت بنایا گیا تھا؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے تحت 17 water area boards بننے تھے اور 15 سال کی مدت میں اس کی تکمیل ہونی تھی۔ یہ سارا کام World Bank کے loan پر ہو رہا ہے۔ یہ ایکٹ 1997 میں پاس ہوا اور آج 2014 ہے تو 17 سال ہو گئے ہیں اور اس کا جواب یہ آ رہا ہے کہ ہم 17 سال میں صرف پانچ water area board بنا پائے ہیں۔ باقی جو بارہ water area boards رہ گئے ہیں اُن کو بنانے کے لئے کتنی مدت درکار ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، درمیان میں جو آٹھ سال گزرے ہیں کیا اس کا جواب بھی آپ میاں صاحب سے لینا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ Governments کی continuity ہوتی ہے۔ میں نے جس طرح عرض کیا ہے کہ سیکرٹریز ہی گورنمنٹ ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے اس کو چلانا ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلی pace ان کے سامنے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ان سے جواب لے لیتے ہیں۔ جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ سیکرٹری محکمہ کا overall administrative head ہوتا ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ وہ ٹیکنیکل سٹاف ہی سے ہو۔ ہمارے محکمہ آبپاشی کے اندر دیگر تمام افسران ٹیکنیکل انجینئر ہیں اور وہ محکمہ کو خوش اسلوبی سے چلاتے ہیں۔ محکمہ کی overall administration کے لئے سیکرٹری موجود ہوتا ہے۔ حکومت گاہے بگاہے سیکرٹریز کو لگاتی ہے اور پھر دیگر assignment کے لئے جو درکار ہوں تو انہیں مناسب جگہ پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے دوسری بات PIDA Act کی جو غرض و غایت ہے وہ کی ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے آپ جانتے ہیں کہ پنجاب کے اندر جو نہری نظام ہے یہ دنیا کا سب سے بڑا contiguous gravity flow irrigation system ہے۔ پاکستان کی معاشی زندگی میں یہ سسٹم ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ تقریباً ایک سو سال سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے۔ اس کا مستعد ٹیکنیکل سٹاف بڑی خوش اسلوبی سے محکمہ کو چلا رہا ہے لیکن کسان جو اس کا اصل main stakeholder ہے اور beneficiary consumer بھی ہے۔ ان کے معاملات کو حل کرنے میں اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں محکمہ کے اندر وہ قابلیت نہ تھی جس کی وجہ سے عام کسان کو empower کرنے کے لئے، اپنے مسائل کے حل کرنے کے لئے یہ PIDA Act 1997 کے اندر میاں محمد شہباز شریف کی حکومت لے کر آئی تھی۔ اس PIDA Act کے تحت ہم نے کسانوں کو اپنے مسائل خود حل کرنے کے لئے اور Public Private Partnership کا ایک بہترین نمونہ اس صوبہ میں اس ایکٹ کے طور پر دیا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس کے اندر basic unit کھال پنچایت ہے، کھال پر موجود تمام shareholders ایک الیکشن کے ذریعے پانچ آدمیوں کو منتخب کرتے ہیں جن میں ایک چیئرمین ہوتا ہے۔ وہ کھال کے پانی کو design discharge کے مطابق اس کے flow کو ensure کرتا ہے۔ اسی

طرح کھال کی تعمیر ومرمت کو وہ ensure کرتا ہے۔ وہ وارہ بندی کے disputes کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ درست طریقے سے باہمی مشاورت سے حل ہو جائیں اور پھر آبیانہ کی collection کرتے ہیں۔ اس سے اوپر distributaries کی سطح پر ایک آرگنائزیشن ہوتی ہے۔ یہ تمام کھالوں کے چیئرمین کی الیکشن کے ذریعے ایک management body بنتی ہے جس کے اندر چیئرمین، وائس چیئرمین، سیکرٹری، خزانچی اور اسی طرح پانچ ممبران ہوتے ہیں جن میں سے ایک head لیا جاتا ہے، دو درمیان اور دو tail سے لئے جاتے ہیں۔ یہ بھی وہاں پر آبیانہ collection کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ پانی کی regulation کے انچارج ہوتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری نہر کی maintenance بھی ہوتی ہے، جو بھی disputes وہاں پر سامنے آتے ہیں اگر پانی چوری ہوتا ہے تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور پرچہ جات کراتے ہیں۔ اس سے اوپر Area Water Board ہوتا ہے۔ یہ تمام کینال سب ڈویژنز سے ایک ایک ممبر کو چُنا اور اس کے بعد Area Water Board کی جتنی سب ڈویژنز ہوتی ہیں ان پر محیط ممبران اس کا حصہ بنتے ہیں اور تین سال کے اندر by rotation ایک چیئرمین اور ایک وائس چیئرمین منتخب ہوتا ہے جو اپنے کینال سرکل کے تمام معاملات جو پانی سے متعلقہ ہوتے ہیں ان کو حل کرتے ہیں اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اسی طرح اس سے اوپر پنجاب کی سطح پر Punjab Irrigation and Drainage Authority بھی موجود ہے، اس کے چیئرمین وزیر آبپاشی بھی ہوتے ہیں جو اس کا سربراہ ہوتا ہے، چھ کسان جو حکومت نامزد کرتی ہے اس کے ممبران ہوتے ہیں اور پانچ سرکاری ممبران ہوتے ہیں جو مختلف محکمہ جات کے سیکرٹریز ہوتے ہیں۔ اس طرح پورے پنجاب کے نظام آبپاشی کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ میں نے PIDA Act کی غرض وغایت آپ کو بتادی ہے۔

جناب سپیکر! ان کا دوسرا ضمنی سوال یہ تھا کہ مطلوبہ سالوں کے اندر پورے پنجاب میں PIDA Act کیوں لاگو نہیں ہوا؟ اس سلسلہ میں، میں عرض کرتا ہوں کہ جس ایکٹ کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ اس میں پندرہ سال کی مدت رکھی گئی ہے کہ تمام 17 نہروں پر PIDA کا کنٹرول ہوگا۔ اس میں یہ ایک ضروری mandatory Clause ہے کہ سب سے پہلے PIDA ایک پائلٹ پراجیکٹ بنائے گی، چلائے گی اور اس کے بعد اگر اس میں کوئی خامیاں ہوں گی تو اس کی اصلاح کرے گی اور اگر اس میں کوئی بہتری لانی ہوگی تو اس کے مطابق آئندہ اس کو سسٹم کے اندر شامل کیا جائے گا۔ LCC east کے اندر سب سے پہلا پائلٹ پراجیکٹ 2005 کے اندر شروع ہوا۔ اس کی روشنی کے اندر پھر ہم اسے پانچ نہروں تک لے گئے ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح فنڈز دستیاب

ہوتے گئے تو ہم one by one تمام نہروں کو اس Punjab Irrigation and Drainage Authority کے ماتحت لے کر آئیں گے اور یہ Public Private Partnership کا ایک بہترین نمونہ ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو بالکل pinpoint کر کے پوچھا تھا کہ کیا یہ time limit دے سکتے ہیں؟ کیونکہ سترہ سالوں میں پانچ circles پر یہ بنا ہے اور اس نے سترہ circles پر بننا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ اس کا کوئی حتمی time دے سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کا نہری نظام بہت بڑا نظام ہے اور اس کی عمر ایک صدی پر محیط ہے۔ یہ خستہ حالی کا شکار ہے اور ہم کسانوں کی تنظیموں کو اس وقت تک یہ handover نہیں کرتے جب تک اس کی rehabilitation نہ کر لیں۔ آپ جانتے ہیں کہ rehabilitation کے لئے ایک خطیر رقم درکار ہے میں time line دینے سے قاصر ہوں لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اب پاکپتن کینال سرکل پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس کی funding available ہو گئی ہے۔ اسی طرح جب ہمیں funding ہوتی جائے گی نہروں کی rehabilitation ہوتی جائے گی اور پھر ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہ کسانوں کی تنظیموں کے سپرد کرتے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں انہوں نے تفصیلی جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اس پر contest اور بحث نہیں کرتا کیونکہ جواب ابھی تک نامکمل ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ان کو معلوم نہیں ہے کہ فنڈز کب آئیں گے اور کب یہ کام مکمل ہوگا۔ ہم بہر حال اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ انہوں نے خود جواب دیا ہے کہ Punjab Irrigation Department کی inefficiency کی وجہ سے Punjab Irrigation and Drainage Authority بنائی گئی تاکہ بہتری آسکے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے اور ان کا اپنا جواب ہے کہ PIDA Act کے مطابق بالآخر محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر PIDA میں ضم ہوگا اور ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سرانجام دے گا" لیکن ابھی تک یہ PIDA محکمہ آبپاشی کا ایک bursary ہے۔ جب تک آپ اس کو اس کی روح کے مطابق independence نہیں دیں گے اور جس طرح آپ کو محکمہ کے حوالے سے شک تھا کہ یہ صحیح طرح deliver نہیں کر رہا اور tail پر پانی نہیں پہنچ رہا۔ PIDA بنانے کی تین وجوہات تھیں اور انہیں اس نے کام کرنے تھے۔ وہاں proper maintenance نہیں تھی اسے دیکھنا تھا،

inequitable water distribution تھی tail پر پانی نہیں پہنچتا تھا اس کو دیکھنا تھا اور پانی چوری کے معاملات کو cater کرنا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں تفصیل انہوں نے بتا دی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کو ایک خود مختار ادارے کے طور پر بنایا جانا ہے۔ پانچ نہروں پر تو بن گیا ہے تو یہ کب تک اس پورے نظام کو "PIDA Authority میں switch over کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ کوئی time نہیں دے سکتے۔ جونہی ان کے پاس funds available ہوں گے میرے خیال میں پاکپتن نہر کا کام۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس سوال کی بات نہیں کر رہا وہ تو ختم ہو گیا ہے۔ اس کے جواب کے اندر لکھا ہوا ہے اور ایکٹ میں بھی ہے کہ PIDA Authority ultimately محکمہ پیڈا (پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ) اس کو switch over کر لے گی اور independent ادارے کے طور پر کام کرے گی۔ مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ کام کب تک ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جن نہروں پر کسان تنظیمیں بن چکی ہیں وہ کلی طور پر خود مختار ہیں اور PIDA Authority کے ماتحت ہیں اور وہ اپنا نظام آزادانہ طور پر چلا رہی ہیں۔ محکمہ اریگیشن کے ایکسیئن، سب ڈویژنل آفیسر، سب انجینئر، ایس ای اور چیف انجینئر level پر ان کی معاونت کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب ابھی کھڑے ہیں کیونکہ ان کا سوال ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ سب بیٹھ جائیں۔ میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ ابھی بھی محکمہ اریگیشن کے PIDA کا جو دفتر بنا ہے اس کا جو ہیڈ ہے۔
He is working under the Secretary Irrigation-

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس میں اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو وہ منسٹر صاحب کو بتا دیں۔

وزیر آبپاشی(میاں یاورزمان):جناب سپیکر!سیکرٹری اریگیشن،ایم ڈی پیڈا بھی ہیں۔وہ بحیثیت ایم ڈی پیڈا اپنا کام سرانجام دیتے ہیں اس لئے اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!تیسرا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں کوئی point scoring نہیں کرنا چاہتا۔

جناب قائم مقام سپیکر:ڈاکٹر صاحب!اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے بہتر ہے کہ آپ وہ کرلیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!یہ بہت اہم سوال ہے اس معاملے میں پورے پنجاب کی اریگیشن منسلک ہے۔میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ان نہروں پر ٹیل والے علاقوں میں پانی کی بہتری ہوئی ہے یا نہیں؟اب محکمے کا جواب یہ ہے کہ جب پیڈا تھا تو ٹیلوں پر پانی کی فراہمی 72فیصد تھی،جب پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ تھا تو پانی کی فراہمی 84فیصد تھی۔جب پیڈا تھا تو ٹیل پر پانی 13فیصد ہے اور جب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ تھا تو پانی 8فیصد تھا۔ٹیل خشک پیڈا کے دور میں 14فیصد اور PIDکے دور میں 7فیصد تھا یعنی اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ یہ جو آپ نے handoverکیا ہے یہ deliverنہیں کر رہا اور نظام پہلے کے مقابلے میں خراب ہو رہا ہے۔یعنی اس کے جواب میں تو یہی ہے اور اسی طرح میں نے چوری کے معاملات کے بارے میں پوچھا ہے۔اب انہوں نے پانچ کینال واٹر بورڈ بنائے ہیں۔اس کی تفصیل لکھی ہوئی ہے اگر آپ جواب دیکھ لیں۔اس میں بہاولنگر کینال سرکل میں جو چوری کے واقعات ہیں وہ دوران فارمر باڈیز7418ہیں اور قبل ازیں فارمر باڈیز15149ہیں۔اس کی وجہ سے جو net result ہے وہ ذرا بہتر ہو گیا ہے ورنہ باقی تین جو ہیں لوئر چناب کینا ل ایسٹ سرکل فیصل آباد میں theftکے cases increaseہوئے ہیں۔اسی طرح ڈیرہ جات کینال سرکل،ڈی جی خان میں بھی چوری کے واقعات increaseہوئے ہیں۔اسی طرح لوئر باری دوآب کینال سرکل ساہیوال میں بھی theftکے cases increaseہوئے ہیں۔یعنی جن مقاصد کے لئے یہ نظام بنا تھا اس حوالے سے یہ نظام deliverنہیں کر رہا ہے۔یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ خود محکمہ کہہ رہا ہے۔میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نظام اگر deliverنہیں کر رہا ہے تو اس کی improvementکے لئے محکمہ اور وزیر موصوف کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!اس کی improvementکے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی نظام روزِ اول سے درست نہیں ہوتا وہ اپنے ارتقائی مراحل طے کر ہوتے ہوئے درست ہوتا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں جو سسٹم 2005 کے اندر بنا تھا اس میں کافی بہتری آئی ہے اور جو 2007 کے اندر بنا تھا اس کے اندر with the passage of time بہت بہتری آرہی ہے۔ جو بھی نیا نظام کینال سرکلز پر بنا ہے اس کے اندر ابھی ضرور کچھ معاملات درست کرنے والے ہیں کیونکہ ہمارے جو کسان بھائی ہیں جو elect ہو کر آتے ہیں ان کو ابھی تک طریق کار کا علم نہیں ہے۔ ہم ان کی ٹریننگ کا انتظام کر رہے ہیں تاکہ وہ بہتر طور پر skilled ہو سکیں اور وہ اپنے محکمے کو چلا سکیں۔ جہاں تک انہوں نے اعداد و شمار کا ذکر کیا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں بڑھوتری اس لئے نہیں آئی کہ وہاں پر پانی کی چوری بڑھ گئی ہے۔ پانی چوری پہلے بھی ہوتی تھی لیکن مقدمات درج نہیں ہوتے تھے۔ اب حکومت نے اس بات پر سختی کی ہے کہ تمام سب ڈویژن کے XENs اس بات کو ensure کریں کہ ان کے علاقے کے اندر جتنی بھی چوریاں ہوں ان کی ایف آئی آر درج ہونی چاہئیں، چوروں کو پکڑا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ گراف اس بات کی علامت ہے کہ محکمے نے اس میں بہتری لانے کے لئے efficiency دکھائی ہے۔ چوری تو پہلے بھی ہوتی تھی لیکن اس کو ریکارڈ پر نہیں لایا جاتا تھا اور ایف آئی آر کم درج ہوتی تھیں۔ اب ہم نے وہاں پر سب ڈویژنل سطح پر تین آدمیوں اے۔ سی، ایکسیئن اور متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او کی کمیٹی بنادی ہے۔ یہ لوگ باقاعدہ وہاں پر monitor کرتے ہیں، چوری کی روک تھام کے لئے ایف آئی آر بھی درج کرتے ہیں، لوگوں کو پکڑ کر اندر بھی کرتے ہیں اور کینال ایکٹ کے تحت دفعہ 70 کی کارروائی بھی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ وزیر موصوف کا جو جواب ابھی آیا ہے یہ حقائق کے بالکل اُلٹ ہے۔ میں figure کے ساتھ اس کو contest کر سکتا ہوں لیکن بہر حال میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ آخری سوال مجھے یہ پوچھنا ہے کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے ایک سوال پر ہی بیس منٹ ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باقی سب ممبران نے بھی محنت کی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا مختصر سا ضمنی سوال ہے۔ یہ آبیانہ ان باڈیز نے collect کرنا تھا جس میں سے 50 فیصد حکومت کے پاس آنا تھا اور 50 فیصد وہاں پر ہی خرچ ہونا تھا۔ اس 50 فیصد میں سے 60 فیصد maintenance اور بہتری کے لئے خرچ ہونا تھا اور 40 فیصد اس باڈی نے administratively استعمال کرنا تھا۔ مجھے یہ پوچھنا ہے کہ یہ جو پانچ areas انہوں نے واٹر بورڈ کے بنائے ہیں اس میں PIDA کے مقابلے میں آبیانے کی جو recovery ہے، PIDA کے دَور میں یہ بہتر ہوئی ہے یا کم ہوئی ہے؟ اگر figure موجود ہیں تو وہ دے دیں ورنہ یہ اپنا ایک اندازہ بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس figures موجود ہیں کہ کتنی recovery ہوئی ہے؟ PIDA ایکٹ بننے کے بعد recovery زیادہ ہوئی ہے یا کم ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! PIDA ایکٹ بننے کے بعد آبیانے کی recovery میں بہتری آئی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس کے اندر مزید بہتری آتی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کے exact figures ڈاکٹر صاحب کو دے دیں گے۔ جی، آپ اگلے سوال پر آجائیں۔ ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کو figures دے دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اگلے سوال پر آجاؤں گا لیکن اس observation کے ساتھ کہ میں figures لے کر آؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کو خود دے دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بتاؤں گا کہ یہ آبیانے کی recovery گورنمنٹ کو کم ہوئی ہے۔ اب اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پلیز، تشریف رکھیں۔ پہلے ہی بیس منٹ ایک ہی سوال پر ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کھڑے ہیں اور وہ satisfy ہیں۔ اس کے بعد اگلا سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بڑا اہم سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اگلے سوال پر بات کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 83 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میلسی سائفن کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*83: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی سائفن کی remodeling کی جا رہی ہے، اگر یہ درست ہے تو یہ remodeling کس ضرورت کے تحت کی جا رہی ہے اور اس سائفن کو بنانے اور تجویز کرنے والی کون سی اتھارٹی ہے اور وہ کن ماہرین پر مشتمل ہے؟

(ب) اس پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ میلسی سائفن کی remodeling کی جا رہی ہے جس کے ذریعے ضلع بہاولپور کو 1600 کیوسک اضافی پانی میسر ہو گا وجوہات درج ذیل ہیں۔

i۔ ضلع بہاولپور کی نہروں کے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے Capacity میں اضافہ

ii۔ نہری وارہ بندی کا خاتمہ

iii۔ نئے جنگلات، زرعی رقبہ جات کو پانی کی فراہی

اس سائفن کو بنانے کی تجویز محکمہ آبپاشی بہاولپور نے ضلع بہاولپور میں پانی کی موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے دی اور اس سائفن کی فزیبلٹی سٹڈی نیسپاک کے ماہرین (انجینئرز) نے تیار کی جس کی باقاعدہ منظوری ایکنک نے بذریعہ چٹھی نمبری Bwp-56-SO (Prog)/2000 مورخہ 29-09-2012 دی۔

(ب) اس منصوبہ کی مجوزہ قیمت مبلغ 2571.088 ملین روپے ہے اور یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟ مجھے امید ہے کہ آپ پچھلے ٹائم کو دیکھتے ہوئے مختصر ہی بات کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب میں مختصر بات کروں گا۔ جواب کے جز(ب) میں انہوں نے لکھا ہے کہ منصوبہ کی مجوزہ قیمت مبلغ2571.088 ملین روپے ہے اور یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہوگا۔ ظاہر ہے ECNEC نے ستمبر 2012 میں منظور کیا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا منصوبے پر کام شروع ہو گیا ہے اور اس سال 14-2013 کے بجٹ میں انہوں نے اس منصوبے کے لئے کتنی رقم رکھی ہے اور فروری 2014 تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟ یہ ذرا اس حوالے سے بتادیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! اس کا جو PC-1 بنا تھا اس کو revise کیا گیا ہے۔ اس وقت فنڈز چونکہ دستیاب نہیں تھے اور قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے revise PC-1 بنایا گیا ہے جس کی قیمت اس وقت 4 ہزار 544 ملین بنتی ہے جو محکمے نے approve کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ صوبائی ڈویلپمنٹ working body کے پاس چلا جائے گا اور وہاں approve ہونے کے بعد جب فنڈز مہیا ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع کر دیا جائے گا لیکن ابھی تک کوئی پیسے release نہیں ہوئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں جواب آیا ہے اور اسی وجہ سے ہم یہ نعرہ لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے" اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ بہاولپور صوبہ یا جنوبی پنجاب صوبہ علیحدہ بنوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اسی سوال پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی سوال پر ہی آ رہا ہوں۔ مجھے یہ یقین دہانی کروائیں کہ یہ remodeling کا منصوبہ ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ بہاولپور میں اس علاقہ کے اندر ضلع میں 1600 کیوسک اضافی پانی میسر ہوگا۔ اس جواب کے مطابق اس سال اس کام کو شروع ہونا تھا لیکن انہوں نے اب نئی بات سنا دی ہے کہ PC-1 revise کر دیا۔ مجھے یہ واضح یقین دہانی کروائیں کہ اس کے اوپر کام کب شروع ہوگا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کوئی ٹائم دے سکتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے "گا گے گی" کا کوئی گانا نہیں سننا۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کب کام شروع کروائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ گانا نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ایسے الفاظ سے اجتناب کریں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں نے ان سے عرض کیا ہے کہ اس کا revise PC-1 بن چکا ہے، PC-1 میں اس کے پیسے enhance ہو چکے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ سے approval کے بعد یہ صوبائی ڈویلپمنٹ working body کے پاس جائے گا وہاں سے approval کے بعد جب بھی فنڈز release ہوں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ میں اس کی date اس وقت تک نہیں دے سکتا جب تک وہ اس کی approval نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کی سکیم کی تفصیلات

*1355: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کی سکیم کب کس میٹنگ میں کس کی سربراہی میں منظور ہوئی؟

(ب) بنیادی طور پر یہ سکیم کتنی مالیت کی تھی، سکیم کب شروع ہو کر کب ختم ہونی تھی، اس کا ٹوٹل دورانیہ بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکیم کے estimate کی کاپی فراہم کریں نیز فلڈ بند کی بحالی سے متعلق estimate میں دیئے گئے نمایاں شکایت بھی بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ سکیم کے ٹھیکیدار و کمپنی کا نام، پتہ اور موبائل نمبر بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) مورخہ 2009۔08۔08 کو نوگراں فلڈ بند کو تعمیر کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر جہلم کی جانب سے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست کی گئی جس پر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی ہدایت پر عملدرآمد کے لئے طریقہ کار کے مطابق Departmental Development Sub Committee کی میٹنگ میں زیر سربراہی سیکرٹری اریگیشن، گورنمنٹ آف دی پنجاب منعقدہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور مورخہ 09۔10۔10 کو

بحوالہ چٹھی نمبری SO(Flood)VI-17-2009 مورخہ 09۔10۔20 اس سکیم کو منظور کیا گیا۔

(ب) اس سکیم کی مالیت 129.620 ملین روپے منظور ہوئی تھی۔ بعد ازاں متعلقہ سکیم کے ٹینڈر میں ٹھیکیدار نے تخمینے سے 33.80 فیصد زیادہ ریٹ دیا جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے منظور کر دیا اور اس کام کی administrative approval مبلغ 171.483 ملین روپے ہو گئی۔ (Including 33.8 percent above rates as quoted by the contractor) اس سکیم کا دورانیہ 11۔06۔16 تا 12۔06۔15 ایک سال پر مشتمل تھا۔ یہ سکیم 11۔06۔16 کو شروع ہوئی تاہم بوجوہ بروقت مکمل نہ ہو سکی اور تاحال کام جاری ہے۔

(ج) Estimate کی کاپی بمع رپورٹ ہمراہ لف ہے۔ جس میں تمام حقائق کی تفصیل موجود ہے۔ مذکورہ سکیم کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا 77 فیصد کام میں مٹی، پتھر اور land acquisition کا کام ہونا ابھی باقی ہے۔

(د) ٹھیکیدار کا نام: حماد ظفر

کمپنی کا نام: M/S Reliable Engineering Services (Pvt.) Ltd

پتہ: H.No. 164-A PCSIR Society Phase-I Canal Bank Road Lahore

Mobile Phone No. 0301-8650301

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں انہوں نے سکیم کی مالیت بتائی ہوئی ہے۔ پھر آگے بتایا ہوا ہے کہ متعلقہ سکیم کے ٹینڈر میں ٹھیکیدار نے تخمینے سے 33.80 فیصد زیادہ ریٹ دیا جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے منظور کر دیا۔ اس میں including 33.8 percent جو above rates ہیں اور آگے انہوں نے بتایا ہے کہ اتنے ملین روپے کی approval ہو گئی۔ اسی میں آگے جواب ہے کہ 16-06-11 تا 15-06-2012 ایک سال پر مشتمل تھا۔ یہ سکیم 16-06-11 کو شروع ہوئی تاہم بوجوہ بروقت مکمل نہ ہو سکی اور تاحال کام جاری ہے۔

جناب سپیکر! ابھی جز(ج) میں انہوں نے آگے جواب دیا ہے کہ statement کی کاپی مع رپورٹ لف ہے جو مجھے پانچ منٹ پہلے ملی ہے۔ میرے لئے ناممکن ہے کہ میں اس کو پڑھوں کیونکہ وہ اتنا بڑا پلندا ہے جس کو میں کیسے پڑھوں اور کس طرح بحث کروں کہ اس میں کیا ہے اور مجھے کیا کہنا چاہئے؟

بہر حال اس میں تمام حقائق کی تفصیل موجود ہے۔ مذکورہ سکیم کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا 77 فیصد کام میں مٹی، پتھر اور land acquisition کا کام ہونا ابھی باقی ہے۔ میرا آپ کے توسط سے جناب منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ 23 فیصد کام مکمل ہوا اور 77 فیصد کام رہ گیا ہے تو یہ کیا کام ہوا کیونکہ اس میں مٹی، پتھر اور land acquisition کا کام تو ابھی رہتا ہے لہذا kindly یہ مجھے بتائیں کہ 23 فیصد کیا کام ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ منصوبہ ADP کے تحت 16-06-2011 کو شروع ہوا اور اس کے مکمل کرنے کی میعاد ایک سال تھی لیکن پانچ دفعہ اسے ٹینڈر کیا گیا جس میں سے سب سے کم ریٹ اس ٹھیکیدار نے دیئے مگر اس ٹھیکیدار نے تھوڑا سا کام کرنے کے بعد کام کرنا بند کر دیا۔ محکمے نے اسے notices دیئے کہ کام مکمل کیا جائے لیکن اس نے کام کرنا ختم کر دیا۔ اس کے بعد محکمے نے اس ٹھیکیدار کا کام ختم کر کے دوبارہ ٹینڈر کیا اور 24-09-2012 کو ایک فرم ایم ایس المعمار ایسوسی ایٹس نے حصہ لیا۔ اس نے 112.80 فیصد زائد پر ٹینڈر داخل کرایا جسے محکمہ نے منظور نہیں کیا۔ محکمہ نے پھر اپنی ایک کلاز کے ذریعے ثالثی کمیٹی اور افسران مقرر کئے، arbitration کے ذریعے دوبارہ ٹھیکیدار کو مجبور کیا کہ آپ اپنا ٹھیکہ مکمل کریں اور ثالثی کا فیصلہ ہونے کے بعد مئی 2013 کے اندر ٹھیکیدار نے دوبارہ کام شروع کیا۔ اس کے بعد چند وجوہات کی بناء پر ٹھیکیدار نے پھر کام بند کر دیا جس پر محکمہ نے اسے final notice دیا اور اب اس کا ٹھیکہ ختم کر کے risk and cost کے اوپر کام لگا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ کا سوال یہ ہے کہ اس نے 23 فیصد کیا کام کیا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! 23 فیصد کام کے اندر انہوں نے پتھر کا کام، apparent اور stone pitching وغیرہ کر کے بند کو مضبوط کیا ہے۔ اس کے اندر main problem یہ تھا کہ nearest quarry جو پچاس پچپن کلو میٹر پر تھی، ٹھیکہ میں موجود تھا کہ وہاں کا پتھر لانا ضروری ہے۔ اس quarry سے ٹھیکیدار پتھر لیتا رہا اس کے بعد وہاں سے پتھر کی availability نہیں تھی تو دوسری quarry جہاں سے پتھر لانا تھا وہ کافی دُور ہے وہاں سے اسے lead پڑتی تھی جس کی بنیاد پر وہ ٹھیکہ کا کام کرنے سے بھاگ گیا۔ اب اس ٹھیکہ کو risk and cost کے اوپر لگا دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جس ٹھیکیدار کی بات کر رہے ہیں کیا اس سے بنک سکیورٹی لی گئی تھی اور جب وہ بھاگ گیا تو کیا اس کی سکیورٹی ضبط کی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! اس کی سکیورٹی ضبط کر لی گئی ہے جو 20 لاکھ روپے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آخری ضمنی سوال ہوگا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج میرا جو سوال آیا ہے سالہا سال سے یہ جہلم میں ہمارے لئے نہایت ہی اہم مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس نوگراں بند کا اگر کسی کو پتا ہے اور ایوان میں کافی لوگ موجود ہوں گے جنہیں جہلم کی صورتحال معلوم ہے۔ جہلم میں CMH واحد ہسپتال ہے کہ جہاں competent ڈاکٹر ہیں، یہ اس کو لگتا ہے، لاکھوں کی آبادی ہے اور جب بھی سیلاب آتا ہے تو وہ تباہی کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے شاید عام لوگ یہ نہ سمجھ سکیں لیکن ہمارے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ بنک گارنٹی ضبط کر لی گئی ہے لیکن 2012 کے تو سارے فنڈز استعمال ہوئے ہیں۔ کیا اس نے فنڈز واپس کئے ہیں یا صرف اس کی سکیورٹی ضبط کی گئی ہے اور کیا اس پر کوئی کارروائی بھی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسے کوئی advance payment کی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ اس کی سکیورٹی ضبط کر لی گئی ہے اور risk and cost پر ٹینڈر لگا دیئے گئے ہیں۔ یہ اس کے لئے penalty ہے اور جتنی زائد رقم اس پر لگے گی وہ ٹھیکیدار کی جیب سے جائے گی۔ میں اس ایوان کو ensure کرتا ہوں کہ risk and cost پر لگنے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ فلڈ بند بن جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1357 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: موضع نوگراں کے فلڈ بند کے کام کی بندش کی تفصیلات

*1357: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کا کام کب شروع کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کام آغاز کے کچھ عرصہ بعد ہی بند ہو گیا۔ کتنے عرصہ بعد بند ہوا نیز کام بند ہونے کی وجوہات پر مبنی جامع رپورٹ پیش کریں؟

(ج) محکمہ نے کام بند کرنے پر ٹھیکیدار کے خلاف جو کارروائی کی، اس کی نقل ایوان میں پیش کریں؟

(د) جس وقت کام بند ہوا، اس وقت کتنی مالیت کا کتنے فیصد کام ہو چکا تھا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ کام مورخہ 2011-06-16 کو شروع کیا گیا۔

(ب) یہ کام 13 ماہ بعد 17۔ جولائی 2012 کو ٹھیکیدار نے ترگئی کوائری سے پتھر دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیا۔

(ج) محکمہ نے ٹھیکیدار کو آخری نوٹس برائے خاتمہ ٹھیکہ مورخہ 2014-02-27 کو دے دیا ہے اور اس کام کو ختم کرنے کا فیصلہ 2014-03-12 کو کر دیا جائے گا۔

(د) اس وقت مبلغ 41.02 ملین روپے کا کام ہو چکا ہے جو کل کام کا 23.94 فیصد بنتا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اسی سلسلے میں آگے میں نے سوال کیا ہوا تھا جس کا جز (ب) میں جواب ہے "یہ کام 13 ماہ بعد 12-07-17 کو ٹھیکیدار نے ترگئی quarrry سے پتھر دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیا"۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب یہ ٹھیکیدار نے کام بند کیا تو کوئی چیک اینڈ بیلنس تھا کیونکہ انہوں نے اوپر مجھے جواب دیا ہے کہ ہم نے اس کی بنک گارنٹی ضبط کر لی جو کہ بعد میں ہوئی لیکن جب یہ کام 13 ماہ بعد بند ہوا تو کیا اس وقت چیک اینڈ بیلنس تھا کہ اس نے کام بند کر دیا ہے اور کیا یہ انکوائری ہوئی کہ ترگئی quarrry۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک بات میں کہہ دوں کہ انہوں نے یہاں پر بہت بڑی بات کہہ دی ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور آپ کا بند بھی بن جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں تو ان کی شکر گزار ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی کوئی انکوائری کی گئی ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہمارے لئے یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور آخر میں ان کا میں نے شکریہ ضرور ادا کرنا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہتر یہ ہے کہ ابھی آپ ان کا شکریہ ادا کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیونکہ ہمارا یہ بڑا دیرینہ مسئلہ ہے اور latterly کہ ہمارے راستے بند ہو جاتے ہیں اور ہمارے لوگ اس وجہ سے بالکل بے آسرا ہو جاتے ہیں لیکن۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انشاء اللہ آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: لیکن مجھے مہربانی کر کے یہ تو جواب دے دیں ناں اور میں بھی مطمئن ہو جاؤں کہ اس سے پہلے جو کام ہوتا رہا اور آئندہ کے لئے بھی میں ایک اچھی امید رکھوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر کوئی چیک اینڈ بیلنس رکھا گیا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پہلے ہی انہوں نے ہمیں ایک سال کا ٹائم دیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس وقت انہی کی حکومت تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس پر جو 23 فیصد کام ہوا ہے اس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے اور کیا آپ نے کوئی visit کیا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جو بھی کام ہوتا ہے اسے باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق اسے ادائیگی کی جاتی ہے۔ بقایا کام کے سلسلے میں پچھلے سوال میں عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ٹنڈر ابھی اخبار میں چلے جائیں گے اور چھ ماہ کے اندر بلکہ اس سیلاب کے سیزن سے پہلے ہم انہیں یہ بند بنا کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ محترمہ ان کا شکریہ ادا کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں آخر میں ان کا بھرپور شکریہ ادا کروں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آخر میں ان کا شکریہ ادا کر ہی دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے پتھر کی وجہ بتائی ہے تو یہاں پر facts بتانا میں اپنا فرض سمجھتی ہوں اور criticize نہیں کروں گی کیونکہ شاید لوگ سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میٹرو فلائی اوور کے لئے اس کنٹریکٹر نے سات میل کا حصہ کنٹریکٹ پر لیا اور یہاں سے اس نے بے تحاشا پیسا کمایا اور

میرا خیال ہے کہ اب اسے کام کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی کیونکہ جتنا پیسا اس نے کمایا ہے۔ یہ facts جو ہیں ان کا سب کو پتا ہونا چاہئے اور میں اس لئے بھی یہ بات کر رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے ٹنڈر اخبار میں بھجوانے کا کہا ہے۔ کوئی اچھا کنٹریکٹر آ جائے گا تو اسے کام دے دیں گے اس لئے ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ جی، منسٹر صاحب! آخر میں آپ انہیں کوئی گارنٹی دے دیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ کام نیسپاک کی نگرانی میں ہو رہا ہے اور بقایا کام بھی انہی کی نگرانی میں ہو گا۔ اس کے اندر یہ تھرڈ پارٹی ہے، محکمہ تو اس کی نگرانی اپنے طور پر کر رہا ہے جبکہ تھرڈ پارٹی نیسپاک کے consultants اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ بہت سے سوال ہیں اور مجھے پہلے بھی ممبران کی طرف سے کہا جا رہا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے شکریہ تو ادا کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ پہلے انہوں نے اگر ہمیں سال کا وقت دیا تھا اور ابھی چھ مہینے کا دیا ہے تو یہ اس بات کو honor کریں گے اور چھ مہینے کے بعد اگر میری زندگی ہوئی اور میں اس ایوان میں ہوئی تو انشاء اللہ ان سے ضرور پوچھوں گی۔ اگر انہوں نے وہ مکمل کر دیا تو انشاء اللہ اپنے علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کروں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا سوال ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1891 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی نہروں میں پانی کے بہاؤ کی تفصیلات

*1891: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام انہار میں پانی کا بہاؤ نہروں کی گنجائش کے مطابق ہوتا ہے اگر نہیں تو اصل بہاؤ اور گنجائش میں کتنے کیوسک کا فرق ہوتا ہے؟

(ب) پنجاب کی تمام بڑی نہروں میں2010 سے 2012 تک کتنا پانی کم چلایا گیا۔ نہر وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام انہار میں پانی کا بہاؤ دریاؤں میں پانی کی دستیابی اور واٹر اکارڈ میں منظور شدہ ایلوکیشن کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ فصل خریف کے اوائل یعنی اپریل اور مئی کے مہینوں میں دریاؤں میں پانی کی دستیابی نہروں کی گنجائش سے کم ہوتی ہے اور اس کی ایلوکیشن بھی کم ہے جس کی وجہ سے نہروں میں پانی کا بہاؤ بھی کم ہوتا ہے مزید برآں چونکہ اپریل اور مئی کے مہینوں میں ربیع کی فصلات کی کٹائی کی جاتی ہے نتیجتاً پانی کی طلب کم ہوتی ہے۔ جون تا ستمبر کے مہینوں میں برف پگھلنے اور مون سون بارشوں کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کی دستیابی کی صورتحال بہتر ہوتی ہے اور اس لئے اکارڈ کے مطابق ایلوکیشن بھی زیادہ مقدار میں ہوتی ہے لہذا نہروں کو بھی پانی کی طلب اور ان کی گنجائش کے مطابق چلایا جاتا ہے کیونکہ فصل خریف کے دوران پانی کی طلب بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ربیع سیزن میں چونکہ پانی کی دستیابی طلب سے کم ہوتی ہے اور اکارڈ ایلوکیشن بھی کم ہے لہذا پنجاب کی نہروں کو اس طرح چلایا جاتا ہے کہ فصلوں کی بوائی اور پکائی کے دوران ضرورت کے مطابق پانی مہیا کیا جائے اور پانی کی دستیابی کی کمی کو اس طرح سے بانٹا جائے کہ ربیع کی فصلوں پر کوئی مضر اثرات نہ ہوں۔ نہروں میں اصل بہاؤ اور گنجائش کا فرق برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ارسا کا صوبہ پنجاب کے لئے سال2010 تا سال2012 کے دوران مختص کردہ حصہ، پنجاب کی share %age بمعہ پانی کی مقدار (اصل بہاؤ) برائے خریف اور ربیع بھی وضاحتی نوٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ (ب) پنجاب کی تمام بڑی نہروں میں2010 سے 2012 تک چلائے گئے پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(الف) سے متعلق ہے کہ کیا پانی کے اصل بہاؤ کی مقدار انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کے مختص کردہ Punjab share کی percentage کے مطابق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان): جناب سپیکر! ارسا نے پنجاب کا جو share مختص کیا ہوا ہے، پانی کا flow اس کے accord کے مطابق ہی ملتا ہے اور اگر پانی کے اندر کمی بیشی ہو تو پھر اسی حساب سے اس کے اندر کمی بیشی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر 1969 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: مائنز، راجباہوں اور نہروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1969: میاں طاہر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کون کون سے مائنز، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کون سی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین/افسران تھے اور ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں مائنز، راجباہ اور انہار کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فاریاواٹربورڈ	مائنر	راجباہ	انہار (برانچ)
ایل سی سی (ایسٹ)	44	48	2
ایل سی سی (ویسٹ)	28	22	2
میزان:	72	70	4

(ب) بھل صفائی پر سال12۔2011اور13۔2012میں بالترتیب۔/3,932,000روپے اور ۔/1,046,000روپے بالتفصیل درج ذیل خرچ کئے گئے ہیں۔یہ رقم فارمرز آرگنائزیشنز نے اپنے وسائل سے خرچ کی کیونکہ ان انہار کی بھل صفائی کی ذمہ داریPIDAکے تحت فارمر آرگنائزیشنز کی ہے۔

سال	ایریاواٹربورڈ	خرچہ	
2011-12	ایل سی سی (ایسٹ)	۔/2,962,000روپے	(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
	ایل سی سی (ویسٹ)	۔/970,000روپے	ایضًا
	میزان:	۔/3,932,000روپے	(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
2012-13	ایل سی سی (ایسٹ	----	
	میزان:	1,046,000روپے	

(ج) فارمرز آرگنائزیشنز نے بھل صفائی کے لئے مختص کی گئی رقم سے صرف بھل صفائی کروائی اور کوئی مشینری یادیگراشیاء نہیں خریدیں۔

(د) فارمرز آرگنائزیشنز نے بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول / ڈیزل کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی کیونکہ بھل صفائی کا تمام کام کسان تنظیموں نے بذریعہ ٹینڈر ٹھیکیدار اور لیبر سے کروایا۔

(ہ) بھل صفائی کے تمام کام فارمرز آرگنائزیشنز نے خود اپنی نگرانی میں مکمل کروائے۔ محکمہ کے عملہ نے صرف اور صرف ٹیکنیکل سپورٹ فراہم کی۔ لہٰذا کوئی بھی ملازم / آفیسر کسی بھی فراڈ یا خُورد بُرد میں ملوث نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(د) سے متعلق ہے کہ جن ٹھیکیداروں نے لیبر سے بھل صفائی کا کام سرانجام دیا ہے تو انہیں ادائیگی محکمہ کے افسران نے کی ہے یا فارمر آرگنائزیشن نے کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! اس جواب کے اندر ہی لکھا ہوا ہے کہ بھل صفائی کے تمام کام فارمر آرگنائزیشن نے اپنی نگرانی میں خود مکمل کروائے ہیں اور محکمہ کے عملہ نے صرف ٹیکنیکل سپورٹ فراہم کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! اس کا جواب پڑھ لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! بھل صفائی کے لئے مشینری ٹھیکیداروں کی اپنی تھی یا محکمہ نے مہیا کی تھی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آب پاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جب ٹھیکیدار کام کرتے ہیں تو وہ اپنی مشینری لے کر آتے ہیں اور محکمہ سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا اور اگر محکمہ خود کروائے تو پھر وہ اپنی مشینری دیتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی فارمر آرگنائزیشز نے کام کروایا ہے تو ٹھیکیدار نے اپنے طریق کار سے کئے ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1973 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع لاہور: بھل صفائی پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1973: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کون کون سی مائنز، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کون سی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خُورد بُرد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین / افسران تھے اور ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع لاہور میں مائنز، راجباہ اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

نمبر شمار	مالی سال	خرچہ (ملین روپے)
1۔	2011-12	4.464
2۔	2012-13	1.646

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے مختص رقم سے کوئی چیز نہ خریدی گئی۔

(د) ان سالوں کے دوران بھل صفائی بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیداران کروائی گئی اس لئے بھل صفائی کے لئے مختص رقم سے پٹرول یا ڈیزل پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ہ) کسی بھی ملازم یا افسر نے کوئی رقم خورد بُرد نہ کی ہے اور نہ ہی اس کا انکشاف ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (د) سے متعلق ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "محکمہ ٹھیکیداروں کے ذریعے بھل صفائی کرواتا ہے اور اس پر محکمہ کا کوئی خرچہ نہیں آتا"۔ سوال یہ ہے کہ جب ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے تو وہ خرچہ کہاں سے کیا جاتا ہے، آخر محکمہ کہہ رہا ہے کہ ہمارا پٹرول یا ڈیزل پر کوئی خرچہ نہیں آتا تو جب آپ ٹھیکہ دیتے ہیں تو وہ خرچہ کیا محکمہ کی طرف سے نہیں ہوتا، محکمے نے ٹھیکیدار کو ادائیگی نہیں کرنی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا اس کے اوپر کوئی مشینری یا پٹرول وغیرہ صرف ہوا ہے تو ہم نے عرض کیا ہے کہ ہم نے یہ ٹھیکے پر دے دیا ہے اور ٹھیکیدار ہی یہ سارا کام کرواتا ہے۔ اس کے پاس ریکارڈ ہوگا کہ وہ کس طریقے سے کرواتا ہے بہر حال ہم نے اس کا ٹھیکہ ٹھیکیدار کو دے دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بعد میں اس کی ادائیگی کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! بالکل، بعد میں ادائیگی کی جاتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بات تو یہی ہے اور میرے سوال کا اگر proper طریقے سے جواب دے دیا جاتا کہ ہم ٹھیکیداروں سے صفائی کرواتے ہیں اور کسی ٹھیکیدار کو یہ ٹھیکہ دیتے ہیں تو وہ محکمہ کی

طرف سے ایک proper جواب ہوتا جس سے مجھے اپنے سوال کا جواب بھی مل جاتا اور میری تسلی بھی ہو جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے proper جواب دیا ہے لیکن سمجھنے میں کوئی فرق آ رہا ہے اور میں پھر دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ ہم جس وقت ٹھیکہ دیتے ہیں تو حکومت اس کے پیسے دیتی ہے، ٹھیکیدار اپنے طریقے سے وہ کام کرواتا ہے۔ اب اس کے اندر کتنے ملازم اس نے رکھے ہوئے ہیں، اس پر ڈیزل کا کتنا خرچ آیا ہے، کون سے پیسے کس مد کے اندر خرچ کئے ہیں تو یہ ٹھیکیدار کا بزنس ہے، ہم نے تو اسے بھل صفائی کرا کے ٹھیکے کے پیسے دینے ہیں اور جتنے کا ٹھیکہ ہونا ہے حکومت پنجاب نے پیسے دے دینے ہیں۔ اب اس کے اندر ambiguity والی بات تو کوئی نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب کے متعلق آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف سے جاننا چاہوں گی کہ مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں سے کسی ایک سال کا بتا دیں کہ کتنے مربع فٹ بھل نکالی گئی ہے جس پر یہ خرچہ بتایا گیا ہے کہ یہ ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس حوالے سے آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! اس میں کوئی مربع فٹ کی تفصیل موجود نہیں ہے۔ جتنے علاقہ میں نہر کے اندر بھل ہوتی ہے اسے باقاعدہ ٹھیکیدار جا کر inspect کرتا ہے اور اس کے بعد اپنی bidding دیتا ہے جس پر ٹھیکہ اسے الاٹ کر دیا جاتا ہے۔ 12-2011 اور 13-2012 میں بھل صفائی کی تفصیل دے دی گئی ہے جو 12-2011 میں 4.464 ملین اور 13-2012 میں 1.646 ملین بھل صفائی کے لئے پیسے رکھے ہیں اور دیئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب بھی ہم کسی محکمہ سے متعلق سوال کرتے ہیں تو یقیناً ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے اور اب محکمہ جات کو بھی یہ پتا ہے کہ ممبران اسمبلی کو جواب proper طریقے سے دینا چاہئے۔ ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ جتنا سوال کیا گیا تو میرا خیال ہے کہ میرا سوال بڑا واضح تھا، اگر آپ محکموں کو ہدایت کر دیں کہ جو جواب محکمہ کی طرف سے آئے اس کی مکمل تفصیل ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس کے بھی آگے سے جز بنائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کو اس کی مکمل تفصیل منسٹر صاحب دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: اس کو محکمہ کیسے استعمال کرتا ہے یا پھر لوگ اُٹھا کر لے جاتے ہیں؟ اگر محکمہ نہیں کرتا تو کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اُس بھل کو utilize کیا جا سکے اور اس سے محکمہ فائدہ اُٹھا سکے؟ چونکہ جب ہم لوگ بھل خریدنے جاتے ہیں تو بھل کی ٹرالی پانچ ہزار روپے میں ملتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر محکمہ اس کو زیر استعمال لائے تو حکومت کے لئے بھی profitable ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا کیا کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زماں): جناب سپیکر! محکمہ اس بھل کو نکال کر کسی دور جگہ پر لے کر نہیں جاتا بلکہ Horticulture والے اس بھل کو موقع پر اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں اگر محکمہ اس کو transport کرے تو اسے ایک بھاری رقم ادا کرنا پڑتی ہے اسی لئے محکمہ اس بھل کو Horticulture Department کو دے دیتا ہے جو کہ government کا ہی ادارہ ہے جو اسے شہر کی خوبصورتی کے لیے پودے اور پھول لگانے کی خاطر استعمال کرتا ہے تو یہ بھل اسی کام کے لئے utilize ہوتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کے لئے میری تجویز ہے کہ اگر وزیر صاحب چاہیں، کیونکہ PHA اور دوسرے بڑے ادارے صرف بڑے شہروں میں ہیں لیکن چھوٹے شہروں میں نہیں ہیں تو اگر اس مٹی کی نیلامی کر دی جائے یا ٹھیکہ پر دے دی جائے تو ٹھیکیدار کو جو آمدنی ہو گی محکمہ بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور دیگر کاموں میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اچھی تجویز ہے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زماں): جناب سپیکر! انہوں نے لاہور کی نہر کا پوچھا ہے اور لاہور بڑا شہر ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُن کی تجویز اچھی ہے۔ منسٹر صاحب! ان کی تجویز پر غور کریں اگر اس سے فائدہ اُٹھایا جا سکے تو اُٹھائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! جب محکمہ بھل صفائی کے لئے نہروں کی بندی کرتا ہے تو جن علاقوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے specially موسم گرما میں وہاں بہت نقصان ہوتا ہے زیر زمین پانی میٹھا ہوتا ہے وہ تو tube well چلا کر گزارا کر لیتے ہیں جن جگہوں میں زیر زمین پانی کڑوا ہے وہاں specially باغات کا خاصا نقصان ہوتا ہے تو is it possible کہ یہ کوئی اس قسم کا schedule بنالیں کہ جہاں پانی کڑوا ہے ادھر بندی کا different schedule ہو اور جہاں پانی میٹھا ہے جہاں گزارا ہو سکتا ہے وہاں کا different schedule ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زماں): جناب سپیکر! عام طور پر تو perennial اور non perennial system جو ہے وہ subsoil water کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے کہ جہاں پر پانی میٹھا ہے وہاں پر non perennial system رائج ہے اور جہاں پر پانی کڑوا ہے وہاں پر perennial system موجود ہے اور اگر کہیں کسی zone کے اندر otherwise ہے تو اس پر سوچ بچار کی جا سکتی ہے اور انشاء اللہ تعالی ہم اس کو take up کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میجر صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ اجلاس کے بعد بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال جناب جمیل حسن خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر سوال نمبر 2060 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

سال 2011، پانی چوروں کے خلاف درج کئے گئے مقدمات کی تفصیلات

*2060: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ آبپاشی نے سال 2011 کے دوران کل کتنے پانی چوروں کے خلاف مقدمات کن کن تھانوں میں درج کروائے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں کو جرمانہ، سزائیں اور وارننگ دی گئی، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی چوری کے کیسز متعلقہ تھانے میں بھجوائے گئے لیکن متعلقہ پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے پنجاب میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی، آخر کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ انہار نے سال2011کے دوران45008کیسز بابت پانی چوری محکمہ پولیس کو بھجوائے جن میں سے6975مقدمات درج کئے گئے اور554ملزمان کو پکڑا گیا۔ جس کی زون وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

زون کا نام	دوران سال2011 پولیس کو بھجوائے	دوران سال2011 مقدمات درج ہوئے	دوران سال2011 ملزمان پکڑے گئے	کیفیت
لاہور	6858	2108	210	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
فیصل آباد	4256	995	--	ایضاً
بہاولپور	15548	1800	179	ایضاً
ڈیرہ غازی خان	3580	519	165	ایضاً
سرگودھا	4656	955	--	ایضاً
ملتان	8237	501	--	ایضاً
ایل بی ڈی سی آئی پی	1837	97	--	ایضاً
میزان	45008	6975	554	ایضاً

(ب) پانی چوری کی بابت جو بھی کیس زیر دفعہ430PPدرج کرائے جاتے ہیں اُن کی پیروی ضلعی پراسیکیوٹر عدالت میں کرتا ہے۔ جس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جو پانی چوری کے وقوعہ جات / کیسز محکمہ پولیس کو بھجوائے جاتے ہیں محکمہ پولیس ان کیسز میں محکمہ سے تعاون کرتا ہے جس کی وجہ سے پانی چوری میں کافی حد تک کمی واقع ہوتی ہے۔ مزید برآں قانون میں ضروری ترامیم کرکے پانی چوری کے جرم کو ناقابل ضمانت بنانے پر غور کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ضمنی سوال پہلے میری ایک گزارش ہو گی کہ جو اسمبلی کا پچھلا tenure تھا اُس میں سوال نامے پہلے مل جاتے تھے تو members اپنی تیاری کے ساتھ آتے تھے اور انہیں ایوان میں سوال نامے کا agenda ایک دن پہلے مل جاتا تھا لیکن اب یہ ایوان میں نہیں ملتا ہے

members کو پتا نہیں ہوتا کہ ہمارے سوال آرہے ہیں اس وجہ سے کئی members وقت پر پہنچ بھی نہیں سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پہلے schedule دے دیا جاتا ہے آپ کے سوال آپ نے دیئے ہوئے ہیں ظاہر ہے وہ agenda پر آتے ہیں اجلاس کا تقریباً 15 دن کا agenda issue کر دیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! محکمہ کا صرف نام دیا جاتا ہے اور یہ نہیں بتایا جاتا کہ کس کس members کے سوال اس میں expected ہیں۔ اب دیکھیں اتنی لمبی تفصیل مجھے ایک جز کی دے دی گئی ہے تو میں اس کو کتنا پڑھ سکتی تھی؟ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے جو تفصیل دی ہے جو میں نے اب جلدی جلدی میں دیکھ لی ہے جو اضلاع انہوں نے بتائے ہیں تو اس میں سال 2011 میں پانی چوروں کے خلاف درج مقدمات کی تفصیلات صرف فیصل آباد zone کی ہے باقی zones کی تفصیلات وہ مجھے بتادیں کہ کتنے پانی چوروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کون سے جز کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) کی۔

جناب قائم مقام سپیکر جی، منسٹر صاحب۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! ملتان زون کے اندر 238 کیسز درج کر ائے گئے 176 کیسز پر عملدر آمد ہوا ہے اور ملتان zone کے اندر 2 لاکھ 90 ہزار 4 سو روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ جیل بھیجے جانے والوں کی تعداد 17 ہے، اجراء کیسز کی تعداد 92 ہے، فیصلہ شدہ کیسز کی تعداد 51 ہے، عائد کر دہ جرمانہ 59800 ہے اور جیل بھیجے جانے والوں کی تعداد 2 ہے LBDC IP programme میں اجراء کا کیس ایک ہے، فیصلہ شدہ کیس ایک ہے اجراء 23 کیسز فیصلہ شدہ 22 کیسز اور عائد کر دہ جرمانہ 11200 ہے DG KHAN zone کے اندر اجراء کیسز کی تعداد 208 ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو لمبی detail ہے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): محترمہ نے لمبی detail مانگی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ تو لمبی detail ہے، آپ اگر کسی ایک zone کا پوچھیں تو بہتر ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: ٹھیک ہے لیکن detail دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ detail انہیں دے دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال بھی جز (الف) سے متعلقہ ہے اس میں انہوں نے جو detail دی ہے اُس میں مختلف تھانوں میں جو کیسز report ہوئے ہیں اُن کی detail ہے میں یہاں صرف ایک یا دو کا نام لیتی ہوں ،راجن پور صدر میں report cases 117 ہیں، registered 23 ہیں اور 2 ملزمان گرفتار ہیں۔ اسی طرح صدر علی پور تھانہ میں cases 43 report ہوئے، صرف registered 2 ہوئے اور کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا،اب اس کی باقی کی تفصیل بھی اسی طرح ہے کہ cases تو کہیں زیادہ تعداد میں report ہوتے ہیں لیکن registered کم ہوتے ہیں اور ملزمان بھی کوئی گرفتار نہیں ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ پہلے سے یہ practice چلی آرہی ہے کہ جس موگے کے اوپر پانی چوری ہوتا ہے اس کے تمام shareholders پر پرچہ کر دیا جاتا تھا۔اب محکمہ نے یہ ہدایت جاری کی ہے کہ تمام موگہ جات کے shareholders پر پرچہ کرانے کی بجائے آپ specific پر چے کروائیں جو موقع پر گرفتار ہو یا جس کے کھیت کے اندر پانی لگ رہا ہو اس پر پرچہ کروائیں۔اس کے اندر تھوڑی سی کمی ہے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اس کے ساتھ بہتری آئے گی۔اب ہم نے specific لوگوں پر پر چے درج کروانے کے لئے احکامات جاری کئے ہیں۔ پہلے ایف آئی آر درج ہو جاتی تھی لیکن تھانے والے پورے چک کو پکڑنے سے قاصر تھے اسی لئے کوئی کارروائی نہیں ہوتی تھی۔اب specific لوگوں پر جو پرچے ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جو کیس رجسٹرڈ ہوئے ہیں ان کا کیا بنے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جو cases registered ہیں ان ملزمان کو بھی گرفتار کروائیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! ہمارا کام ایف آئی آر درج کرا دینا ہے باقی کام محکمہ پولیس سے متعلقہ ہے انہوں نے گرفتاریاں کرنی ہوتی ہیں۔ ہمارے ہر سب ڈویژن کے اندر آفیسر موجود ہوتا ہے جو ہم نے تھانہ اور کچہری کے لئے depute کیا ہوتا ہے اور وہ کیسوں کی پیروی کر رہا ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز(ج) میں میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی چوری کے کیسز متعلقہ تھانے میں بھجوائے گئے لیکن متعلقہ پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے پنجاب میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی، آخر کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ جو پانی چوری کے وقوعہ جات / کیسز محکمہ پولیس کو بھجوائے جاتے ہیں محکمہ پولیس ان کیسز میں محکمہ سے تعاون کرتا ہے جس کی وجہ سے پانی چوری میں کافی حد تک کمی واقع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ درست ہے۔ یعنی میری بات کو کہہ رہے ہیں کہ یہ درست ہے اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ہمارے محکمے کے ساتھ محکمہ پولیس تعاون کرتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جز(ج) کی تفصیل میں یہ اسی سے related جواب دے رہے ہیں کہ یہ درست ہے کہ جو پانی چوری کے وقوعہ جات / کیسز محکمہ پولیس کو بھجوائے جاتے ہیں محکمہ پولیس ان کیسز میں مکمل تعاون نہیں کرتا۔ مجھے یہ بتادیں کہ ان تینوں میں سے کون سی بات درست ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو ہم ان کے پاس specific case بھیجتے ہیں ان کے اندر پولیس ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرتی ہے۔ جو ہم موگہ کی بنیاد پر ان کے پاس کیس بھیجتے ہیں وہ ہمارے ساتھ اس طرح تعاون نہیں کرتی جس طرح specific cases میں کرتی ہے۔ چونکہ اس کے اندر پورا چک involve ہوتا ہے اب پولیس پورے چک کو گرفتار کر کے حوالات کے اندر بند کرنے سے عاجز آجاتی ہے۔ میں نے یہ عرض کر دیا کہ جہاں پر specific cases ہیں وہاں پولیس ہمارے ساتھ بہت اچھا تعاون کر رہی ہے اور جہاں پر اس قسم کے معاملات ہیں وہاں پر پھر پولیس کی طرف سے سستی بھی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ان کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں دونوں جز مختلف ہیں۔ دونوں جانب تفصیل سے ایک جیسا جواب ہونا چاہئے تھا۔ پولیس تعاون کرتی ہے یا نہیں کرتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتادیا ہے کہ پورے چک کو گرفتار کرنے میں ظاہر ہے مسئلہ ہے لیکن specific case میں پولیس ان کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ منسٹر صاحب! اس چیز کو بھی

ensure کروائیں کہ جو چوری کرتا ہے تو پورا چک ہی اگر اس میں involve ہوا تو چوری تو پھر سب نے ہی کر لی ہے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! پورا چک چوری نہیں کرتا بلکہ جو beneficiaries ہوتے ہیں جب پانی چوری ہو جاتا ہے۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے پورے چک پر پرچہ بھی نہیں بنتا۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اب محکمہ نے نئی ہدایات دے دی ہیں کہ specific لوگوں پر پرچے کروائیں، دو یا تین آدمی نامزد کریں جو اس فعل کے اندر involve ہوتے ہیں۔ پہلے جو لوگ مر جاتے تھے ان کے خلاف بھی پرچے ہوتے رہے ہیں ہم نے اس کو condemn کر کے نئی ہدایت دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب یہ آخری سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2082 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: سیلاب کی تباہ کاریوں کی تفصیلات

*2082: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لیہ میں حالیہ سیلاب کے دوران 14 یونین کونسلز میں فصلات (کپاس، گنا، مونگی، چاول) کا نقصان ہوا ہے، اس کے ازالے کے متعلق حکومت پنجاب نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت لیہ شہر اور کہروڑ لال عیسن تحصیل کہروڑ کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لئے فلڈ بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) سوال متعلقہ محکمہ آبپاشی نہ ہے۔ بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ب) فلڈ بند بنانے کے لئے دریائے سندھ کی ماڈل سٹڈی کروانے کے بعد مندرجہ ذیل دو عدد PC-1 برائے بچاؤ تباہ کاریاں دریائے سندھ تیار کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ(ریٹس)
1	پی سی ون برائے بچانے بستی شادو خان تابستی جھکڑ بمعہ دیگر انفراسٹرکچر ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ	661.027ملین روپے	ایم آر ایس فروری تا جولائی2012
2	پی سی ون برائے بچانے لیہ شہر اور دیگر انفراسٹرکچر ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ	783.404ملین روپے	ایم آر ایس فروری تا جولائی2012

مندرجہ بالا دونوں پی سی ون پری سی ڈی ڈبلیو پی سے کلیئر ہو چکے ہیں اور پلاننگ کمیشن اسلام آباد کو مزید کارروائی کے لئے بجھوائے جا چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز(ب) میں سکیموں کے نام دیئے ہیں کہ PC-1 برائے بچانے بستی شادو خان تابستی جھکڑ مع دیگر infrastructure ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ اور PC-1 برائے بچانے لیہ شہر اور دیگر infrastructure ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ۔ اس کے PC-1 بھی 2012 سے بنے ہوئے ہیں۔ وزیر موصوف اتنا ensure کروادیں کہ ان پر کام کب شروع ہوگا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ PC-1 جو ہیں یہ Central Development Working Party سے clear ہو چکے ہیں اور Planning Commission اسلام آباد کو ارسال ہو گئے ہیں جونہی وہاں سے ان پر اجازت نامہ آجاتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر کام شروع کروادیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ذرا detail سے پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب میں جو "فلڈ بند" ہوتے ہیں یہ ضروری ہوتا ہے کہ Planning Commission کی اجازت کے بغیر بھی بنائے جاتے ہیں یا نہیں بنائے جاتے؟ کیونکہ اس کا طریق کار جو میرے علم میں ہے اس کو تو ECNIC میں جانا چاہئے تھا۔ وزیر موصوف ذرا تفصیلاً بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی ذرا تفصیل بتادیں کہ کیا یہ "فلڈ بند" کمیشن کو بھیجنا ضروری ہوتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! یہ بھیجنا ضروری ہوتا ہے اسی لئے گئے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی ٹائم دے دیں جس طرح میری بہن کو ایک ٹائم چھ مہینے کا دے دیا گیا ہے۔ یہ سال تک کا بتا دیں کہ اس پر کام شروع ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ ہمارے ماتحت نہیں ہے جب بھی وہ اس پر فیصلہ کر کے بھیجیں گے ہم انشاء اللہ اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ important issue ہے اس کو ذرا آپ personally دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! کوشش کریں گے کہ یہ جلدی ہو جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے amendment کی ہے میں اس کو سراہتا ہوں۔ پہلے جب موگہ ٹوٹتا تھا تو سارے چک پر مقدمے ہو جاتے تھے اب جو انہوں نے ترمیم کی ہے کہ specific مقدمے درج ہوا کریں گے میں اس پر ان کو اور ان کے محکمے کو شاباش دیتا ہوں۔ اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ سے یہ بھی request کروں گا کہ اب جو سیکرٹری لگا دیئے گئے ہیں انہیں تین سال تک تبدیل نہ کریں تاکہ یہ سارے کام مکمل ہو جائیں کیونکہ بار بار کی تبدیلی سے نقصان ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے نہروں اور کھالوں کو پکا کیا جا رہا ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میرے حلقے میں ایک بڑی نہر تھل میانوالی جا رہی ہے اس کا ایک portion کچا پڑا ہے جس کی وجہ سے پورے علاقے میں سیم پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ جو قبرستان ہے اس میں بھی تدفین کرنے میں بڑی مشکل پیش آ رہی ہے۔ پلیز، یہ اس پر کوئی توجہ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری گزارش ہے کہ یہ آپ منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں وہ اس کو چیک کرا کر آپ کو اس کی detail بتا دیں گے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں اپنے ٹیکنیکل سٹاف کو وہاں بھجوادوں گا وہ اس کو دیکھ لیں گے اور اس کی feasibility بناتے ہیں، پھر اس کا کچھ نہ کچھ کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوگیا ہے۔

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد: دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہونے والے موضع جات کے نام و دیگر تفصیلات

*1078: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد اور کس جگہ خرچ کی ہے؟

(ج) سال 14-2013 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مندرجہ ذیل موضع جات و دیہات دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں۔

ضلع فیصل آباد:

1۔ ٹھٹھہ دیوکا

2۔ موضع شیرازہ

3۔ چک نمبر RB/622

گزشتہ پانچ سالوں میں فیصل آباد ضلع کی چودہ سو ایکڑ اراضی دریا برد ہو چکی ہے۔ یہ تمام موضع جات اور چکوک دریا کے کنارے پر واقع ہیں اور out of irrigation boundary ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:

1۔	موضع چک 3/58ٹکڑا 2/58ٹکڑا	2۔	موضع جھلار سگھلہ
3۔	موضع حویلی تارا	4۔	چک نمبر 731گ ب
5۔	موضع شاہل شاہ	6۔	موضع بھسی کاٹھیا
7۔	موضع خوشحال کے بھگیلے/بکھے کے بگھیلے	8۔	چک نمبر 733گ ب
9۔	موضع محمد شاہ/مل فتیانہ۔		

یہ تمام موضع جات اور چکوک دریا کے بیڈ میں واقع ہیں۔

گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو ہزار ایکڑ اراضی دریا برد ہو چکی ہے۔

(ب) حکومت نے دوران سال 12-2011 اور سال 13-2012 کوئی رقم / فنڈ خرچ نہ کی ہے۔

(ج) حکومت نے سال 14-2013 کے دوران ابھی تک کوئی رقم / فنڈز مہیا نہ کئے ہیں۔ محکمہ انہار اپنے حفاظتی بندوں کو maintain کرتا ہے اور صرف اسی کے لئے محکمہ انہار کو فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

فیصل آباد: پانی چوری کے مقدمات ودیگر تفصیلات

*1574: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک پی پی-58 فیصل آباد میں پانی چوری کے کتنے مقدمہ جات کس کس کے خلاف کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات پر فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان ابھی مکمل نہ ہوئے ہیں اور کس بناء پر چالان مکمل نہیں ہوئے؟

(د) کتنے مقدمہ جات میں کن کن افراد کو کیا کیا سزا / جرمانہ ہوا ہے۔ تفصیل بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یکم جون 2013 سے 30-ستمبر 2013 تک پی پی-58 فیصل آباد میں پانی چوری کے 25 مقدمات تھانہ گڑھ، ایک مقدمہ تھانہ تاندلیانوالہ اور 15 مقدمات تھانہ ماموں کانجن میں درج کرائے گئے۔ 06 کیسز بابت ستمبر 2013 صدر کسان تنظیم بھوجہ کے دفتر میں

زیر سماعت ہیں۔ جن ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے،انکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز(الف)میں بیان کر دیا گیا ہے مزید تفصیل محکمہ پولیس کے متعلقہ ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ:دریا برد ہونے والی اراضی کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1742:**ملک احمد یار ہنجرا:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع مظفر گڑھ تحصیل کوٹ ادو کے مواضعات لون والا، پریاڑ غربی، بیٹ قائم والا، بھو بھڑ اور کچا پتل وغیرہ کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی دریائے سندھ کے کٹاؤ کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے اور کئی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مواصعات کے جن لوگوں کی زرعی زمین دریا برد ہو چکی ہے ان کو ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی زمین نہیں دی گئی اور نہ ہی کوئی معاوضہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا متاثرین جن کی زمین دریا کی نذر ہو چکی ہے کو اپنی رہائش اور جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے زمین یا معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت دریائے سندھ کے کٹاؤ کو روکنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں!درست ہے۔

(ب) محکمہ انہار سے متعلقہ نہ ہے۔زرعی زمین،مال مویشی اور مکانات و تعمیرات کے نقصانات کا تخمینہ لگانا اور ازالہ کرنا مقامی ضلعی حکومت، پی ڈی ایم اے اور ریلیف کمشنر کی ذمہ داری ہے۔

(ج) جز(ب)میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(د) جی ہاں!دریائے سندھ کے کٹاؤ کو روکنے کے لئے ایک سکیم کنسٹرکشن آف جے ہیڈ سپر برجی نمبر20000اور گائیڈ ہیڈ سپر برجی نمبر25000مکّسن برانچ جس کا تخمینہ لاگت 782ملین روپے ہے۔فیڈرل فلڈ کمیشن اسلام آباد کو منظوری کے لئے روانہ کر دی گئی ہے اور اس کام کو بشرط منظوری اندازاً دو مہینے تک شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: گوگیرہ برانچ نہر میں پانی کی کمی کے باعث متاثرہ دیہاتوں کی تفصیلات

*1815: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوگیرہ برانچ(310برجی)گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری نہر ضلع اوکاڑہ سے نکل کر ضلع ساہیوال دریائے راوی کے آخر تک جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کی لمبائی زیادہ ہونے کی بدولت اسکا پانی بہت کم ہو گیا ہے اور اس کی ٹیلوں پر آنے والے60دیہات شدید پانی کی کمی سے متاثر ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس برانچ کے پشتے اور کنارے عدم دیکھ بھال کی بدولت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں اس نہر کوLBDCنہر قادر آباد سے لنک کر کے پانی بڑھانے کے لئےFeasibilityرپورٹ بنائی گئی تھی؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس نہر کا پانی بڑھانے کے لئے اس کو LBDCنہر قادر آباد سے لنک کر کے ایک کثیر رقبہ اور چکوک کو پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور پشتوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست نہ ہے،گوگیرہ برانچ ایل بی ڈی سی کی برجی نمبرR/818+58ضلع قصور سے نکلتی ہے اور برجی نمبر000+32پر ضلع اوکاڑہ میں داخل ہونے کے بعد برجی نمبر500+224 ضلع ساہیوال میں داخل ہوتی ہے اور اس کی ٹیل برجی نمبر924+308پر واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گوگیرہ برانچ تقریباً ایک صدی پرانی نہر ہے اس کے کنارے بعض جگہوں سے کمزور ہیں اس لئے اپنے حصے کا پانی لمبائی کیوجہ سے نہیں بلکہ کمزور کناروں کی وجہ سے نہیں لے سکتی۔ البتہ ایل بی ڈی سی امپر وومنٹ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔کناروں کی مضبوطی کے بعداس کی ٹیل پر پانی پورا پہنچے گا۔

(ج) ایل بی ڈی سی سسٹم اور گوگیرہ کینال سسٹم تقریباً ایک سو سال پرانا ہے اور اب ایل بی ڈی سی امپر وومنٹ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے جو کہ جون 2015تک پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ جس کے بعد اس کے کنارے اور پشتے ڈیزائن کے مطابق ہو جائیں گے۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں سال 2004 کے دوران گوگیرہ لنک چینل کی feasibilityبنائی گئی تھی جو کہ R۔4ڈسٹی کی برجی نمبر 29850 سے نکل کر گوگیرہ کی برجی نمبر217360پر لنک کرنا تھا۔ گوگیرہ لنک چینل کی سکیم حکومت نے چند تکنیکی وجوہات کی بناء پر منظور نہ کی تھی۔البتہ اب ایل بی ڈی سی امپر وومنٹ پراجیکٹ کی وجہ سے یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے گا۔ یہ پراجیکٹ جون 2012 سے شروع ہو کر جون 2015 تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ہ) LBDCقادرآباد نہر سے پانی بڑھانے کی کوئی سکیم فی الحال زیر غور نہیں البتہ ایل بی ڈی سی امپر وومنٹ پراجیکٹ کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے جس کے تحت اس نہر پر کام جون 2015تک مکمل ہو جائے گا اور ٹیلوں پر پانی کی کمی دور ہو جائے گی۔

ضلع بہاولپور: پی پی۔268 کے رقبہ کو سیراب کرنے والی نہروں کی تفصیلات

*1909: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔268 ضلع بہاول پور کے قابل کاشت رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے کون سی نہروں سے پانی سپلائی کیا جاتا ہے ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ب) مالی سال14-2013میں نہر/6L/AP Branches، سلطان ڈسٹری بیوٹری/بہاول ڈسٹری بیوٹری کی maintenance/repair کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ کب تک خرچ کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) حلقہ پی پی-268ضلع بہاولپور کے قابل کاشت رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے6-L/A.P ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم ، سلطان ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم اور بہاول ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم سے پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ان کا منظور شدہ پانی بالترتیب396کیوسک،415کیوسک اور320کیوسک ہے۔

(ب) مالی سال14-2013میں نہر6-L/A.P Branch، سلطان ڈسٹری بیوٹری اور بہاول ڈسٹری بیوٹری کیMaintenance/Repairکے لئے بالترتیب1.0ملین روپے (Emergency works)،3.5ملین روپے اور2.0ملین روپے رکھے گئے ہیں۔یہ رقم 30-06-14تک خرچ کی جائے گی۔

ضلع ننکانہ صاحب:پی پی-174میں موجود نہروں کے پشتے ٹوٹنے کی تفصیلات

*1999:جناب جمیل حسن خان:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ پی پی-174 ننکانہ صاحب میں موجود نہروں کے پشتے ٹوٹے ہوئے ہیں؟

(ب) کیاحکومت نے موجودہ بجٹ میں ان نہروں کی بحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے ہیں اگر کوئی فنڈز مختص نہ کئے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں گزرنے والی نہروں کے مختلف جگھوں پر پشتے معمول کی ٹوٹ پھوٹ (Wear & tear) کی وجہ سے کچھ کمزور ہیں جن کی مرمت کا تخمینہ کروڑوں میں بنتا ہے۔ یہ اخراجات سالانہ Operation & Maintenance (O&M) بجٹ سے پورے نہیں ہو سکتے۔تاہم ضرورت کے مطابق موجودہ بجٹ سے ان کی مرمت کروائی جاتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے نہروں کی بحالی کے لئے ایک جامع منصوبہ ADPکے تحت "Selective Lining of Irrigation Channels, Phase-II"کے نام سے

شروع کر رکھا ہے جس میں مالی سال14۔2013 کے لئے300 ملین روپے مرحلہ وار نہروں کی لائننگ، کمزور اور ٹوٹے ہوئے پشتوں کی مرمت کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع چنیوٹ: سیلاب سے ہونے والے نقصانات و دیگر تفصیلات

*2091: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست2013 کے سیلاب میں ضلع چنیوٹ کا کتنا زرعی رقبہ زیر آب آیا ہے اس سیلاب سے کون کون سی فصل تباہ ہوئی ہے نقصان کے تخمینہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا درست ہے کہ چنیوٹ کے موضع دھری کی 115 مربع زمین دریا چناب کے کٹاؤ سے زیر آب آ گئی اور مقامی آبادی مسلسل 8 سال سے دھری کے مقام پر بند باندھنے کی اپیل کر رہی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس علاقہ میں دریائے چناب کے کنارے پر بند باندھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ انہار سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) یہ علاقہ پہلے ہی چنیوٹ فلڈ بند کے اندر دریا کے کھادر ایریا یعنی دریا کے bed میں واقع ہے لہٰذا محکمہ ہذا میں بابت موضع دھری ضلع چنیوٹ کوئی حفاظتی بند باندھنے کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

نہر اپر جہلم گجرات کے مقام پر شگاف کی مرمت کو مزید پختہ کرنے کی تفصیلات

*2150: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر جہلم گجرات جو ہیڈ رسول سے نکجاہ جاتی ہے پنجن شاہ کے مقام پر اس میں شگاف پڑا تھا جو بر وقت پر کر لیا گیا تھا؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ شگاف کو مزید پختہ کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ آئندہ کوئی حادثہ نہ ہو؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں۔درست ہے

(ب) شگاف والی جگہ کو مضبوط کر دیا گیا ہے تاہم محکمہ انہار نے نہر اپر جہلم کینال کے کمزور حصوں کی مضبوطی کے لئے سکیم تیار کی ہے جس میں پنجن شاہ جہاں شگاف پڑا تھا اس کی مضبوطی بھی شامل ہے۔ سکیم کی منظوری کے بعد تعمیراتی کام کا آغاز ہو جائے گا۔

ضلع پاکپتن: پی پی۔229 میں نہری پانی کی عدم دستیابی وزرعی پیداوار کی کمی کی تفصیلات

*2201: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے علاقہ میں نہری پانی ششماہی نہروں کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیل والے علاقوں میں نہری پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے پی پی۔229 کے تمام علاقوں میں سارا سال چلنے والی (Perennial) ایسٹرن بار نہر سے پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔229 ضلع پاکپتن کے علاقہ میں نہری پانی ششماہی نہروں کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حلقہ پی پی۔229 کی انہار ششماہی ہیں اور حالیہ فصل کے دوران نہروں کی ٹیل پر پورا پانی دستیاب رہتا ہے لہٰذا زرعی پیداوار میں کمی بوجہ نہری پانی واقع نہیں ہوتی۔

(ج) محکمہ انہار کا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ جس سے non-perennial نہروں کو پورا سال پانی مل سکے۔ حلقہ پی پی۔229 میں انہار کو صرف فصل خریف میں پانی مہیا کیا جاتا ہے کیونکہ خریف سیزن میں ڈیموں میں اضافی پانی میسر ہوتا ہے اور ان ششماہی انہار کو پانی بحساب 5.5 کیوسک فی ہزار ایکڑ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ سالانہ انہار کو پانی سارا سال بحساب 3.60 کیوسک فی ہزار ایکڑ مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پالیسی معاملہ ہے۔

عباسیہ لنک کینال کے خراب لفٹ پمپس کی درستگی کا مسئلہ

*2223: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجند سے نکالنے والی عباسیہ لنک کینال کو جب چلایا گیا تو پرانی عباسیہ کینال کے متاثرہ کسانوں کو منظور شدہ پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس پر لفٹ پمپ لگائے گئے تھے، اب ان میں سے کتنے لفٹ پمپ پنجند ہیڈ ورکس سے لیاقت پور تک working position میں ہیں؟

(ب) جو خراب لفٹ پمپ ہیں ان کی مرمت کے بارے میں کوئی پلان ہے، انہیں کب تک، درست کر دیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجند سے نکلنے والی عباسیہ لنک کینال کو جب چلایا گیا تو پرانی عباسیہ کینال کے متاثرہ کسانوں کو منظور شدہ پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس پر سات عدد لفٹ پمپ لگائے گئے تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔	برجی نمبر	L/7	(ورکنگ کنڈیشن)
2۔	برجی نمبر	L/38	(ورکنگ کنڈیشن)
3۔	برجی نمبر	L/55	(بند ہے)
4۔	برجی نمبر	L/74+200	(بند ہے)
5۔	برجی نمبر	L/95+800	(بند ہے)
6۔	برجی نمبر	L/103	(بند ہے)
7۔	برجی نمبر	L/105	(بند ہے)

اب ان میں سے صرف دو لفٹ پمپس پنجند ہیڈورکس سے لے کر لیاقت پور تک ورکنگ پوزیشن میں ہیں اور بقایا پانچ لفٹ پمپس ورکنگ پوزیشن میں نہ ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہے۔

(ب) جو خراب لفٹ پمپس ہیں ان کی مرمت کے بارے میں کوئی پلان زیر غور نہ ہے۔ چونکہ یہ پمپس بجلی سے چلتے تھے۔ واپڈا کی سروس لائن موجود نہ ہے اور ان پمپس کا انفراسٹرکچر بھی بالکل ختم ہو چکا ہے۔

سال 2010، غیر قانونی طور پر توڑے گئے بند و دیگر تفصیلات

*2254: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیلاب2010 کے دوران غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے واقعات اور ان سے ہونے والے واقعات کی تحقیقات کے لئے جسٹس (ریٹائرڈ) منصور علی شاہ کی سر براہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا؟

(ب) کیا مذکورہ بالا کمیشن کی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی گئی تھی؟

(ج) کیا کمیشن کی سفارشات میں ایسے افراد کی نشاندہی کی گئی ہے جو غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے موجب بنے اور اگر ایسا ہے تو ایسے افراد کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! سیلاب2010 کے دوران غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے واقعات اور ان سے ہونے والے واقعات کی تحقیقات کے لئے جسٹس سید منصور علی شاہ کی سر براہی میں ایک کمیشن بحوالہ ہوم ڈیپارٹمنٹ مراسلہ نمبر SO(IS-II)7-25/2010 مورخہ یکم ستمبر 2010 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ تفصیل (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) جی ہاں! اس فلڈ انکوائری ٹرائیبونل 2010 کی رپورٹ حکومت پنجاب (سیکرٹری داخلہ پنجاب) کو بحوالہ نمبر SO(Floods)VII-10/2010 مورخہ 18۔اپریل 2011 کو پیش کر دی گئی تھی۔ تفصیل (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمیشن کی سفارشات پر جن افراد کی نشاندہی کی گئی ہے ان افسران کے خلاف انٹی کرپشن میں ایف آئی آر نمبری 10/9 مورخہ 2010۔10۔13 درج کروا دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ محکمہ نے ان کے خلاف مندرجہ ذیل دو انکوائریاں شروع کیں:

(ا) جناح بیراج کے اوپر والی سائیڈ پر لیفٹ گائیڈ بند (Left Guide Bund Upstream Jinnah Barrage) کے ٹوٹنے کی انکوائری کی تفصیل "C" (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(۲) تونسہ بیراج، جامپور فلڈ بند اور فخر فلڈ بند وغیرہ، (Breach in Left Marginal Bund Taunsa Barrage, Jampur Flood Bund and Fakher Flood Bund etc.) کے ٹوٹنے کی انکوائری (تفصیل "D" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

مندرجہ بالا دو انکوائریوں میں سے جناح بیراج والی انکوائری کا فیصلہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کر دیا ہے اور فیصلے میں قصور وار سرکاری ملازمین کو زیر تحت پیڈا ایکٹ 2006 مختلف سزائیں دی گئی ہیں تفصیل (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تونسہ بیراج، جامپور

فلڈ بند اور فخر فلڈ بند وغیرہ کی انکوائری ابھی زیر کارروائی ہے تفصیل (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آر کیو لنک کینال سے قادر آباد بیراج کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*2287: سید طارق یعقوب: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر کیو لنک کینال پر مانو چک پل سے قادر آباد بیراج تک محکمہ نہر کا کئی ایکڑ رقبہ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر محکمہ کی ملی بھگت سے کئی ایکڑ رقبہ پر ناجائز تعمیرات اور قبضہ گروپس نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس سرکاری زمین کو واگزار کروانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں درست ہے کہ برجی نمبر 566+113 مانو چک سے برجی نمبر 256+145 قادر آباد بیراج تک نہر کے دونوں پشتوں کے ساتھ تقریباً 381.36 ایکڑ سرکاری رقبہ موجود ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ کی کوئی ملی بھگت نہ ہے قبضہ گروپس کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں پرچے درج کروائے گئے ہیں۔ ان تمام لوگوں کی لسٹ بنا کر نوٹس بھی جاری کئے گئے ہیں اور جناب ڈی سی او اور ڈی پی او کو زمین واگزار کروانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ نے تمام ناجائز قابضین کو نوٹس جاری کئے ہیں اور متعلقہ حکام کو قبضہ واگزار کرانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

منی ڈیمز بنانے کی تفصیلات

*2309: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 13-2012 میں بارانی علاقوں کے لئے دو سو mini dams کی تعمیر کے لئے 16 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک کوئی mini dam نہیں بن سکا اگر بنا ہے تو ان ڈیمز کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) 13۔2012 میں بارانی علاقوں کے لئے جن 200 منی ڈیمز کا منصوبہ بنایا گیا تھا وہ محکمہ انہار کے تحت نہیں بلکہ Department for Agricultural Barani Area Development کے تحت بنانے کا منصوبہ تھا۔ محکمہ انہار کو اس ضمن میں کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

(ب) منی ڈیمز کی تعمیر کے سلسلے میں متعلقہ ادارہ Department for Agricultural Barani Area Development سے رجوع کیا جائے۔

پوٹھوہار کے علاقہ میں 11 ڈیمز کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*2311: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پوٹھوہار کے علاقے میں 11 ڈیم جون 2012 تک مکمل ہو گئے ہیں ان سب ڈیموں کی جگہ اور تخمینہ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں ان گیارہ ڈیموں کے علاوہ کوئی اور ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):

(الف) پوٹھوہار کے علاقہ میں گیارہ ڈیمز جو مالی سال 08۔2007 سے لے کر جون 2012 تک مکمل ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈیم کا نام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	ضلع	تحصیل
1	ڈھوک ہم ڈیم	250.754	چکوال	چکوال
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	213.966	چکوال	چکوال
3	منڈی ڈیم	82.109	چکوال	چکوال
4	اُتھوال / لکھوال ڈیم	449.348	چکوال	چکوال
5	دھرابی ڈیم	383.294	چکوال	بلکسر
6	منوال ڈیم	98.070	چکوال	چکوال
7	اگہان ڈیم	509.602	جہلم	گوجر خان
8	پھلینہ ڈیم	117.621	راولپنڈی	گوجر خان
9	گڑھا تم سنگھ ڈیم	165.075	جہلم	سوہاوہ
10	شاہ حبیب ڈیم	43.427	جہلم	جہلم
11	فتح پور ڈیم	57.130	جہلم	سوہاوہ

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت ان گیارہ ڈیمز کے علاوہ پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں مزید بارہ ڈیمز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں سے اس وقت آٹھ ڈیمز زیر تعمیر ہیں۔ دو ڈیمز کا PC-I منظور ہو چکا ہے اور ایک ڈیم کا PC-II برائے فزیبلٹی منظور ہو چکا ہے جبکہ ایک ڈیم ناکافی فنڈز کی دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں پانی چوری روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل

*2563: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب میں نہری پانی چوری کو روکنے کے لئے محکمہ نے کیا کوئی نیا نظام وضع کیا ہے، اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

محکمہ انہار نے صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے ایک مانیٹرنگ شعبہ جس کا نام Program Monitoring and Implementation Unit ہے بنایا ہے جس کی وساطت سے مندرجہ ذیل نظام متعارف کروایا ہے۔ یہ شعبہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات روزانہ کی بنیاد پر کر رہا ہے۔ پنجاب میں پانی چوری کے حوالے سے مکمل تفصیلات برائے سال جنوری تا دسمبر 2013 اکٹھی کی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	زونل آفس	پانی چوری کے کیسز جو پولیس کو بھجوائے	ایف آئی آر کا اندراج	گرفتاریاں
1	لاہور	13766	1858	655
2	فیصل آباد	7844	1182	100
3	ڈی جی خان	7183	846	144
4	بہاولپور	18479	1319	78
5	سرگودھا	5148	1500	486
6	ملتان	11776	450	1
7	کل تعداد کیسز	64196	7155	1464

محکمہ انہار پنجاب کے شعبہ پی ایم آئی یو نے ڈیٹا بیس مینجمنٹ اور اریگیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم تیار کیا ہے جس کا مقصد پانی کی ترسیل اور تقسیم کے نظام کو شفاف اور برابری کی سطح پر کرنا

ہے۔اس کے علاوہ محکمہ انہار کی ویب سائیٹ بنائی گئی ہے جسے روزانہ کی بنیاد پر اَپ ڈیٹ کیا جاتاہے۔

پی ایم آئی یو کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر نہروں کے ڈسچارج کی مقدار کی پیمائش کرتا ہے اور اس کی رپورٹ بذریعہ ایس ایم ایس ڈیٹا بیس کو بھجواتا ہے۔اِس ڈیٹا کی بنیاد پر پی ایم آئی یو روزانہ کی بنیاد پر پانی کی پیمائش سے متعلقہ رپورٹس کا اجراء ویب سائیٹ پر کرتا ہے۔

پانی چوری کی روک تھام کے لئے پی ایم آئی یو روزانہ کی بنیاد پر بغیر اطلاع دیئے موگہ جات کی فیلڈ مانیٹرنگ بھی کرتا ہے۔اِس ضمن میں دسمبر2013تک 1749رپورٹس بابت پانی چوری اور توڑنے موگہ جات محکمانہ کارروائی کے لئے مجاز افسران کو بھجوائی گئی ہیں جس کی بنیاد پر ان افسران اور اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

پی ایم آئی یو کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر پانی کی چوری کے حوالے سے جو معلومات بذریعہ ایس ایم ایس ڈیٹا بیس میں مہیا کرتا ہے وہی معلومات کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے متعلقہ افسران کو پہنچ جاتی ہیں جس سے پانی چوری کی بروقت روک تھام میں مدد ملتی ہے۔اِس ضمن میں دسمبر 2013تک کی جانے والی 59392پانی چوری کی رپورٹس بذریعہ ایس ایم ایس متعلقہ فیلڈ سٹاف کو بھیجی جاچکی ہیں۔

پی ایم آئی یو نے موگہ جات کی ترمیم کے سلسلے میں ایک منظم نظام وضع کیا ہے جس کی بدولت بغیر جواز کے موگہ جات کی ترمیم ناممکن بنی ہے اور محکمہ کی ملی بھگت کے ذریعے موگہ جات کی غیر قانونی ترمیم کرنے کا سدباب ہوا ہے۔

پی ایم آئی یو نے کسانوں کے لئے ایک کمپیوٹرائزڈ شکایات وصول کرنے کا نظام بنایا ہے جس کے ذریعے کسانوں کی ٹال فری نمبر پر شکایات وصول کی جاتی ہیں۔وزیراعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کی طرف سے محکمانہ / نہری نظام سے متعلق شکایات بھی وصول کی جاتی ہیں اور وصول کردہ شکایات کو فوراً کمپیوٹرائزڈ نمبر لگا کر متعلقہ افسران کو فوری عملدرآمد کے لئے بذریعہ ای میل / فیکس / ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔اِس سلسلے میں مورخہ دسمبر2013تک 220280شکایات درج کی گئیں اور اُن میں سے 142867 شکایات کا ازالہ کردیا گیا اور باقی ماندہ شکایات کے جلد تدارک کے لئے متعلقہ افسران کو باقاعدگی سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ پی ایم آئی یو ورلڈ بنک کے تعاون سے Real Time Flow Monitoring اور Decision Support System کے پراجیکٹس پر کام کررہا ہے جس کا مقصد انسانی مدد کے بغیر موبائل ٹیکنالوجی کی مدد سے نہروں کے ہیڈ اور ٹیل پر پانی کی مقدار کی پیمائش اور خودکار نظام کی بدولت محکمہ انہار کے ڈیٹا بیس میں معلومات کو اکٹھا کرنا ہے جس سے پانی کی ترسیل کے نظام میں مزید شفافیت اور یکسانیت آئے گی اور پانی چوری کی روک تھام میں مدد مل سکے گی۔

جہلم:احمد آباد کے مقام پر بنائے گئے بند کی مرمت کی تفصیلات

*2673: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم کے سیلاب سے بچنے کے لئے سال 1992 میں بمقام احمد آباد تحصیل پنڈ داد نخان ودیگر دیہات کو محفوظ کرنے کے لئے بند بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسلسل بارشوں اور دیگر موسمی حالات کی وجہ سے مذکورہ بند خستہ حالت ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر اس کی بروقت مرمت نہ کی گئی تو اس سے احمد آباد ودیگر دیہات سمیت موٹروے کے کافی حصہ کو خطرہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس حفاظتی بند کی جلد از جلد مرمت یا تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) سال 1992 میں محکمہ ہذا کے تحت بمقام احمد آباد تحصیل پنڈ داد نخان کوئی بند نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) جز(الف) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

پنجاب کے دریاؤں کے پانی کی پیمائش کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2688: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے دریاؤں کے پانی کی پیمائش کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) ان دریاؤں پر گیجز کو لگائے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں؟

(ج) پنجاب میں جو دریا داخل ہوتے ہیں کیا کوئی ایسا نظام موجود ہے جو بتائے کہ کتنا پانی داخل ہو رہا ہے؟

(د) پنجاب میں جو دریا ہیں کیا ان کا کوئی سروے کیا گیا ہے کہ maximum کتنا پانی carry کر سکتا ہے؟

(ہ) جب سیلاب آتا ہے تو دریاؤں کی capacity بڑھانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(و) کس کس دریا کی capacity بڑھائی گئی ہے تاکہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے بند بنائے جائیں اور کہاں پر بند بنائے گئے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) دریاؤں میں پانی کے بہاؤ (discharge) کی پیمائش کے لئے مختلف اہم مقامات پر بہاؤ اور دریا کی گہرائی کے مطابق گیجز لگائی جاتی ہیں۔ ان گیجز سے ریڈنگ (reading) حاصل کر کے پہلے سے بنائے گئے ڈسچارج ٹیبل سے پانی کے بہاؤ کی پیمائش کیوسک میں حاصل کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب میں دریائے سندھ طاس کے علاقے میں گیجز کو لگائے ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

(ج) پنجاب کے علاقے میں جو دریا داخل ہوتے ہیں۔ ان کے بہاؤ کی پیمائش کے لئے بیراجز اور ہیڈورکس پر گیجز لگائی گئی ہیں۔ اُن تمام مقامات پر جہاں پر ہیڈورکس نہیں ہیں وہاں پر بھی گیجز موجود ہیں۔ ان تمام مقامات پر عملہ موجود ہے جو روزانہ کی بنیاد پر اور سیلاب کے سیزن کے دوران ہر گھنٹے کے بعد پانی کے بہاؤ کی پیمائش کرتا ہے۔

(د) دریاؤں پر ہیڈورکس کی تعمیر سے قبل متعلقہ مقام سے گزرنے والے پانی کا مکمل سروے کیا جاتا ہے اور پچھلے سو سال کی تاریخ کو مدنظر رکھ کر ہیڈورکس کی Design Capacity کا تعین کیا جاتا ہے۔ دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج کی maximum capacity کا چارٹ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) سیلاب کے دوران دریاؤں کی Capacity بڑھانے کے لئے انتظامات کرنا ممکن نہیں ہے تاہم سیلابی پانی کو ہیڈورکس اور دیگر interventions کو نقصان پہنچائے بغیر گزارنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں جن میں ہیڈورکس کے بریچنگ سیکشنز اور ریگولیشن کے آپریشن اور دیگر interventions پر stone dumping سے اُن کی حفاظت وغیرہ شامل ہے۔

(و) پنجاب میں دریائے چناب پر واقع خانکی، تریموں اور پنجند ہیڈورکس کے سیلاب کے پانی کی capacity بڑھائی جا رہی ہے۔ موجودہ اور مجوزہ capacities درج ذیل ہیں:

	موجودہ صلاحیت (کیوسک)	مجوزہ صلاحیت (کیوسک)
خانکی ہیڈورکس	800,000	11,00,000
تریموں ہیڈورکس	6,45,000	8,75,000
پنجند ہیڈورکس	700,000	8,65,000

خانکی ہیڈورکس پر کام شروع ہو گیا ہے جبکہ تریموں ہیڈ ورکس اور پنجند ہیڈورکس کے منصوبے ڈیزائن کے مراحل میں ہیں۔ نئے ڈیزائن میں بیراج اور اُس سے ملحقہ بندوں کو بھی مضبوط کیا جا رہا ہے۔

ضلع قصور: تھمن راجباہ کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*2742: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مصطفیٰ آباد ضلع قصور میں تھمن راجباہ کچا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ راجباہ سے پانی چوری کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی ٹیل تک نہیں پہنچ پاتا؟

(ج) کیا حکومت پانی چوری کی روک تھام کرنے کے لئے تھمن راجباہ کو پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ تھمن راجباہ کچا ہے جبکہ آر ڈی 55تا66 سائیڈ لائننگ موجود ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ راجباہ تھمن سے کبھی کبھار پانی چوری ہوتا ہے مگر ٹیل پر پانی پہنچتا ہے۔ پانی چوروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور تاوان بھی ڈالا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ نے پانی چوری کی روک تھام کرنے کے لئے تھمن راجباہ کو پختہ بنانے کا پراجیکٹ اسٹیمیٹ مبلغ 242.414 ملین روپے کا فریم کیا ہے اور یہ پراجیکٹ PSDP فنڈز کے تحت تجویز کیا گیا ہے لیکن فنڈز کی کمی کی بناء پر پراجیکٹ کی منظوری حاصل نہ ہو سکی۔ البتہ موجودہ سالانہ بندی میں اس کے انتہائی کمزور کنارے تقریباً 15 لاکھ روپے کی مالیت سے پختہ کر دیئے گئے ہیں اور اس سال ٹیلوں پر پانی کی کمی کا انشاء اللہ کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

بی آر بی لنک کینال ڈسکہ اور مرالہ راوی کینال اپر چناب

سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ دینے و دیگر تفصیلات

*2770:جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قبل ازیں محکمہ انہار، بی آر بی لنک کینال ڈسکہ اور مرالہ راوی کینال اپر چناب میں ہر سال دسمبر میں نہربندی کے دوران عوام کو ریت نکالنے کا ٹھیکہ دیتے تھے اور محکمہ کو لاکھوں روپے وصول ہوتے تھے اور نہر میں سے ریت نکال دی جاتی تھی جس سے نہر کا لیول ڈاؤن ہو جاتا تھا اور عوام کو سستے داموں ریت بھی میسر تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب گزشتہ چار سالوں سے نہر سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ نہر کا bed level بلند ہو چکا ہے اور نہر کے کناروں کے اطراف والی زمین سیم زدہ ہو گئی ہے، لوگوں کی فصلیں خراب ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ انہار دونوں نہروں میں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے جس سے محکمہ کو لاکھوں روپے وصول ہوں گے اور عوام کو سستے داموں ریت بھی ملے گی اور نہر کے اطراف سے زمینیں بھی سیم زدہ ہونے سے بچ سکیں گی، کیا محکمہ فوری اس بابت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) درست نہ ہے۔ محکمہ نے کبھی بھی بی آر بی کینال ڈسکہ، مرالہ راوی لنک کینال اور اپر چناب کینال کے بیڈ سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا نہروں کا بیڈ لیول اپنے ڈیزائن سے پہلے ہی تقریباً ایک فٹ تک نیچا ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس میں سے مزید ریت نکالنے کی اجازت نہ دی جا سکتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں محکمہ کا ریت نکالنے کی اجازت دینے کا ارادہ نہ ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پانی چوری کی تفصیلات

*2796:لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔87ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیادہ رقبہ ترکھانی راجباہ اور مونگی راجباہ کی ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دونوں راجباہوں میں غیر قانونی کٹس لگا کر یا موگوں کا سائز ضابطے کے خلاف بڑا کر کے پانی چوری کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا غیر قانونی موگوں کے ذریعے چوری کی وجہ سے ٹیل پر پانی بالکل نہیں پہنچتا جس سے حلقہ پی پی۔87 نہری پانی سے عملاً محروم ہے اور کسان شدید مشکلات کا شکار ہیں؟

(د) حکومت مذکورہ بالا راجباہوں میں پانی چوری کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز کیا ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ راجباہ ترکھانی اور مونگی کے ٹیل کا رقبہ پی پی۔87ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔

(ب)

(i) ترکھانی راجباہ کی لمبائی mile30.61 ہے۔ راجباہ کی لمبائی زیادہ ہونے کی وجہ Head reach والے زمیندار موگہ جات توڑ کر پانی چوری کر کے ناجائز آبپاشی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں پر پانی کی کمی واقع ہوتی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پولیس کارروائی عمل میں لاتا ہے اور تاوان بھی لگاتا ہے۔

(ii) مونگی راجباہ چونکہ صدر ایف او(کسان تنظیم) کے کنٹرول میں ہے۔اس کے موگہ جات کی توڑ پھوڑ اور درستی کی ذمہ داری صدر ایف او راجباہ مونگی کی ہے۔ صدر ایف او پانی چوری کے کیسز مرتب کر کے ڈویژنل آفس کو ارسال کرتا ہے۔ اس پر بذریعہ ڈویژنل کینال آفیسر، لوئر گوگیرہ ڈویژن حسب ضابطہ کارروائی و نوٹس جاری کر کے تاوان لگایا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ Head reach پر پانی چوری ہوتا ہے۔ جس کے لئے محکمہ نے سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر ایک ٹیم تشکیل دی ہوئی ہے۔ جو گاہے بگاہے موقع پر ریڈ کر کے ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہے۔اور ان کے خلاف پرچہ پولیس دیا جاتا ہے نیز پانی چوری کرنے والوں پر تاوان بھی لگایا جاتا ہے۔ محکمہ اور انتظامیہ کی کوششوں کی وجہ سے پانی چوری میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اب ٹیلوں پر پانی کی فراہمی ممکن ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پانی چوری کی روک تھام کے لئے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس اور تاوان کیس بنائے جاتے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ایف آئی آرز کے اندراج نہ ہونے اور اندراج شدہ ایف آئی آرز پر کاروائی نہ ہونے کے متعلق محکمہ پولیس جواب دے سکتا ہے۔

تھل کینال کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*2810: جناب امیر محمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل تھل کینال جو کہ میانوالی، لیہ، بھکر اور خوشاب کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے اس کی remodeling کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنی نہر کی remodeling کی گئی تھی، کتنی کی ابھی تک ہونا باقی ہے کیا حکومت باقی حصہ کی remodeling کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) درست ہے، تھل کینال جو کہ اضلاع میانوالی، خوشاب، بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ کے رقبہ جات کو سیراب کرتی ہے کی ری ماڈلنگ کی گئی ہے۔

(ب) تھل کینال کی ری ماڈلنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) تھل کینال جو کہ جناح بیراج نزد کالا باغ کے مقام سے دریائے سندھ کے بائیں کنارے سے نکلتی ہے کی ری ماڈلنگ از برجی 0تا 157+662 ٹیل جو کہ تھل کینال مین لائن اپر کے نام سے موسوم ہے کی ری ماڈلنگ کی گئی ہے۔

(ii) تھل کینال مین لائن اپر کی ٹیل برجی 662+157 تھل کینال مین لائن لوئر کی 0 برجی شروع ہوتی ہے اور ٹیل 500+502 ختم ہوتی ہے۔ اس کینال کے حصے یعنی برجی نمبر 0تا 500+68 کی ریماڈلنگ کی گئی ہے اور اس سے نیچے کا حصہ ٹیل تک باقی ہے۔ اس سلسلہ میں piaip consultants کے تحت منصوبہ زیر تجویز ہے جو منظوری اور فراہمی فنڈز کے بعد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔انشاء اللہ۔

پانی چوری روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2976: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی نے پانی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) صوبہ میں پانی چوری کرنے والوں کے خلاف اس سال کل کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پانی چوری روکنے کے لئے کوئی بہتر اقدامات یا بہتر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نہری پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ آبپاشی کی جانب سے درج ذیل اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

1۔ جناب چیف منسٹر پنجاب کے حکم پر پانی چوری روکنے کے لئے تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر، سب ڈویژنل کینال آفیسر اور متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او پر مشتمل معائنہ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کا مقصد راجباہوں کی چیکنگ، پانی چوری کا سدباب اور پانی چوروں کو پکڑنا ہے۔

2۔ پانی چوری کی روک تھام کو مانیٹر کرنے کے لئے محکمہ آبپاشی میں "Programme Monitoring and Implementation Unit" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جسکے اہلکار راجباہوں پر patrolling کرتے ہیں اور پانی چوری کے وقوعات کی موجودگی پر رپورٹ دیتے ہیں جس پر محکمہ فوری عمل درآمد کرتے ہوئے عملہ فیلڈ کو ہدایات جاری کرتا ہے اور اس میں کوئی اہلکار ملوث ہو تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی کی سفارش کرتا ہے۔ مزید برآں پانی چوری کی شکایت رجسٹر کرنے کے لئے ٹال فری نمبر دیا گیا ہے جس پر شکایت وصول ہوتے ہی فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

3۔ اس کے علاوہ محکمہ کی جانب سے متعلقہ ایکسین، ایس ای اور چیف انجینئرز صاحبان بھی انتظامی طور پر پابند ہیں کہ وہ اپنی اپنی حدود میں راجباہوں کی اچانک چیکنگ کریں اور پانی چوری کی روک تھام کو یقینی بنائیں۔

(ب) پنجاب میں پانی چوری کرنے والوں کے خلاف جنوری 2013 تا دسمبر 2013 کے دوران جو مقدمات رپورٹ یا درج ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	زونل آفس	پانی چوری کے کیسز جو پولیس کو بھجوائے	ایف آئی آر کا اندراج	گرفتاریاں
1	لاہور	13766	1858	655
2	فیصل آباد	7844	1182	100
3	ڈی جی خان	7183	846	144
4	بہاولپور	18479	1319	78
5	سرگودھا	5148	1500	486
6	ملتان	11776	450	1
	کل تعداد کیسز	64196	7155	1464

(ج) محکمہ کی جانب سے تجویز کیا گیا ہے کہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے دفعہ نمبر430 اور378پاکستان پینل کوڈ1876میں ترمیم کرتے ہوئے اس جرم کو ناقابل ضمانت بنایا جائے اور پبلک پراپرٹی کو نقصان پہنچانے کی صورت میں متعلقہ دفعہ کو بھی کارروائی میں شامل کیا جائے۔ اس جرم کو ناقابل ضمانت بنانے کے لئے کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 70میں موجود جرمانے اور قید کی سزاؤں میں اضافے کی ترامیم بھی محکمہ ہذا میں زیر غور ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب: نالہ ڈیک کی لائننگ اور بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*3064: **ملک ذوالقرنین ڈوگر**: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نالہ ڈیک جو کہ ضلع شیخوپورہ اور ضلع ننکانہ صاحب سے گزرتا ہوا سید والا کے مقام پر دریائے راوی میں گرتا ہے ضلع شیخوپورہ کی حد تک تو اس نالہ کی لائننگ اور وائڈننگ، کناروں پر پشتے بنا کر ٹھیک کیا گیا جس سے کافی بہتری آئی ہے لیکن ضلع ننکانہ میں نالہ ڈیک کی لائننگ اور بہتری کو نظر انداز کیا گیا ہے جس کی وجہ سے حالیہ بارشوں اور سیلاب سے نالہ ڈیک نے بہت نقصان پہنچایا ہے جس سے نالہ ڈیک پر آباد سینکڑوں دیہات کی انتہائی قیمتی فصلات اور دیہات تباہ ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ آبپاشی ڈیک نالہ کے بقیہ حصہ واقع ضلع ننکانہ کو بھی ضلع شیخوپورہ کی طرح مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے کہ نالہ ڈیک ضلع شیخوپورہ اور ضلع ننکانہ صاحب سے گزر کر دریائے راوی میں گرتا ہے۔ اس کا بالائی حصہ (Upper Reach) آر ڈی 362+000 سے Source تک زیر انتظام رچناڈرینج ڈویژن شیخوپورہ لاہور زون میں واقع ہے۔ جبکہ زیریں حصہ آر ڈی 0+000 تا 362+000 فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد (فیصل آباد زون) سے متعلقہ ہے اس حصہ میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کوئی مرمتی کام نہ ہوا ہے جس سے اس میں بہتری آ سکے۔

(ب) نالہ ڈیک کے متعلقہ حصہ کی ناگفتہ بہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے سروے جاری ہے اور جلد ہی اس مسئلہ کے سدّباب کے لئے ایک سکیم کا پی سی ٹو اور پی سی ون تیار کیا جائے گا اور بعد از منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا: منظور شدہ پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*3219: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک گنجان آباد آبادی ہے جس کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک 45 کو سیراب کرنے والی راجباہ ٹیل پر آتی ہے اور پچھلے کافی سالوں سے یہ راجباہ پانی کی کمی کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کے رہائشیوں کو پانی کا منظور شدہ کوٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک گنجان آباد آبادی ہے جس کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی کا کچھ حصہ موگہ نمبر 61574/TR ٹیل ملکے برانچ سے سیراب ہوتا ہے۔ راجباہ کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی فراہم کیا جاتا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) راجباہ کی ٹیل پانی کی کمی کا شکار نہ ہے۔

(ج) چک 45 جنوبی کے آب نوشان کو منظور شدہ کوٹا کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

ضلع سرگودھا: بہک راجباہ کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*3227: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہک راجباہ سرگودھا ضلع کے کافی چکوک کو سیراب کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہک راجباہ کا چک 71 شمالی والا حصہ نہایت کمزور ہے اور کنارے کمزور ہونے کی وجہ سے آئے دن اس راجباہ میں شگاف پڑ جاتا ہے جس سے پانی اور فصلیں ضائع ہوتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس راجباہ کو پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ بھک راجباہ ضلع سرگودھا کی حدود میں واقع کافی چکوک کے رقبہ جات کو سیراب کرتی ہے۔ بھک راجباہ سے سرگودھا تحصیل کے چک نمبر 70 شمالی، 71 شمالی ریمونٹ ڈپو دھریمہ چک 74 شمالی، 75 شمالی، 81 شمالی، 82 شمالی، 91 شمالی، 93 شمالی موضع بھک وسکندرپور کے رقبہ جات 18199 ایکڑ سیراب ہوتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بھک راجباہ از بر جی 6 تا 13 بر جی جو کہ چک نمبر 71 شمالی کے نزدیک سے گزر رہا ہے، کے کنارے کمزور ہیں اور نہ ہی یہاں دوران سال 2013 اور 2014 میں کوئی شگاف پڑا ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ راجباہ بھک کو پختہ کرنے کے لئے 104.78 ملین کے تخمینہ لاگت پر مشتمل PC-I بنایا گیا ہے جو مزید کارروائی کے لئے زیر غور ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہمیں کوئی وقت ہی نہیں ملتا اتنا ٹائم ضمنی سوالوں پر لگا دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آج آپ کا اس میں کوئی سوال نہیں تھا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس میں میرا سوال بھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا اس میں سوال ہے اور اس سوال میں اگر آپ کو کوئی problem ہے تو آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، امجد جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دو اجلاس پہلے میرا ایک سوال آبپاشی سے متعلق تھا۔ میرے حلقے کے دو دیہات ہیں بائیس سالوں سے ان دیہاتوں میں نہری پانی نہیں گیا۔ اس پر جناب سپیکر نے منسٹر صاحب کو direction دی تھی کہ آپ اس کا انتظام کریں لیکن اس بات کو بھی تین چار ماہ گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک اس direction پر محکمے کی طرف سے کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب چلے گئے ہیں آپ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں آجائیں ہم ان کو بلا لیں گے اور ان سے بات کر لیں گے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں لیکن میرے خیال میں لاء منسٹر کسی میٹنگ میں بیٹھے ہیں اور request کر کے گئے ہیں لہذا ابھی ہم privilege

motion لیتے ہیں،اسے pending کر لیتے ہیں اور تحاریک التوائے کار کے ٹائم کے بعد take up کریں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! فرمائیں۔ میاں صاحب! آپ کو اس کے بعد موقع دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اس پر یہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ Question Hour کے دوران 15 سوالوں کے جواب آئے ہیں اور ٹائم ختم ہو گیا۔ ان میں سے 19 سوال رہ گئے ہیں جن میں میرا سوال بھی تھا اور میں نے ساری کارروائی سنی ہے۔ I am sure کہ آپ یہی کہیں گے کہ منسٹر صاحب کے ساتھ بات کر لیں کیونکہ جواب وہاں پر آ گئے ہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ اگر سوال آ جاتے ہیں، آپ دیکھیں کہ کم از کم چھ سے آٹھ مہینے پہلے کیا ہوا سوال آتا ہے۔ آج محکمہ والے بھی موجود تھے اور وزیر صاحب بھی موجود تھے۔ میری صرف اور صرف آپ سے اتنی request ہے کہ آپ کی اس پر ruling آنی چاہئے کہ وہ سوال جو کم از کم اس سوال کی book list میں آ گئے ہیں ان سوالوں کے جواب کے لئے time extend کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! اس میں گزارش یہ ہے کہ میں bound ہوں کیونکہ Question Hour کا ٹائم ایک گھنٹہ مختص ہے اور ہمیں اس کے مطابق چلنا ہوتا ہے۔ آپ کے ہی colleagues ہیں جنہوں نے اس پر تین یا چار ضمنی سوالات کرنے ہوتے ہیں۔ ہمارے اس پر rules amend ہو رہے ہیں یہ بات سپیکر صاحب کے سامنے رکھی گئی ہے اور سپیکر صاحب جتنا چاہیں اس time کو extend کر سکتے ہیں۔ انشاءاللہ جونہی یہ approve ہوتے ہیں تو جتنے سوالات بھی ہوں گے ان سب کے جواب لیجئے گا۔ جی، میاں صاحب! آپ فرمائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات آبپاشی کے متعلق تھا جو کہ گزر چکا ہے۔ اب یہاں پر وزیر صاحب موجود ہیں، محکمہ موجود ہے اور نہ ہی PIDA والے موجود ہیں۔ میرا پوائنٹ آرڈر یہ ہے میں ایک محاورہ کے طور پر کہتا کہ:

When the gold rusts what shall the iron do

میں چوری کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ جو پانی چور، پانی چوری کرتے ہیں ان پر دفعہ 430 کا پرچہ درج ہوتا ہے۔ یہ قابل ضمانت ہے اس پرچے کی تھانیدار بھی ضمانت لے سکتا ہے اور عدالت سے بھی اس کی ضمانت لے سکتے ہیں۔ پانی چور کہتے ہیں کہ کرلو جو کرنا ہے۔ پنجابی میں جو کہتے ہیں وہ غیر پارلیمانی الفاظ کے زمرے میں آتے ہیں جیسے میں نہیں کہہ سکتا لیکن آپ ان کا تصور کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات ڈاکٹر سید وسیم اختر کے سوال میں PIDA سے متعلقہ ہے کہ PIDA کے بننے سے نہروں میں کون سی بہتری آئی ہے اور کیا ٹیلوں پر پانی پہنچایا گیا؟ اب میں آپ کو اس پانی چوری یا ڈکیتی کی مثال دیتا ہوں کہ آر۔بی جھنگ برانچ کی ایک نہر ہے اس نہر کی ٹیلوں پر پانی نہیں جاتا۔ محکمہ یا PIDA والے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہاں سے چلے گئے ہیں اور انہوں نے جواب دے دیئے ہیں۔ اب میں آپ کو اس پر کیا response کر سکتا ہوں؟ آپ اس سیشن کے بعد آجائیں منسٹر صاحب کو بلا لیتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ایک معزز ممبر میاں جاوید علی صاحب سے کہا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بات تو ٹھیک ہے کہ ہم چیمبر میں بات کر لیں گے لیکن یہ بات ریکارڈ پر آجانی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا جو بھی problem ہے وہ لکھ کر دے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دیکھیں! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ نہری پانی کی ڈکیتی کی بات ہے۔ ہمارے خلاف ہماری نہر پر یہ ڈکیتی محکمہ کر رہا ہے، یہ حکومت کر رہی ہے اور محکمہ آبپاشی کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج آپ یہ لکھ کر دے دیں۔ اس پر منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ یہ بات ریکارڈ پر تو آنے دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک نہر آر بی جو کہ LCC West کی نہر ہے اس پر پانی چوری یہ روک نہیں سکتے، موگوں کو توڑنا یہ روک نہیں سکتے، ٹیل پر پانی پہنچا نہیں سکتے اور ٹیلوں پر پانی پہنچانے کے لئے

ہماری نہر لوئر گوگیرہ برانچ جو کہ بھاگٹ سب ڈویژن کوfeed کرتی ہے۔ بھاگٹ سب ڈویژن کی سات نہریں ہیں اور سات نہروں پر سات F.O ہیں۔ سات F.O کے صدر کے احتجاج کے باوجود بھی ایک نئی نہر ہماری نہر لوئر گوگیرہ برانچ جو کہ بھاگر سب ڈویژن کوfeed کرتی ہے اس میں سے 50 یا100 کیوسک کی نئی نہر گل مائینز نکال کر، اپنی نہر جو کہ آربی نہر ہے میں ڈال کر اس کی ٹیلوں پر پانی پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ اپنی نہر کی درستی تو کیوں کر نہیں سکتے، وہاں پر پانی چوری کیوں نہیں روک سکتے ؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کی بات بالکل سن لی ہے اور ریکارڈ پر بھی آ گئی ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی چوری یا ڈکیتی ہو رہی ہے تو آپ اسے written میں منسٹر صاحب کو دیں ہم منسٹر صاحب سے اس کا جواب لے لیتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب نجیب اللہ خان صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈی ایف او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

جناب نجیب اللہ خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں نے DFO بھکر جناب گل نور سے ایک عوامی مسئلے کے لئے مورخہ 3۔مارچ2014 کو ان ٹیلیفون نمبرز so and so پر رابطہ کیا تو اس کے PA نے کہا کہ DFO سیٹ پر نہ ہیں۔ میں نے دوبارہ ان کے موبائل نمبر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو مذکورہ آفیسر نے ٹیلیفون attend کرنا بھی گوارہ نہ کیا۔ پھر میں نے دوسرے دن بھی دفتر رابطہ کیا تو ڈی ایف او نے جان بوجھ کر مجھ سے بات نہ کی۔ اس طرح مسلسل تین دن رابطہ کرتا رہا لیکن مذکورہ آفیسر نے دفتر میں پیغامات چھوڑنے اور متعدد بار ٹیلی فون کرنے کے باوجود مجھ سے رابطہ نہ کیا۔ علاوہ ازایں میرے حلقے میں لاکھوں روپے کی جنگلات کی لکڑی چوری کی جا رہی تھی میں اس سلسلے میں ڈی ایف او و بتانا چاہتا تھا لیکن DFO کے متذکرہ بالا رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار داد دے کر استحقاق کمیٹی کے حوالے کی جائے۔

جناب سپیکر!اس میں تھوڑی سی ضمنی بات ہے کہ DFO صاحب کرپشن کی وجہ سے reward ہو چکے ہیں اور اسی سیٹ پر براجمان ہیں اور باقاعدہ طور پر اپنے عملے کے سامنے آفس میں بیٹھ کر عوامی نمائندگان کو غلط القابات سے نوازتے ہیں، وہ ڈھیٹ بن کر بیٹھے ہیں اور وہاں پر ایک منہ زور گھوڑے کا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ جس شخص کا رویہ عوامی نمائندوں کے ساتھ ایسا ہے، میں مسلسل تین دن اور دن میں کئی بار ٹیلی فونک رابطہ کرنے کو شش کی لیکن اس نے آگے سے کوئی response دیا اور نہ جواب دیا۔ یہ چیزیں ریکارڈ پر موجود ہیں اس کے PA کو لکھوایا اور سب پیغام چھوڑے لیکن off the record بات یہ ہے کہ اس نے دفتر میں یہ کہا کہ میں ان کی وجہ سے نہیں بیٹھا اور نہ ہی مجھے ان کی کوئی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ 11۔مارچ کو جمع کروائی گئی ہے، آج 13۔مارچ کو ایوان میں پیش ہوئی ہے اور محکمہ کی طرف سے ابھی جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک استحقاق کو next week تک pending کرتے ہیں اس کا جواب آنا بہت ضروری ہے۔آپ تحریک استحقاق اس کا جواب منگوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: نجیب اللہ خان صاحب!اس کا جواب آتا ہے تو پھر بعد میں اسے دیکھتے ہیں۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میری تحریک استحقاق بھی کافی عرصہ سے لاپتا ہے مہربانی کر کے اس بارے میں بھی کچھ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میرے چیمبر میں آجائیں اس بارے میں بات کر لیتے ہیں اور اسے دیکھ لیتے ہیں۔ جی، تحریک التوائے کار نمبر 321/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار next week تک pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک

التوائے کار نمبر 14/236 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ، محترمہ شُنیلارُوت صاحبہ اور محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کی طرف سے ہے۔

صوبائی دارالحکومت میں زہریلے اور مردہ گوشت کی فروخت جاری

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی" بات مورخہ 19۔فروری2014 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت میں غیر قانونی سلاٹرنگ میں ملوث مافیا مردہ گوشت فروخت کرنے لگا ہے۔ جس کے باعث شہر کے مختلف علاقوں میں اس زہریلے گوشت کی خرید وفروخت جاری ہے اور لوگ پیٹ، جگر اور آنتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں اور آئے روز زہریلے کھانوں کے باعث لوگ ہسپتالوں تک پہنچ جاتے ہیں جس کی بنیادی وجہ شہر میں حرام گوشت کی فروخت ہے۔ مردہ جانوروں کا گوشت زیادہ تر شیخوپورہ، مریدکے، ننکانہ، قصور اور چھوٹے علاقوں سے لاہور کی حدود میں داخل ہوتا ہے۔ عوامی حلقے اس لعنت کے خلاف سراپا احتجاج ہیں اور حکومت سے سخت اقدام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ لاہور میں غیر قانونی slaughtering میں ملوث مافیا کے خلاف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور لائیو سٹاک کی مشترکہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں سیکرٹری لائیو سٹاک اور کمشنر لاہور ڈویژن نہ صرف لاہور بلکہ ارد گرد کے تمام اضلاع میں بھی سخت کارروائی کرنے اور غیر قانونی slaughtering کو روکنے کے لئے ممکنہ ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔ محکمہ لائیو سٹاک اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے کارروائی کر کے چودہ قصابوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں اور 3ہزار 9سو68 کلو گرام مضر صحت گوشت جو کہ قریبی اضلاع سے لا کر کولڈ سٹوریج میں رکھا گیا تھا اس کو ضائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ پچھلے دو ماہ کے دوران 295 لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور 10ہزار 1سو54 کلو گرام مضر صحت گوشت جو کہ قابل استعمال نہیں تھا اسے ضائع کروایا گیا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات add کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب والا! ایف آئی آر تو درج ہو گئیں لیکن اس چیز کو make sure کیا جائے کہ سزائیں دی جائیں کیونکہ یہ اتنا خطرناک کام ہے، لاکھوں جانوں کی زندگی کا کھیل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس چیز کو ensure کروائیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/237 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ جیدہ خالد خان صاحبہ، یہ تو resign کر گئی ہیں۔ جناب احمد شاہ کھگہ!

ایڈن ڈویلپر لاہور کا ایڈن ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ کے نام پر ہزاروں لوگوں کو لوٹنا

جناب احمد شاہ کھگہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 12۔فروری2014 کو چینل "ARY" نے اپنے پروگرام "کھرا سچ" میں ایڈن ہاؤسنگ پراجیکٹ اور ایڈن لینڈز سے متاثرین ہزاروں لوگوں کی دادرسی کے لئے اپنے پروگرام میں ایڈن پراجیکٹ کی حقیقت کو بے نقاب کیا۔ اس باوثوق ذرائع کے مطابق ایڈن پراجیکٹس فراڈ سے ہزاروں لوگ اپنی جمع پونجی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ تفصیل کے مطابق آج سے تقریباً پانچ سال پہلے ایڈن ہاؤسنگ سکیم کے مالکان نے "ایڈن لینڈ فیروزپور روڈ سکیم" کے بارے میں تمام اخبارات اور مختلف چینلز پر پُرکشش اشتہارات دینا شروع کئے۔ جس میں دعویٰ کیا گیا کہ ہم developments مکمل کر کے تین سال کے اندر اندر اپنے کلائنٹس کو قبضہ دے دیں گے۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے ان پر اعتماد کیا، مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والے اکثر لوگوں نے اپنے زیور فروخت کر کے عمر بھر کی جمع پونجی "ایڈن لینڈ فیروزپور روڈ سکیم" میں اس امید سے جمع کرا دی کہ ہمارے بچوں کو چھت میسر آ جائے گی لیکن افسوس کہ پانچ سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک "ایڈن لینڈ فیروزپور روڈ سکیم" پر کھیت کھلیان ہی ہیں اور دور دور تک کوئی ڈویلپمنٹ / پلاٹ کا نام و نشان نہیں ہے۔ اس بابت جب بھی ایڈن کے عملے سے پوچھا جاتا ہے تو وہ مسلسل غلط بیانی سے کام لے کر جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔ عوام کی ایک بڑی تعداد اب ان کی دھوکا دہی سے تنگ آ کر مایوسی کا شکار ہو گئی ہے۔ ایڈن ڈویلپرز کے تمام پراجیکٹس جھوٹ پر مبنی ثابت ہو رہے ہیں۔ 2008 سے اب تک 7ہزار سے زائد متاثرین رقم ادا کر کے مکان یا پلاٹ حاصل نہیں کر سکے بلکہ اس کمپنی نے سادہ لوح افراد

کو سنہری خواب دکھا کر ان کی عمر بھر کی کمائی وصول کر کے اسی رقم سے دوسرا پراجیکٹ شروع کر کے انہیں پلاٹ یا مکان سے محروم کر دیا۔ اس کمپنی نے 10 پراجیکٹس میں سے ابھی تک ایک بھی مکمل نہیں کیا۔ حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رعایا کے مال کا تحفظ کرے اور انہیں ذہنی صدمات سے بچائے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پنجاب اسمبلی اس اہم معاملے میں اپنی دخل اندازی کرتے ہوئے لوگوں کو "ایڈن ہاؤسنگ پراجیکٹس" کے فراڈ سے نجات دلانے کے لئے ضروری اقدامات کرے تاکہ عوام کو ایک بڑے کرب سے نجات مل سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے اگلے ہفتے تک کے لئے مؤخر کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ایک important مسئلہ ہے اس کا جواب منگوایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! اگلے ہفتے میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے ہفتے میں اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اگلے ہفتے میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، سردار وقاص حسن مؤکل، ڈاکٹر محمد افضل صاحب کی طرف سے پیش ہوئی ہے۔

سرگودھا محکمہ اوقاف کے یونٹ نمبر 30 چک 43 شمالی کی دکانوں پر محکمہ کی ملی بھگت سے بااثر افراد کا قبضہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی" بات مورخہ 19-فروری 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ اوقاف سرگودھا زون

میں محکمانہ قواعد و ضوابط کے برعکس لاری اڈا سے متصل محکمہ کی دکانوں پر ملازموں اور قبضہ مافیا نے ملی بھگت سے غیر قانونی بس اڈا قائم کر لیا ہے اور محکمہ اوقاف کو 20 سال سے کرایہ نہ ملنے پر لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جنرل بس سٹینڈ میں محکمہ اوقاف کے یونٹ نمبر 30 چک 43 شمالی پر موجود 2 دکانوں پر محکمہ کے ملازموں کی ملی بھگت سے بااثر قبضہ مافیا نے ملی ٹریولز کے نام سے غیر قانونی بس اڈا قائم کر رکھا ہے اور 20 برس سے محکمہ کو کرایہ بھی موصول نہیں ہو رہا۔ 1993 میں یہ دکانیں کرایہ پر دی گئیں اور محکمہ اوقاف کے قوانین کے مطابق محکمہ کی جانب سے کرایہ پر دی جانے والی دکانیں یا زرعی اراضی صرف انہی مقاصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے نہ کہ کسی بس اڈا یا کسی دوسرے مقصد کے لئے۔ کرایہ کی عدم وصولی پر محکمہ نے مذکورہ شخص کے خلاف عدالت سے رجوع کیا مگر محکمہ کا وکیل آخری بار 1995 میں اس کیس کے سلسلے میں عدالت پیش ہوا جس کے بعد ملازموں کی ساز باز کے باعث وہ 19 سال میں دوبارہ کبھی پیش نہیں ہوا جبکہ زون کا عملہ ہر ماہ اس جگہ سے 20 سے 25 ہزار ماہانہ کما رہا ہے اور کھاتوں میں جعلی اندراج کے ذریعے محکمہ کو لاکھوں کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ دوسری جانب سے آر ٹی اے سرگودھا کی جانب سے بھی اس بس ویگن اڈے کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا ہے مگر بااثر مافیا کے خلاف کارروائی سے قاصر ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اسے بھی اگلے ہفتہ تک کے لئے مؤخر کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتہ تک کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/239 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ چونکہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/240 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کی بعد تحریک التوائے کار نمبر 14/243 چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

چوبرجی تایتیم خانہ لاہور سے ملحقہ قبرستانوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو میت دفنانے میں مشکلات کا سامنا

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 20۔فروری2014 روزنامہ "ابتک" کے مطابق چوبرجی تایتیم خانہ کے درمیان تمام ملحقہ آبادیوں میں قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش ختم ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے مذکورہ آبادیوں کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ حکومت نے ان آبادیوں کے مکینوں کے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بابو صابو انٹرچینج کے قریب 200 کنال پر مشتمل زمین قبرستان کے لئے مختص بھی کی تھی لیکن تاحال یہ معاملہ کھٹائی کا شکار ہے۔ لوگ اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے جس کرب سے گزر رہے ہیں وہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن افسوس کہ گورنمنٹ کی اس طرف ذرا بھی توجہ نہ ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں بہت زیادہ بے چینی پائی جا رہی ہے۔ یہ مسئلہ فوری طور پر اس بات کا متقاضی ہے کہ بابو صابو انٹرچینج کے قریب یا کہیں بھی اس مقصد کے لئے جگہ مختص کی جائے اور عوام کو اس مستقل پریشانی سے نجات دلائی جائے۔ حکومت کی جانب سے اس اہم مسئلے کو پس پشت ڈالنے سے لوگوں میں شدید غم وغصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے بھی اگلے ہفتے تک کے لئے مؤخر کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں محکمہ کی غفلت سے کروڑوں روپے کی انٹی فائر ایکسرے مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روز نامہ "خبریں" مورخہ 20۔ فروری2014کی خبر کے مطابق لاہور کے ہسپتالوں میں ایکسرے مشینوں کی خرابی سے مریض پریشانی کا شکار ہیں۔لاہور کے بڑے ہسپتال جناح، سروسز، جنرل، گنگارام، میوہسپتال میں کروڑوں روپے کی انتہائی حساس اینٹی فائرایکسرے مشینیں محکمہ صحت کی غفلت کے باعث عرصہ دراز سے خراب ہیں جن کی درستی کے لئے کوئی عملی اقدامات نہیں اٹھائے گئے جس کے باعث غریب اور سفید پوش مریض خوار ہو رہے ہیں اور انہیں سخت پریشانی کا سامنا ہے اور باہر سے پرائیویٹ طور پر مہنگے ایکسرے کروانے کے باعث مالی مشکلات کا شکار ہیں اور خوار ہو رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں باتھ روم میں گیا ہوا تھا اور آپ نے میری عدم موجودگی میں میری دو تحاریک التوائے کار dispose of کر دی ہیں۔میری گزارش ہے کہ مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میں نے تو دو دفعہ آپ کا نام لیا ہے اور اب dispose of کر چکا ہوں۔کل بھی آپ کی تحاریک تھیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں کل نہیں تھا۔ میری استدعا ہے کہ مجھے آج کی دونوں تحاریک التوائے کار پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں۔اس تحریک التوائے کار کا جواب سن لیں پھر اس کے بعد۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 245/14 محترمہ ثُمنیلا رُوت صاحبہ اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

ضلعی حکومت لاہور کا جانب سے انتہائی خطرناک قرار دی گئی
267 فیکٹریوں کی منتقلی کو ایک بار پھر نظر انداز کرنا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 20۔فروری 2014 کی خبر کے مطابق انتہائی خطرناک قرار دی گئی 267 فیکٹریوں کی منتقلی ایک بار پھر نظر انداز ہو گئی۔ دو سال قبل ضلعی حکومت کی جانب سے کئے جانے والے سروے میں انتہائی خطرناک قرار دی گئی 267 فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنا تھا جس کے لئے مختلف محکمہ جات کی جانب سے متعلقہ فیکٹریوں کو فائنل وارننگ کے نوٹسز جاری کئے جا چکے تھے لیکن دو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی اس حوالے سے کوئی پیشرفت نہ ہو سکی جبکہ چند روز قبل ڈی سی او کے احکامات کے بعد چند دنوں کے لئے ان فیکٹریوں کے خلاف آپریشن کیا گیا جس کے بعد چار فیکٹریوں کو سیل کر دیا گیا تھا اور بعد ازاں ان میں سے دو فیکٹریوں کو مشروط ڈی سیل کر دیا گیا۔ انٹی انکروچمنٹ مہم میں تیزی کے بعد مذکورہ بالا فیکٹریوں کے خلاف کارروائی ایک بار پھر پس پشت چلی گئی ہے۔ فیکٹریوں میں ٹیکسٹائل کی 20، کیمیکل کی 92، گارمنٹس کی 31، فوڈ کی 9، انجینئرنگ کی 72، بیکری کی 2 پیکیجز کی 7، پیپر کی 5، فرنیچر کی 3، الیکٹرانکس ورکس کی 1 اور لیدر کی 2 شامل ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس میں بھی استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار بھی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/252 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں۔ اس کے بعد میں آپ کی دونوں تحاریک التوائے کار لیتا ہوں اور میں یہ آخری دفعہ آپ کے لئے کر رہا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے پہلے کبھی اجازت لی ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلی اور آخری دفعہ۔ چودھری صاحب! میں محترمہ کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تحاریک التوائے کار کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

مال روڈ لاہور پر سر بمہر پلازے کی چیف سیکرٹری کی اجازت کے بغیر دوبارہ تعمیر جاری

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی خبر کے مطابق "چیف سیکرٹری پنجاب کی اجازت کے بغیر ہی مال روڈ پر پلازے کی تعمیر جاری،، بلڈنگ انسپکٹر طاہر حفیظ کی پشت پناہی پر قانون کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔" تفصیل کچھ یوں ہے کہ چیف سیکرٹری پنجاب کی اجازت کے بغیر صوبائی دارلحکومت کے حساس ترین مال روڈ پر پلازے کی تعمیر دھڑلے سے جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حساس ترین مال روڈ پر کسی بھی پلازے کی تعمیر سے پہلے چیف سیکرٹری سے اجازت لینا لازمی ہوتا ہے مگر اس تعمیر پر چیف سیکرٹری پنجاب کے اختیارات کو کچھ سمجھا ہی نہیں گیا اور مضبوط پشت پناہی کے باعث قانون کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بلڈنگ کو نامعلوم اہلکاروں کی جانب سے کھولا گیا اور تعمیر کو دوبارہ شروع کرانے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس بلڈنگ کے پیچھے سابق ٹی ایم او داتا ٹاؤن میر اکمل اور سابق انفورسمنٹ انسپکٹر شبیر ہیں جو کہ غیر قانونی تعمیر کے باعث داتا گنج بخش ٹاؤن کے فرض شناس افسروں نے اس پلازے کو سر بمہر کر دیا تھا بلڈنگ انسپکٹر طاہر حفیظ بھی اس انتہائی نوعیت کے غیر قانونی کام میں برابر کا شریک ہے۔ صوبائی دارلحکومت کے حساس ترین مال روڈ پر چیف سیکرٹری پنجاب کی اجازت کے بغیر پلازے کی تعمیر کی وجہ سے نہ صرف لاہور شہر بلکہ صوبہ کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس میں بھی گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔
تحریک التوائے کار نمبر 14/239 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے کہا تھا کہ تحاریک التوائے کار کے بعد۔ جی، چودھری صاحب!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگلی تحریک التوائے کار بھی میری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب باہر تھے اس لئے میں نے ان کو پہلے ٹائم دیا ہے۔ ان کے بعد آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کرنا۔

سرگودھا میں ویٹرنری ہسپتالوں کے لئے ادویات کی فراہمی کا بجٹ مختص نہ کرنے سے جانوروں میں بیماریوں کی شرح میں اضافہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" میں مورخہ 17۔ فروری 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے حکام بالا کو بھجوائی گئی فزیبلٹی رپورٹس بجٹ نہ ہونے پر مسترد کر دی گئیں۔ لائیو سٹاک کی طرف سے حکام کو رپورٹ پیش کی گئی کہ ضلع سرگودھا میں جانوروں کی تعداد کے تناسب سے ادویات اور ویکسینیشن کے لئے ایک کروڑ روپے کا اضافی بجٹ فوری درکار ہے مگر صوبائی حکام نے عمل درآمد سے معذرت کرتے ہوئے مذکورہ رپورٹ کو آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شامل کرنے کی ہدایت کی جبکہ ادویات کی کمی کی وجہ سے جانوروں میں بیماریوں کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور ویکسینیشن کا عمل انتہائی متاثر ہو کر بند ہونے کے قریب ہے۔ موجودہ صورتحال میں فارمرز انتہائی پریشان ہیں جبکہ ضلع میں وبائی بیماریاں پھیلنے کا بھی خدشہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک کے لئے مختص بجٹ گزشتہ کئی برسوں سے ناکافی ثابت ہو رہا ہے بالخصوص ویٹرنری ہسپتالوں میں ادویات کی قلت اور علاج معالجہ کی ناکافی سہولیات کے باعث ضلع بھر میں مویشیوں کا جانی نقصان معمول بنتا جا رہا ہے اور گزشتہ چند ماہ کے دوران بھی مختلف تحصیلوں میں مویشیوں کی ہلاکت کے پے در پے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ اس کے باوجود صوبائی حکام اس سنجیدہ مسئلے کا

نوٹس لینے پر آمادہ نظر نہیں آتے۔ موجودہ صورتحال میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانا ناممکن نظر آ رہا ہے۔اس خبر سے ضلع بھر کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے جواب میں عرض ہے کہ بذریعہ لیٹر مورخہ 2014-03-04 ادویات کی خریداری پر لگی پابندی حکومت پنجاب نے اٹھالی ہے جس کے بعد ہسپتالوں میں استعمال کے لئے ادویات کی خریداری کے کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اس سلسلے میں جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت سرگودھا کو سال 14-2013 کے بجٹ میں مختص مبلغ چھ لاکھ روپے کی ادویات کی خریداری کے لئے ٹینڈر طلب کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے ایک چٹھی مورخہ 14-02-26 کو ارسال کر دی گئی تھی۔ بہت جلد ادویات کی خریداری کا عمل مکمل کر لیا گیا اور یہ ادویات ضلع سرگودھا کے ہسپتالوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔اس کے علاوہ ضلع بھر میں 18 لاکھ چھوٹے بڑے جانوروں میں سے 14-2013 میں اب تک جولائی تا فروری 976558 جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگائے جا چکے ہیں اور 353038 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا ہے اور مزید حفاظتی ٹیکہ جات کا کام ہنگامی بنیادوں پر جاری ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ضلع میں جانوروں میں کسی وبائی بیماری کی شکایت موصول ہوئی ہے اور نہ ہی جانوروں میں وبائی امراض پھیلنے کا کوئی خدشہ ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک ضلع سرگودھا کا عملہ دن رات مویشی پال حضرات کو تکنیکی سہولت فراہم کرنے کے لئے یونین کونسل تحصیل اور ضلع کی سطح پر ہمہ وقت موجود ہے۔اس کے علاوہ چھ تحصیلوں میں ایک ایک موبائل ویٹرنری ڈسپنسری موجود ہے اور کسی بھی بیماری کی صورت میں فوری کارروائی کے لئے تیار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/240 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

سرگودھا محکمہ صحت کا بجٹ وقت سے پہلے ختم ہونے کی وجہ سے
مراکز صحت کو ضروری اشیاء کی کمی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ

یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" (سرگودھا) مورخہ 17- فروری 2014 کی خبر کے مطابق مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے اختتام سے قبل ہی بجٹ ختم ہونے پر ضلع کے اکیاون بنیادی مراکز صحت کے لیبر رومز میں بنیادی سامان اور ادویات کی فراہمی مکمل طور پر بند ہو کر رہ گئی ہے۔ای ڈی او (ہیلتھ) نے سیکرٹری صحت پنجاب کو ارسال کردہ اپنی رپورٹ میں آگاہ کیا تھا کہ اکیاون بنیادی مراکز صحت کے لئے لیبر رومز میں سیلف کٹس برنولا، کاٹن رول، گاؤنز، کارڈ کلپ جیسی سولہ بنیادی اشیاء کی فراہمی کے لئے اضافی بجٹ ارسال کیا جائے۔بنیادی مراکز صحت پر اشیاء کی فراہمی کا بجٹ انتہائی کم رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے دشواری کا سامنا ہے۔صوبائی سیکرٹری نے رپورٹ پر عملدرآمد کی بجائے اسے فائلوں کی نذر کر دیا۔مذکورہ بنیادی مراکز صحت میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے اور عوام کو شہروں کی طرف رُخ کرنا پڑتا ہے۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادویات کی فراہمی کے لئے مختص بجٹ مقررمدت سے قبل ختم ہونا معمول بن چکا ہے مگر حکام نے چُپ سادھ رکھی ہے۔اس خبر سے سرگودھا کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ای ڈی او (ہیلتھ) سرگودھا نے سیکرٹری صحت حکومت پنجاب کو کوئی ایسی رپورٹ ارسال نہ کی ہے کہ جس میں اکیاون بنیادی مراکز صحت کے لئے اضافی بجٹ کی demand کی گئی ہو۔ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے سال میں ایک دفعہ ہی بجٹ مہیا کیا جاتا ہے۔ ضلعی حکومت صحت پورے سال میں ایک ہی مرتبہ ادویات و دیگر ضروری اشیاء کی خریداری کرتی ہے۔مالی سال 2013-14 میں محکمہ صحت سرگودھا کو ادویات کی مد میں مبلغ 4 کروڑ 59 لاکھ 72 ہزار روپے کا بجٹ دیا گیا تھا۔اس وقت تمام مراکز صحت پر بنیادی و ضروری ادویات موجود ہیں اور اسی طرح ڈسٹرکٹ سٹور میں بھی ادویات موجود ہیں۔بنیادی مراکز صحت پر کسی قسم کی ادویات کی کمی یا دشواری کا سامنا نہ ہے اور مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی جارہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار کو dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 253/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔

محکمہ فائر بریگیڈ جدید آلات سے محروم اور ملازم معاشی بحران کا شکار

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار روزنامہ "اوصاف" کی خبر کے مطابق محکمہ فائر بریگیڈ بدحال اور تجربہ کار فائر فائٹر معاشی بحران کا شکار ہیں۔ انسداد آگ کے ماہرین کو جدید تقاضوں کے مطابق آلات، گاڑیاں اور آگ پر قابو پانے کا سامان فراہم کیا جائے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ فائر بریگیڈ ایک ایسا حساس ادارہ ہے جو اندرونی طور پر انسانی جان و مال اور املاک کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ مگر اس محکمہ پر عدم توجہ کے باعث یہ محکمہ خود بدحالی کا شکار ہو چکا ہے۔ سہولتیں نہ ہونے کے باعث کئی دہائیوں سے قائم ہونے والا محکمہ اپنی افادیت کھو رہا ہے اور اس میں کام کرنے والے تجربہ کار فائر فائٹر ترقی اور حوصلہ افزائی نہ ہونے کے باعث معاشی بدحالی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تجربہ کار اور انسداد آگ کے ماہرین کو جدید تقاضوں کے مطابق آلات، گاڑیاں اور آگ بجھانے کا سامان فراہم کیا جائے اور آگ پر قابو پانے کے طریقوں کو روشناس کرانے کے لئے تعلیمی اداروں میں سپیشل لیکچر اور شہریوں کو آگہی کے لئے ورکشاپس منعقد کی جائیں۔ نیز پلازوں کے نقشہ جات آگ بجھانے کے مروجہ قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے منظور کئے جائیں اور اس پر سختی سے عمل بھی کرایا جائے۔ لاہور کی آبادی جب پچاس لاکھ کے قریب تھی تو اس وقت یہاں 13 فائر سٹیشن اور آگ بجھانے کے لئے پانی کی 13 گاڑیوں کے علاوہ 250 کا عملہ تھا۔ اب 1122 کے قیام کے بعد اس محکمہ کی افادیت کو کم کرنے کی کوشش کی گئی مگر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت کام کرنے والے فائر فائٹروں نے اپنے فن، تجربہ اور مہارت کی بناء پر اپنی مخصوص افادیت کو قائم رکھا ہے۔ ماضی میں شہر کے بڑے پلازوں، پیس، گلبرگ، بھنڈارہ سنٹر، اچھرہ، الفتح سٹور اور ایچ کریم بخش گلبرگ میں لگنے والی بڑی آگ کو محکمہ کے فائر فائٹروں نے اپنی جانوں پر کھیل کر قابو پایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اچانک اور شارٹ سرکٹ کے باعث لگنے والی آگ سے جانی نقصان کے کم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جبکہ سپیشل مقاصد کے لئے لگائی جانے والی آگ میں ایسے کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں جس کے باعث جانی نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ 1122 کے ملازمین اپنے ڈی جی ڈاکٹر رضوان احمد کی قیادت میں بہترین پرفارمنس کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایل ڈی اے پلازہ میں لگنے والی آگ پر قابو پانے کے لئے دونوں محکموں کے ملازمین نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ شہر میں قائم ہونے والے بڑے پلازے آگ لگنے کے حوالے سے "danger zone" ہیں کیونکہ اگر ان پلازوں میں کسی وجہ

سے آگ لگ جائے تو اسے بجھانے کے کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ان پلازوں کی تعمیر سے قبل ان کے نقشے اُس وقت تک پاس نہ کئے جائیں جب تک وہاں آگ بجھانے کے حوالے سے کوئی تدبیری حربہ استعمال نہ کیا گیا ہو۔ تعمیر ہونے والے پلازوں میں فائر سلنڈر نصب کئے جائیں تاکہ ان کی مدد سے فوری طور پر تھوڑی آگ پر قابو پایا جا سکے۔ پلازوں کے مالکان کو چاہئے کہ وہ اپنے گارڈوں کے ساتھ فائر فائٹر بھی بھرتی کریں۔ مزید برآں فائر بریگیڈ کے عملے کو ٹینکی والے ہیلی کاپٹر دیئے جائیں تاکہ وہ چھت سے پانی پھینک کر آگ پر قابو پا سکیں۔ ملازمین کو رسک الاؤنس دیا جائے اور 1122 کے فائر فائٹروں کے مطابق بنیادی پے سکیل۔11 بھی دیا جائے اور ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کیا جائے تاکہ وہ ذہنی اور جسمانی قوت کے ساتھ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔ محکمہ فائر بریگیڈ میں پائے جانے والے معاشی بحران، سٹاف کو جدید آلات کی کمی اور ان کو ان کے کام کے مطابق مناسب پے سکیل نہ دیئے جانے کی وجہ سے فائر بریگیڈ کے ملازمین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 257/14 ڈاکٹر مراد راس اور جناب احمد خان بھچر صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! ڈاکٹر مراد راس اور جناب احمد خان بھچر مجھے بتا کر گئے ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین کی ہے۔ وہ ملک سے باہر ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 273/14 محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

لاہور کی ڈسپنسروں اور بنیادی دیہی مراکز صحت میں ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 23۔روری2014 کی خبر کے مطابق شہر بھر کے بنیادی و دیہی مراکز صحت اور ڈسپنسریوں پر گزشتہ چھ مہینوں سے مریضوں کے لئے ادویات بالکل ناپید ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے مریض بروقت علاج معالجہ سے محروم ہیں۔ جبکہ ای ڈی او (ہیلتھ) لاہور کی جانب سے چھ ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ڈسپنسریوں اور بنیادی و دیہی مراکز صحت کے لئے ادویات نہیں خریدی جا سکیں۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ چھ مہینوں سے شہر بھر کی تمام ڈسپنسریاں اور بنیادی و دیہی مراکز صحت پر مریضوں کے لئے علاج معالجہ کے لئے ہر قسم کی ادویات نایاب ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے مریض بروقت علاج سے محروم ہیں۔ ادویات میسر نہ ہونے کے باعث ڈسپنسریوں پر تعینات عملہ بھی گپیں ہانکتے ہوئے بغیر کسی کام کے پورا دن گزارنے کے بعد گھروں کو چلا جاتا ہے۔ اس وقت شہر کے مختلف علاقوں میں قائم ڈسپنسریوں پر مریضوں کا بہت زیادہ رَش رہتا ہے۔ ادویات مکمل طور پر ختم ہو چکی ہیں۔ ان سرکاری ڈسپنسریوں سے روزانہ ہزاروں مریض بغیر علاج معالجہ کے اپنے گھروں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ محکمہ صحت پنجاب سے 6کروڑ35لاکھ روپے کا سالانہ بجٹ ڈسپنسریوں بنیادی و دیہی مراکز صحت کے لئے ادویات کی خریداری کے لئے فراہم کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود شہر بھر کی ڈسپنسریوں، بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت میں ادویات بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ اس خبر سے لاہور شہر کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری درخواست ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ بہاولپور ڈویژن کے اندر چولستان تقریباً چھیاسٹھ لاکھ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے اور وہاں آبادی scattered ہے۔ وہاں کے بچے تعلیم سے محروم رہتے تھے۔ میں اس بات پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی تحسین کرتا ہوں کہ انہوں نے وہاں 75 کے قریب سکول non-formal education کے حوالے سے کھلوا دیئے۔ ان سکولوں میں اس وقت پانچ ہزار کے قریب بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان بچوں کو پڑھانے کے لئے اسی علاقے کے پڑھے لکھے نوجوانوں اور خواتین کو induct کیا گیا ہے۔ بچیوں کو تین ہزار روپے اور مردوں کو پانچ ہزار روپے تنخواہ دی جا رہی ہے لیکن یہ سارا پراجیکٹ time limited تھا جو کہ 31-مارچ2014 کو wind up ہو رہا ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں وزیراعلیٰ صاحب سے ملاقات میں بھی اُن سے گزارش کی تھی کہ یہ ایک اچھا پراجیکٹ ہے لہٰذا اس کو جاری رہنا چاہئے کیونکہ اس سے بچوں کی تعلیم ہو رہی ہے اور یہ بچے بہاولپور، رحیم یار خان یا بہاولنگر نہیں جا سکتے کیونکہ یہ غریب لوگ ہیں تو وزیراعلیٰ صاحب نے میری بات سے agree کیا اور انہوں نے اپنے ڈپٹی سیکرٹری سے کہا کہ اس معاملہ کو دیکھیں اور یہ پراجیکٹ جاری رہنا چاہئے لیکن تاحال اس حوالہ سے کوئی عملی پیشرفت نہیں ہوئی۔ میں آپ کے توسط سے یہ بات اس معزز ایوان کے اندر رکھ رہا ہوں اور آپ سے یہ التماس کروں گا کہ آپ کسی معزز وزیر کو direct کریں کہ اس حوالہ سے جو بھی پیشرفت ہے اُس سے ایوان کو آگاہ کریں۔ یہ پانچ ہزار بچوں کی تعلیم کا معاملہ ہے اور بہت اہم معاملہ ہے کیونکہ وہ غریب لوگوں کے بچے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب سے اس پر جواب لے لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

لاہور میں منعقدہ یوتھ فیسٹیول میں ہونے والی کرپشن کی انکوائری کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل یہاں پر یوتھ فیسٹیول کی activities میں کرپشن کے حوالہ سے بات ہوئی تو رانا مشہود احمد خان نے کہا کہ اُس کا آڈٹ ہوا ہے۔ میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اُس کا آڈٹ ابھی نہیں ہوا۔ پچھلے یوتھ فیسٹیول کا تو آڈٹ ہوا ہوگا۔ اس ایوان کے اندر کھڑے ہو کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف جو قائد ایوان بھی ہیں اور وہ برملا کہتے ہیں کہ ہم نے کرپشن کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن یوتھ فیسٹیول کے اندر mega corruption ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ ایک کمیٹی بنائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ یوتھ فیسٹیول لاہور شہر کے اندر ہوا ہے اور مختلف لوگ جو suppliers ہیں وہ ہمارے ساتھ بھی رابطہ کر رہے ہیں۔ میں نے کل بھی چیلنج کیا تھا اور آج میں دوبارہ چیلنج کر رہا ہوں کہ دو لاکھ track suits، دو لاکھ ٹوپیاں اور دو لاکھ lunch box ہیں۔ ایک lunch box, Rs. 55 to 60 میں پڑتا ہے اور وہ دو لاکھ lunch box 140 روپے میں supply ہوا ہے۔ دو لاکھ ٹوپیاں ہیں اور 300 روپے فی ٹوپی۔ اُردو بازار سے اچھی سے اچھی ٹوپی 60/50 روپے کی مل جاتی ہے۔ اسی طرح سے آپ آگے آئیں تو یہ اڑھائی لاکھ جھنڈیاں اور 15 روپے کی ایک جھنڈی، یہ جھنڈی 3 روپے کی بن رہی ہے اُس کا انہوں نے 15 روپے ریٹ لکھا ہوا ہے۔ لاہور میں ٹینٹ سروس کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے اُس کو کرسیوں کا آرڈر دیا گیا۔ کسی جگہ 300 روپیہ فی کرسی اور کسی جگہ ڈیڑھ سو روپیہ فی کرسی کرایہ ہے اور وہ بھی ادا نہیں کیا گیا۔ 30 لاکھ روپیہ ادا کیا گیا ہے اور ایک کروڑ روپیہ ابھی دینا ہے وہ ڈی جی سپورٹس کے پاس بار بار چکر لگا رہے ہیں اور وہ اُن کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح منڈا منڈا ڈال کر اس issue کو دفن نہیں ہونے دینا چاہئے۔ یہ پورا معزز ایوان custodian ہے اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کرپشن ختم کر دی ہے۔ شہر لاہور کے اندر ہم سب کی ناک کے نیچے اگر ہر جگہ ہر چینل کے اوپر آدھے آدھے گھنٹے اور ایک ایک گھنٹے کا یہ پورا پروگرام چلا ہے اور کسی نے اُس کا جواب نہیں دیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر آپ کو ruling دینی چاہئے اور میں رانا ثناء اللہ خان سے بھی گزارش کروں گا کہ اس کرپشن کی تحقیق ہونی چاہئے اور اصل حقائق قوم کے سامنے آنے چاہئیں کہ 37 محکمہ جات سے سپورٹس کی مد میں اربوں روپیہ کی کٹوتی کی گئی جو عوام کے خون پسینے کے ٹیکس کے پیسے تھے اُس اربوں روپیہ کو اس طرح یوتھ فیسٹیول کے نام پر منڈا منڈا ڈال کر ہم کرپشن کی نذر کر دیں گے تو میرے خیال میں یہ کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہے۔ ہم نے سب کو جواب دینا ہے یہاں بھی جواب دینا ہے

اور مرنے کے بعد بھی جواب دینا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر رانا ثناء اللہ خان صاحب کو بات کرنی چاہئے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خصوصی طور پر ایک تفصیلی خط بھی لکھوں گا۔ تمام رسیدیں اور تمام facts and figures بھی میں اُس خط کے ساتھ بھجواؤں گا اور اُن سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس پر اگر آپ written میں کچھ دینا چاہیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں اُس کو پھر ہم دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو فرمایا ہے کہ میں آج بھی اس دعویٰ کو repatriate کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے پنجاب حکومت کے پچھلے پانچ سال بھی سب کے سامنے ہیں اور اب بھی شفافیت اور میرٹ کی ایک مثال قائم کی ہے اور کسی بھی معاملہ میں جہاں کہیں بھی کوئی ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی گئی یا کوئی الزام آیا تو اُس الزام کی تحقیقات ہوئی ہیں اور ایک دو معاملات میں ایسا بھی ہوا ہے کہ جس پر ایک چینل نے پروگرام کیا اور وزیر اعلیٰ کی ذات کے اوپر براہ راست الزامات لگائے تو انہوں نے اُس کی بھی انکوائری کرائی اور بعد میں اُس کی رپورٹ سب کے سامنے آئی جس میں قطعی طور پر کوئی صداقت نہیں تھی۔ قائد حزب اختلاف نے یہ کہا ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب کو لیٹر لکھنے جا رہے ہیں۔ بالکل ہمیں اُن کا بے پناہ احترام ہے یہ لیٹر لکھیں میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جن جن points کو یہ identify کریں گے اُن کے اوپر بالکل transparent اور غیر جانبدار انکوائری کرائی جائے گی لیکن یہ میری گزارش ہے کہ انکوائری کا جو بھی رزلٹ ہو، اُس کو پھر تسلیم کیا جائے۔ پھر الزام در الزام کی روایت جو ہے اُس کو میں سمجھتا ہوں کہ ختم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کل محترم وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب تحریک انصاف کے سربراہ جناب عمران خان صاحب کے گھر تشریف لے کر گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جناب عمران خان کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے جس خوش دلی سے میاں محمد نواز شریف کو اپنے گھر میں receive کیا اور اُس کے بعد وہاں پر میٹنگ میں national issues کے حوالہ سے ایک مثبت تاثر اُبھرا اور قوم نے ایک satisfaction محسوس کی ہے۔ ہمیں political issues کے اوپر بالکل سیاست کرنی چاہئے، اپنی پارٹی کی projection بھی کرنی چاہئے اور دوسری پارٹی کی کمزوریوں کو highlight بھی کرنا چاہئے۔ اگر قائد حزب اختلاف کسی معاملہ میں انکوائری چاہتے ہیں تو میں سمجھتا

ہوں کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اُس انکوائری کو satisfaction of the Leader to the of the Opposition کرایا جائے لیکن اُس کے رزلٹ کو پھر دونوں طرف سے تسلیم کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی پارلیمانی کمیٹی بنانی ہے تو حزب اختلاف کے معزز ممبران سے بھی کسی ایک کو اُس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب نے دوسری جو بات کی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف جناب عمران خان کے ہاں گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑا اچھا gesture ہے کہ صف اول کی دونوں political parties کی leaderships میں اگر یہ ice break ہوئی ہے اور وہ آپس میں national issues پر متفق ہوئے ہیں تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ ملک کے لئے بہت بہتر ہے اور اس وقت ہمارا پورا ملک جس دہشت گردی کی آگ میں جل رہا ہے اُس کے لئے ایک بہترین حکمت عملی بنانے کے لئے ان دونوں لیڈروں کا آپس میں ملنا اور ایک دوسرے کے لئے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار اور ہمارے لیڈر نے تو یہ کہا ہے کہ اس issue پر کوئی political point scoring نہیں ہو گی۔ ہم تمام سیاستوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے ملک کے اندر امن کی بحالی کے لئے اور پاکستان کی بہتری کے لئے حکومت جو بھی اقدامات کرے گی ہم اُس کا ساتھ دیں گے اور یہ سب لوگوں نے دیکھا اور سُنا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی gesture کو آگے بڑھاتے ہوئے اور رانا ثناء اللہ خان ہمیشہ ہمارے business کو oppose کر دیتے ہیں۔ آج بھی ہماری ایک تحریک استحقاق تھی میں وہ نہیں لے کر آیا۔ چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے آج سے 4/6 ماہ پہلے ایک notification کہ تمام elected لوگ District Co-ordination Committee کے ممبر ہوں گے۔ ہمیں deprive کر دیا جاتا ہے اور وہاں پر ہارے ہوئے لوگوں کو اُس کمیٹی میں شامل کیا جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ national leaders کا آپس میں جو gesture ہے اور اُن کا آپس میں ایک interaction بھی ہوا ہے اور اگر ایک خیر سگالی اور working relationship بننے جا رہا ہے تو اس کا یہاں پنجاب کے اندر حزب اقتدار کی طرف سے ہمیں ایک مثبت جواب ملنا چاہئے اور ہمارے حزب اختلاف کے ان 30/40 لوگوں کو deprive کرنے کی بجائے، ان کو pin point کر کے ذلیل ور سوا کرنے کی بجائے اور انہی کے اضلاع کے اندر ان سے ہارے ہوئے لوگوں کو ڈی سی صاحب، کمشنر صاحب اور ڈی آئی جی صاحب اپنی میٹنگوں میں بلائیں اور اُن کے ذریعے سے ان کے حلقوں کے اندر جا کر ساری activities

جاری رکھیں تو ان کو بھی اپنے اس رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور being a member of the Assembly ہمارا جو استحقاق breach ہو رہا ہے رانا ثناء اللہ خان کو اُس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک دو issues تھے، فنڈز اور DCC کے issues تھے۔ محترم قائد حزب اختلاف نے DCC کمیٹی کا ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ ایک دو issues اور تھے۔ میں نے انہیں suggest کیا تھا کہ آپ وقت نکالیں، آپ کی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی ایک میٹنگ ہونی چاہئے جس میں اس قسم کے issues پر face to face discussion ہو جائے کیونکہ اس کے ہمیشہ اچھے نتائج نکلے ہیں اور اچھا نتیجہ ہی نکلے گا۔ اس کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی میری یہ بات ہوئی تھی تو پھر جس دن میٹنگ کا اہتمام کیا گیا اس دن وزیر اعلیٰ سے میری بات ہوئی تھی وہ یہی بات تھی کہ اپوزیشن کی تینوں جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز آپ سے ملیں گے اور قائد حزب اختلاف بھی ملیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت شاید کوئی پارٹی پالیسی آڑے تھی تو اس دن قائد حزب اختلاف نے اس بات کو مناسب نہیں سمجھا اور یہ اس دن میٹنگ میں نہیں آئے جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کے دونوں پارلیمانی لیڈرز کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات ہوئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ کل کے event کو پوری قوم نے سراہا ہے اور قائد حزب اختلاف کے لئے شاید اب یہ ممکن ہے تو یہ دوبارہ اس بات پر غور کر لیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف اگر آپس میں مل بیٹھیں تو ان معاملات کو بڑی آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان اگر خود جناب عمران خان کے گھر چلے گئے ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ اس issue پر ان کی پولیٹیکل پارٹی جو ایک stakeholder ہے اور خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت ہے ان کو onboard لینا ضروری ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں ایوان میں آتے ہیں اور وہ اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بطور ایم پی اے ہم کوئی فنڈز نہیں مانگ رہے۔ یہ issues ہیں ان پر یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی پہلی تقریر جس میں وہ قائد ایوان منتخب ہوئے تھے اس میں کہا تھا کہ میں خود اپوزیشن کے پاس چل کر جاؤں گا۔ انہوں نے repeatedly دو

دفعہ کہا تھا اور ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہمیں ملاقات برائے ملاقات کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن جہاں تک ہمارے استحقاق کا معاملہ ہے تو وہ مجروح ہو رہا ہے۔ اس میں اگر وزیر اعلیٰ پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے دوران ملنا چاہیں گے تو اس میں ہمیں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہم اس پر بھی اپنی میٹنگ کر کے بات کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 332 میاں مناظر حسین رانجھا صاحب کا ہے، وہ اسے proceed نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 463 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

لاہور: جوہر ٹاؤن میں آٹھ افراد کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بحوالہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 2014-02-19/18 کیا یہ درست ہے کہ لاہور جوہر ٹاؤن میں ایک ہی خاندان کے آٹھ افراد بیدردی سے قتل کر دیئے گئے؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) اس میں یہ معاملہ میڈیا کے ذریعے بھی کافی highlight ہوا ہے اور اس معاملہ کا سب کو پتا ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک اور دردناک واقعہ ہے کہ گھر کے ہی ایک فرد نذیر احمد جو اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔ اب تک کی جو تفتیش ہے، جو واقعات ہیں، موقع سے جو evidence collect ہوئی ہے، اس کی ایک handwriting بھی وہاں سے for investigation purpose میسر آئی تھی اور ایک آلہ قتل بھی وہاں پر تھا۔ وہاں ہلاک

ہونے والوں میں بچے، خواتین اور مرد شامل تھے۔ان سب کے سر پر ہتھوڑے کے وار کر کے ہلاک کیا گیا۔اس سے پہلے انہیں کھانے میں زہر دیا گیا اور جب وہ بے ہوش ہو گئے تو اس کے بعد متوفی نذیر احمد نے سارا واقعہ کیا اور اس کے بعد خود زہر پی کر ہلاک ہوا۔یہ بات تقریباً scientific evidence کے ذریعے ثابت ہو چکی ہے کہ نذیر احمد ہی اپنے اہل خانہ کا قاتل تھا اور قتل کرنے کے بعد اس نے خُودکشی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے۔اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 481 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

گجرات: لالہ موسیٰ میں چھ سالہ بچے کے اغواء اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ یکم مارچ 2014 "دنیا نیوز" ٹی وی چینل کی خبر کے مطابق لالہ موسیٰ گجرات میں ایک 6 سالہ بچے کو 50 لاکھ تاوان کے لئے اغواء کر کے قتل کر دیا گیا؟

(ب) اس کیس کی مکمل صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

(الف وب) یہ درست ہے۔یہ واقعہ ہوا اور چھ سالہ بچے مرتضیٰ کو تاوان کے لئے اغواء کیا گیا اور اس کے بعد پہچانے یا پکڑے جانے کے خوف سے اس بچے کو بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔اس میں ملزمان عبداللہ اور علی رضا نامی اشخاص ہیں۔ان دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور انہوں نے اپنا جرم تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ جو دیگر evidences and circumstances ہیں انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ دونوں ملزمان ہیں جو جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے پاس ہیں اور زیر تفتیش ہیں۔اس مقدمہ کو یکسو کر کے انشاء اللہ چالان عدالت میں with in a weak time پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب بھی آ گیا ہے اس لئے یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھ سے کل میرے ایک معزز ممبر ساتھی نے بات کی تھی کہ ہمارے ایم پی ایز بڑے مظلوم ہوتے ہیں۔ اس پر بڑا اعتراض کیا گیا تھا۔ میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ میرے خیال میں ہمارا ایم پی اے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لوٹ مار کر گیا، اتنی کرپشن کر گیا اور لاکھوں روپے وہ حکومت سے لے رہا ہے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارا وہ بے چارہ ایم پی اے قطعاً ایسا نہیں تھا۔ وہ بے چارہ تو اصل میں ہی مظلوم ہے۔ جناب! ایک ایم پی اے وہ ہوتا ہے جو اپنے گھر سے نکلتا ہے، کافی پیسے خرچ کرتا ہے اور اس مقام پر آتا ہے، اس floor پر آتا ہے تاکہ وہ عوام کی خدمت کر سکے۔ میں خود تو ایک اچھے گھرانے سے ہوں مجھے شاید اس چیز سے فرق نہیں پڑتا لیکن میرے بہت سے ایسے colleagues ہیں جو کہ ایک average family سے یا middle class family سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں یہ سوچنا چاہئے۔ کیا یہ ایوان صرف امیر لوگوں کے لئے ہے یا یہ ایوان ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو کہ different social classes سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو یہاں represent کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! یہاں پر میڈیا کے بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ چاہوں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ ہمارے یہاں کے ممبران کی دس ہزار روپے تنخواہ ہے، صرف دس ہزار روپے تنخواہ ہی نہیں ہے میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہر طرح کا الاؤنس ڈال کر انہیں کل 42 ہزار روپے ملتے ہیں۔ وہ اس 42 ہزار روپے میں کس طرح سے گزارا کرتے ہوں گے؟ یہ سب سوچ ہی سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارے کئی ممبران یہاں پر رہائش نہ ہونے کی وجہ سے آ نہیں سکتے کیونکہ یہاں پر ہاسٹل میں کمرے نہیں ہیں کہ وہ یہاں آ کر ہاسٹل میں ٹھہر سکیں۔ اس کے علاوہ حکومت ان کو ایک دن رہنے کے لئے صرف 15 سو روپیہ دیتی ہے جو اتنا کم ہے کہ ان پیسوں میں میرے خیال میں ریلوے سٹیشن کے قریب کسی چھوٹے سے ہوٹل میں مشکل سے کمرہ ملے گا۔ کیا یہ ہمارے ایم پی اے کا استحقاق ہے، اگر وہ مظلوم نہیں تو کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صرف یہی نہیں میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہمارے جن بے چارے معزز ممبران کو کمرے مل جاتے ہیں ان سے lump sum 18 ہزار روپے لئے جاتے ہیں تو وہ بقیہ 24 ہزار روپے میں کیا حلقہ چلائیں گے، کیا عوام کی خدمت کریں گے، کیا چیز deliver کریں گے جس کے لئے وہ

آئے ہیں؟ میں یہاں پر اپنے معزز colleagues سے مذاق کرنے نہیں آیا بلکہ میں وہ حقیقت بیان کرنے آیا ہوں کہ یہاں یہ سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ میرے معزز colleague including me corrupt ہیں تو ہم corrupt نہیں ہیں۔ ہم لوگ صرف ستم ظریف اور حالات کے مارے ہوئے ہیں کہ ہمارے ایوان کے لیڈر ہم پر نظر کرم نہیں کرتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ سے کہوں گا کہ میں نے جو مسئلہ آپ کو دیا تھا اس لئے نہیں دیا تھا کہ وہ میرے ذاتی مفاد کا تھا بلکہ وہ اس پورے ایوان کے مفاد کا تھا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے کئی ایسے بہن اور بھائی ہیں شاید جن کو بولنے کی اجازت نہیں کہ وہ اپنے حق میں آواز اٹھا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہاں سب کو بولنے کی اجازت ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! بات اتنی ہے کہ اگر ہم اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے تین ساڑھے تین سو لوگ اگر اپنے استحقاق کا تحفظ نہیں کر سکتے اور اپنے لئے آواز نہیں اٹھا سکتے تو پھر اپنی دس کڑور عوام کی کیا آواز اٹھائیں گے اور ہم ان کے استحقاق کے لئے کیا لڑائی کریں گے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب بندہ خود کسی قابل نہیں ہے تو پھر اس نے کسی کی کیا خدمت کرنی ہے؟ اس کے علاوہ میں جو بات کر رہا تھا کہ Rules of Procedure کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ اس طرح ممبر منتخب ہو کر آئے گا۔ یہاں آکر یہ یہ procedures follow ہوں گے۔ اس طرح سے اپوزیشن لیڈر، لیڈر آف دی ہاؤس ہوں گے اور آپ ہوں گے۔ آپ ہم سب کو lead کریں گے، آپ اس ایوان کے Head ہوں گے اور ہم سب نے آپ کے حکم کو ماننا ہے اور تعمیل کرنی ہے۔ اسی طرح یہ کتاب یہ بھی بتاتی ہے کہ جو قانون میں نے آپ کو بتایا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ ایک کام کریں۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ اس اجلاس کے بعد آپ آجائیں اس پر ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات complete ہو لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! مجھے پتا ہے آپ مجھے rules کے بھی حوالے دینے لگ گئے ہیں۔ آپ اجلاس کے بعد آجائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ مجھے rule پڑھنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب!آپ نے کل یہ پڑھ دیا تھا۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ چیمبر میں تشریف لائیں، لاء منسٹر صاحب بھی ہوں گے تو اس پر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے جو ممبران کو تنخواہ اور الاؤنسز ملتے ہیں وہ privilege act اس ایوان سے pass کیا ہوا ہے۔ اگر ان کو اعتراض ہے کہ وہ کم ہے تو یہ اس پر amendment move کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بیس بیس منٹ کی تقریر کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! بالکل ٹھیک ہے۔ فتیانہ صاحب!آپ چیمبر میں آ جائیں وہاں بات کریں گے۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر صحت خواجہ سلمان رفیق صاحب یہاں پر موجود ہیں وہ آکر nurses کے احتجاج کے حوالے سے بات کریں۔ میں نے فتیانہ صاحب آپ کو floor دیا ہے اور آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ میرے چیمبر میں آ جائیں اپوزیشن لیڈر صاحب کو بھی بلا لیتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے کل بھی اس پر بات کی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! بالکل کل آپ نے بات کی تھی۔ سپیکر صاحب اور میں بھی کل یہاں پر موجود تھا ہم نے آپ کی بات سن لی تھی۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والی ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے باوجود ریگولر نہ کرنا

(۔۔۔جاری)

مشیر صحت برائے وزیر اعلیٰ (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس معزز ایوان کو اعتماد میں لوں۔ ہماری جو بچیاں اس وقت سڑک پر موجود ہیں میں ان کے بارے میں بتانا چاہوں گا کہ اس issue پر ہم تقریباً پچھلے تین ہفتوں سے working کر رہے ہیں۔ ینگ نرسنگ ایسوسی ایشن اور پنجاب نرسنگ ایسوسی ایشن کے تمام نمائندگان کے ساتھ ہم نے detail meetings کی ہیں اس میں، میں خود اور پارلیمانی سیکرٹری عمران نذیر صاحب بھی بیٹھتے

رہے، سیکرٹری ہیلتھ، ڈی جی ہیلتھ، ڈی جی نرسنگ اور ہمارے باقی لوگ بھی اس میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ میں اس issues کو تفصیل کے ساتھ بتانا چاہوں گا تاکہ یہ تمام معزز بہنوں اور بھائیوں کے علم میں آ جائے۔ ہمارے پاس چار categories میں بچیاں کام کر رہی ہیں۔ایک category جو کہ ریگولر نرسز کی ہے ان کے اپنے issues تھے۔ان کے issues ان کی promotion کے حوالے سے تھے کیونکہ گزشتہ چودہ پندرہ سال سے ان کی promotion نہیں ہوئی تھی۔ ہم نے ان کے ساتھ بیٹھ کر detail discussion کی ہے۔چار نرسوں نے جب گریڈ۔16 سے گریڈ۔17 میں جانا ہے اور جب وہ head nurse بنیں گی تو اس کے لئے ہماری ان سے باتیں طے ہو گئی تھیں کہ ہمارے پاس سسٹم میں 250 سیٹیں موجود ہیں، ہم اسی مہینے کے آخر میں ڈی پی سی کر رہے ہیں لیکن یہ ناکافی تھیں۔ ہم نے محکمہ خزانہ سے بات کی، اپنے سسٹم کو دیکھا اور ہم اس میں انشاء اللہ کئی گنا اضافہ کر رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ چھ سے آٹھ ماہ میں 20 اور 21 سال سے جو بچیاں ایک ہی گریڈ میں کام کر رہی ہیں ان سب کو promote کر دیں گے۔ ایک ان کا issue تھا کہ ان کو جو allowances ملتے تھے ان کے dress allowance، ان کے mess allowance، اس میں maternity یا چھٹی پر جانے کی صورت میں جو کٹوتی ہوتی تھی۔ ہم نے ان کی اس بات کو تسلیم کیا، اس سے اتفاق کیا ہے اور ہم اس کو بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے مل کر انشاء اللہ notify کروا دیں گے۔ اس کے بعد جن جگہوں یا ہوسٹلز میں وہ بچیاں رہائش پذیر تھیں اور جن سکولز میں پڑھ رہی تھیں ان کے حوالے سے ان کی resolution تھی کہ وہاں پر ماحول کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

(اذان ظہر)

جن سکولز میں وہ بچیاں پڑھ رہی ان کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے اس کو ok کیا اور وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے اور تقریباً دس کروڑ سے زائد رقم مختص کی ہے۔ تو انشاء اللہ اس سال ہم ان کی رہائش اور سکولز کو بہتر کریں گے۔ ایک ان کی ڈیمانڈ تھی کہ جب ہم پوسٹ گریجویشن کرتی ہیں تو اس میں ہم کو اعزازیہ ملنا چاہیئے۔ ہم نے کچھ عرصہ پہلے ڈاکٹرز کو ایف سی پی ایس جتنی بھی scholarships ہیں ان کو اعزازیہ دیا تھا اور پانچ ہزار اعزازیہ ان کو دینا شروع کر دیا ہے۔ ہم نے اس سے بھی اتفاق کیا اور کہا ہے کہ ایک recommendation ہم HEC کو بھیجیں گے جب HEC اس کو wet کر دے تو ہم آپ کو دینا شروع کر دیں گے۔ ریگولر بیٹیاں جو ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں یہ ان کے مطالبات تھے۔contract mod پر ہمارے ساتھ آٹھ سو سے زائد بچیاں کام کر رہی ہیں۔contract mod

میں ہم ان کو ریگولر کر سکتے تھے۔ ہم نے ان کی اس بات سے اتفاق کیا اور وہ سمری ہم نے move کر دی ہے اور وہ بچیاں بھی انشاء اللہ ریگولر ہو جائیں گی۔ ایڈہاک میں دو طرح کی بیٹیاں ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ ایک بچیاں وہ ہیں جو ہمارے سرکاری اداروں سے پڑھتی ہیں۔ ان کو ہم bonded nurse کہتے ہیں وہ ہمیں bond دیتی ہیں اور اس بات کو ensure کرتی ہیں کہ وہ سرکاری اداروں اور سرکاری ہسپتالوں میں کام کریں گی۔ اس کے ساتھ جب فرسٹ ائیر، سیکنڈ ائیر، تھرڈ ائیر میں پڑھتی ہیں تو وہ پڑھ بھی رہی ہوتی ہیں اور ہسپتال میں آکر خدمت بھی کر رہی ہوتی ہیں۔ So service rule کے تحت ہم ان بچیوں کو job دے سکتے تھے مگر 180 بچیاں ایسی بھی ہمارے سسٹم میں آ گئی ہیں جن میں سے کسی کو دو سال پہلے اور کسی کو تین سال پہلے بھرتی کیا گیا ان لوگوں کے خلاف ہم کارروائی کر رہے ہیں۔ ایڈہاک mod میں جب آپ کسی کی تعیناتی کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ regular job نہیں ہوتی۔ پبلک سروس کمیشن سے جو ڈاکٹرز ہوں، پیرامیڈکس ہوں، نرسز ہوں۔ وہ جب بھی آتی ہیں تو ان کو replace کر لیتی ہیں۔ 266 ایڈہاک بچیوں کو re appoint کیا جا رہا تھا بات صرف 180 بچیوں کی تھی اور اس کی ایک اور وجہ تھی کہ ہماری ایک بیٹی پچھلے سال ہائیکورٹ میں چلی گئی تھی اور فاضل عدالت نے محکمہ صحت کے موقف سے اتفاق کیا اور ان کی اپیل کو خارج کر دیا تھا۔ میں بات کو short کرتا ہوں کہ پرسوں رات ہم ان سے مذاکرات میں تھے ظاہر ہے جب بیٹیاں سڑکوں پر بیٹھی ہوں جس طرح کہ ہم تمام لوگوں کی جو feelings ہیں کہ بچیوں کو سڑک پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ہم پرسوں رات نو بجے ان کے پاس گئے تھے۔ سیکرٹری ہیلتھ، ڈی جی ہیلتھ، ڈی جی نرسنگ بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ ہم نے صبح ساڑھے پانچ بجے تک تقریباً آٹھ نو گھنٹے ان کے ساتھ مذاکرات کئے اور کوئی دو گھنٹے سڑک پر ان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ پھر ہم نے YNA سے مذاکرات کئے اور ان بچیوں سے مذاکرات کئے۔ ان کو ہم نے سمجھانے کی پوری کوشش کی اور پھر ہم نے ان کو یہ بھی کہا کہ جن کا ایڈہاک ختم ہوا تھا ان کو کہا گیا تھا کہ آپ تمام بچیاں continue کریں۔ پہلی بات ہے کہ کسی بچی یا کسی نرس کو terminate نہیں کیا گیا۔ 28۔ فروری تک ہم سب کو تنخواہ دے رہے تھے مگر پرسوں رات ہم نے ان کو یہ ensure کیا کہ آپ واپس جا کر اپنی ڈیوٹیاں کریں۔ آپ continue کریں آپ کو تنخواہ ملے گی۔ ہم نے 1450 بچیوں کی requisition پبلک سروس کمیشن میں بھیج دی ہے۔ ہمارے پاس تین ہزار کی capacity موجود ہے اور یہ بچیاں ستائیس یا اٹھائیس سو ہیں جن میں سے 2600 وہ ہیں جو سرکاری سکولوں سے پڑھی ہوئی ہیں اور 180 بچیاں وہ ہیں جو پرائیویٹ اداروں سے پڑھی ہوئی ہیں۔ ہم نے ان کو ایک اور favor بھی دی

کہ پبلک سروس کمیشن میں جب آپ کا interview ہوگا تو آپ کو experience کے نمبر بھی ملیں گے۔ہزاروں کی تعداد سے جو بچیاں اداروں سے پڑھی ہوئی ہیں۔ظاہر ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ وہ سسٹم میں آئیں اور ان کو بھی نوکری دینا حکومت کا حق ہے۔1450 کی requisition میں نے بھیج دی ہے اور تین سے چار ماہ کے بعد جونہی یہ سسٹم مکمل ہوگا پندرہ سو، ساڑھے پندرہ سو بچیوں کی requisition اور بھیج دیں گے اور یہ سلسلہ صرف تین ہزار پر ختم نہیں ہوگا جب چھ سے آٹھ ماہ میں گریڈ-16 سے ریڈ-17 میں ہماری بچیاں promote ہوں گی تو کئی سو اسامیاں اور خالی ہو جائیں گی۔میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن ایک constitutional body ہے۔ہم اس کو overrule نہیں کر سکتے ہم adhocism کو وقت کے ساتھ ساتھ ختم کر رہے ہیں کہ بچیاں اور بچے قابلیت کی بنیاد پر، مقابلے کی بنیاد پر اور میرٹ کی بنیاد پر پبلک سروس کمیشن سے آئیں۔ہم نے ان بچیوں کو واضح favour دی ہے کہ آپ نے جو experience حاصل کیا اور جو ہمارے مریضوں کی خدمت کی اس کے نمبر آپ کو پبلک سروس کمیشن سے ملیں گے۔یہ تمام بچیوں کی ایک اکثریت ہے اور ان کی کثیر تعداد ہے یہ دوبارہ پبلک سروس کمیشن سے regular بنیاد پر واپس آ جائیں گی۔ان کی اسامیاں تین ہزار ہیں لیکن promotion کے بعد یہ چار ہزار تک بھی جا سکتی ہیں۔کل رات بھی ڈی جی صاحب اور ڈی جی نرسنگ صاحبہ ان بچیوں کے پاس گئے تھے۔ان میں سے آدھی بچیوں نے withdraw کیا اور rejoin بھی کر لیا ہے۔اب وہ بچیاں کہہ رہی ہیں کہ adhoc کو regular کریں۔اس میں مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ اس کا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔محکمہ صحت میں صرف بچیاں cadres پر کام نہیں کر رہی ہیں بلکہ اس کے علاوہ ہمارے پاس ڈاکٹروں کے cadres ہیں وہ بھی adhoc پر کام کر رہے ہیں۔یہ اس وقت تک کام کرتے ہیں جب تک پبلک سروس کمیشن سے کوئی مستقل ڈاکٹر ان کی جگہ پر آ کر نہیں لگ جاتا۔یہی صورتحال paramedics کی ہے۔محکمہ صحت میں ہزاروں کی تعداد میں adhoc پر لوگ موجود ہیں اور پنجاب کے مختلف محکموں میں بھی adhoc پر لوگ موجود ہیں۔ہم صرف چند بچیوں کے لئے پورے قانون اور service rules کو تبدیل نہیں کر سکتے۔بنیادی طور پر بھی یہ اُس بچی کا right ہے جس نے ڈپلومہ کیا یا ڈگری حاصل کی ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں جو گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں س لئے اگر open competition میں یہ بچیاں دوبارہ آ جائیں گی تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی بچی کو terminate نہیں کیا گیا۔یہ پچاس، سو یا ڈیڑھ سو بچیاں جو اس وقت سڑک پر بیٹھی ہیں یہ سب job میں ہیں۔ان کو continue کرنے

کے لئے کہہ دیا گیا ہے لیکن جب پبلک سروس کمیشن سے انہی میں سے کوئی بچی آ جائے گی تو اس کو replace کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

صوبہ میں جگر کی بیماری کا وسیع پیمانے پر علاج کا مطالبہ

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر محکمہ صحت سے متعلق ہے یہاں پر وزیر اعلیٰ کے مشیر موجود ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ جگر کے transplant کا ہمارے صوبہ اور ملک میں علاج تو ضرور ہو رہا ہے لیکن یہ علاج بڑے تھوڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔اس وقت یہ بیماری بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ کے مشیر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جگر کے علاج کے لئے مریضوں کو اپنے ہمسایہ ممالک انڈیا یا چائنا جانا پڑتا ہے اس لئے علاج کی سہولتوں کو بہتر کرنے کے لئے، لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کے لئے اور جو لوگ affordable نہیں ہیں ان کو زیادہ facilitate کرنے کے لئے پاکستان اور پنجاب میں زیادہ سے زیادہ سہولت فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

مشیر برائے وزیر اعلیٰ(خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پنجاب میں شیخ زید ہسپتال واحد پبلک سیکٹر ہے جہاں پر ہم نے liver transplant شروع کیا تھا اور وہ facility الشفاء اور اس کے بعد پنجاب میں ہے۔liver transplant کو یا کسی بھی speciality کو خاص طور پر جو organ transplant ہے اس کو establish کرنے کے لئے جو human resource چاہئے وہ ہوتا ہے، جو ٹریننگ چاہئے وہ ہوتی ہے اور جو expertise چاہئیں وہ ہوتی ہیں مگر اس کے لئے تھوڑا وقت لگتا ہے۔ابھی بھی ہمارا "اپالو" کے ساتھ contract ہے ہمارے اپنے لوگوں کی capacity building ہو رہی ہے۔ ہم بچوں کے liver transplant پر بھی شروعات کر رہے ہیں اس کی منظوری وزیر اعلیٰ صاحب نے دی ہے لیکن اس کو بھی چلڈرن ہسپتال میں شروع کرتے ہوئے چھ سے آٹھ ماہ لگیں گے۔اس میں سرجن ہیں، نرسنگ کی ٹریننگ ہے اور ڈاکٹروں کی ٹریننگ ہے۔ محکمہ صحت اور حکومت پنجاب organs transplant پر کام کر رہی ہے۔اس کے علاوہ heart transplant جو پاکستان میں نہیں ہے اس پر

ہم نے ملتان انسٹیٹیوٹ میں ابھی discussion کی ہے اور اس پر بھی پیشرفت کر رہے ہیں۔ ہم جو پنجاب میں organ transplant ہے اس کی specialty کو بہتر سے بہتر کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون محمد نواز شریف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی ملتان مصدرہ 2014

MR ACTING SPEAKER: Now, We Government Business. Minister for Law to introduce Muhammad Nawaz Shareef University of Engineering and Technology Multan Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I introduce Muhammad Nawaz Shareef University of Engineering and Technology Multan Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: Muhammad Nawaz Shareef University of Engineering and Technology Multan Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب مصدرہ 2014

MR ACTING SPEAKER: Now, Minister for Law to introduce the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Labor and Human Resource for report within one month.

مسودہ قانون تولیدی، دوران حمل، نومولود و بچگان صحت اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2014

MR ACTING SPEAKER: Now the Punjab Reproductive, Maternal, Neo-Natal and Child Health Authority Bill 2014. Minister for Law to introduce the Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health Authority Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health Authority Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health Authority Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Health for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ مصدرہ 2014

MR ACTING SPEAKER: Now, the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014. Minister for Law to introduce the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and its refer to the Standing Committee on Health for Report within one month.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2014

(۔۔۔جاری)

MR ACTING SPEAKER: Now, we resume Clause by Clause consideration of the Bill Development of Cities Amendment Bill 2014. Consideration of the Bill up to Clause 9 was completed on 12th March 2014. Now, we take up Clause 10.

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR. ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Development of Cities (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Development of Cities (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Development of Cities (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی مصدرہ2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it, the amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rashseed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhachar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Mr Shahabuddin Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Mr Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas

Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mr Ahmad Shah khagga, Mrs Baasima Chaudhary. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: I move:

> "That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2014."

MR. ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2014."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، oppose ہوا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جو بل لایا گیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ تعلیم کو promote کرنے کے لئے بہت اچھا step ہے کیونکہ تعلیم ہماری پہلی ترجیح ہے اور اگر ہم اپنی قوم کو اس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں تو تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے ہماری قوم ترقی کر سکتی ہے لیکن اس بل میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو کہ قابل غور ہیں اور انہیں دیکھنا چاہئے اسی لئے ہم یہ recommendations دے رہے ہیں کہ اسے public opinion کے لئے elicit کیا جائے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ سیکٹر کی یونیورسٹی ہے جسے ہم چارٹر دینے جا رہے ہیں۔ اس میں دیکھنا یہ ہے کہ جب ہم پرائیویٹ سیکٹر کو چارٹر دے دیں گے تو کیا ہم ان پر کوئی چیک اینڈ بیلنس بھی رکھ رہے ہیں کیونکہ عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ جب پرائیویٹ سیکٹر کے ادارے حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہوتے ان کا فیس سٹرکچر ان کے اساتذہ کی تنخواہیں اور نہ ہی والدین کے مسائل حکومت کے کنٹرول میں ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بہت اچھا قدم حکومت پنجاب کی طرف سے 2012 میں ایک ایجوکیشن کمیشن کی تشکیل دینے کے لئے ایک

recommendationدی گئی تھی جسےpublic opinion elicitکرنے کے لئےاخبارات میں بھی مشتہر کیا گیا تھا۔یہ ایک اچھا قدم تھا جس کی وجہ سے پرائیویٹ سیکٹر کے اداروں پر حکومت کا کوئی چیک اینڈ بیلنس رہتا مگر 2012فروری تک ان کی تجاویز مانگی گئی تھیں جس پر لاکھوں لوگوں نے اپنی تجاویز بھی دی تھیں اورin putآیا تھا لیکن اس کے اوپر کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایجوکیشن کمیشن جو کہ recommendکیا گیا تھا، اس کے بنانے کے بعد اگر پرائیویٹ سیکٹر کی یونیورسٹیوں اور اداروں کو چارٹر دیں تو یہ ایک بہتر قدم ہوگا۔اس کے علاوہ اس بل میں ایک دو چیزیں قابل غور ہیں جن میں پہلے نمبر پر یہ ہے کہ اس کے اندر انہوں نے جو basic science subjects introduceکروائے ہیں ان میں فزکس، کیمسٹری اور ریاضی ہے جبکہ بیالوجی بھی ایک بہت اہم subjectہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی demandبھی بہت زیادہ ہے۔اس یونیورسٹی کے پاس پہلے ہی دو functional campusموجود ہیں اور وہاں پر بیالوجی کی اچھی ٹیچرز بھی موجود ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر اس کے اندر بیالوجی کا مضمون بھی addکر دیا جاتا تو اس سے ہم بہتر سروس فراہم کر سکتے تھے۔

جناب سپیکر!ابھی حال ہی میں 8۔مارچ کو خواتین کا دن declareکیا گیا اور اس سلسلے میں حکومت نے کچھ اچھے اقدامات کی announcementکی تھی،اس میں female representation بڑھائی گئی تھی مگر ہمیں اس بل کے اندر صرف ایک خاتون کو ڈال دینے سے وہ requirementپوری نہیں ہوتی اور عملی طور پر اس میں خواتین کی نمائندگی نظر نہیں آ رہی ہے۔ اس بل کے اندر ایک stepمزید یہ ہے کہ یہ ادارہ فوج کا ایک انسٹیٹیوشن ہے جو کہ فوج کے underآتا ہے اور فوج والوں کے جو اپنے لوگ ہوتے ہیں ان کے لئے تو بہت ساری concessionرکھی ہوتی ہیں، ان کے لئے فیس سٹرکچر میں بھی بہت concessionہوتی ہے اور انہیں دوسری مراعات بھی دی جاتی ہیں لیکن سویلین کے لئے اس بل کے اندر as suchکچھ نظر نہیں آ رہا کہ ان کے لئے بھی کوئی اس طرح کا کوٹا رکھا گیا ہے کہ جس کے تحت انہیں بھی مراعات دی جائیں گی۔یونیورسٹی کی جو آمدنی ہوگی اس میں سے سکالرشپ دو فیصد رکھا گیا ہے تو میں ایک یہ بھی recommendationدینا چاہوں گی کہ public opinionبھی لے لیا جائے اور اسے دو فیصد سے بڑھا دیا جائے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ یہ سکالرشپ ہونہار طلباء کے لئے ہوگا اور جو میرٹ پر آئے ہوں گے تو اس کے اندر غریب بچوں کے لئے بھی کوئی کوٹا نہیں رکھا گیا کہ جو deservingبھی

ہوں اور بے شک وہ اتنے ذہین نہ ہوں کہ وہ سکالرشپ کے معیار پر پہنچیں مگر ان کے لئے کوئی کوٹا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس بل میں بورڈ آف گورنرز کا جو format بنایا گیا ہے تو اس کے ایک ممبر HEC کے چیئرمین بھی ہیں اور آپ کے توسط سے یاد دہانی کروانا چاہوں گی کہ پچھلے کئی مہینوں سے بلکہ پچھلے ایک سال سے HEC کا چیئرمین تعینات نہیں کیا گیا۔ 12-02-2014 آخری تاریخ اسلام آباد ہائیکورٹ کی طرف سے دی گئی تھی کہ HEC کے چیئرمین کی تعیناتی کی جائے مگر some how حکومت نے عدالت کے حکم کو تسلیم نہیں کیا اور آج تک تعیناتی نہیں کی گئی اور یہ ایک بہت اہم قومی ادارہ ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کے چیئرمین کے بغیر a ship without a captain والا حال ہے۔ تعلیم اوّلین ترجیح ان کے کہنے کے مطابق ہے مگر اتنے اہم قومی ادارے کا چیئرمین آج تک مقرر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! آنریری ڈگری کا ذکر ہے کہ یونیورسٹی کے تحت آنریری ڈگریاں بھی دی جائیں مگر اس حوالے سے کوئی معیار نہیں بتایا گیا تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں یہ بھی addition ہونا چاہئے کہ آنریری ڈگری اسی آدمی کو دی جائے گی جس کی ایجوکیشن کی فیلڈ میں کوئی prominent service ہو۔ یہ تھوڑی سی recommendations تھیں اور میرا خیال ہے کہ اگر public opinion کے لئے اسے ہم مشتہر کریں تو ہمیں اس طرح کی اور بھی recommendations ملیں گی۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مجھے وقت دینے کا بہت شکریہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو بل آج ہم منظور کرنے جا رہے ہیں یہ حکومت کی طرف سے ایک اچھا اقدام ہے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ تعلیم ہمارا goal ہے کہ پاکستان میں ہر بچہ تعلیم یافتہ ہو اور اس قسم کے اقدام کرنے کے بعد بہت سی سہولیات بچوں کو ملیں گی اور وہ مزید آگے بڑھیں گے اور ترقی کریں گے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس بل میں کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتی ہوں اور میں یہ اس لئے چاہتی ہوں کہ اس بل کے متعلق عام عوام کو بتایا جائے، اسے elicit کیا جائے، اسے مشتہر کیا جائے تاکہ تمام لوگ اسے دیکھیں اور لوگوں کی طرف سے اچھی opinion لی جا سکیں۔ جب ہم کسی بھی قانون کو بناتے ہیں تو وہ لوگوں کے لئے بناتے ہیں، ہم اپنے لئے قانون نہیں بناتے اور قانون اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ لوگوں کو facilitate کیا جائے اور ان کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں لوگوں کی

رائے شامل کرنا بہت لازمی ہے اور مجھے اس بات کی بھی سمجھ نہیں آرہی کہ ہمارے لاء منسٹر صاحب جلدی جلدی اپنے قانون پاس کروا رہے ہیں اور عام لوگوں کی رائے کو اس میں شامل نہیں کرنا چاہ رہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور ہم اسے appreciate بھی کرتے ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم اپنے پنجاب کے لوگوں کی رائے بھی اس میں شامل کرتے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنی رائے دینا چاہتی ہوں اور اس بل کے حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ generally کوئی کوٹا مختص نہیں کیا گیا۔ ہمارے معاشرے میں کمزور طبقات بھی ہیں جس میں خواتین ہیں، سپیشل بچے ہیں اور اقلیتیں ہیں جن کے لئے اس بل میں کسی قسم کا کوئی کوٹا مختص نہیں کیا گیا کہ وہ اس یونیورسٹی میں کس طرح سے شامل ہو کر فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں کوئی فیس سٹرکچر نہیں ہے کہ کتنی فیس ہو گی کیونکہ عام طور پر اس طرح کی پرائیویٹ یونیورسٹیاں، کالجز اور سکولز اپنا ہی فیس سٹرکچر رکھتے ہیں اور مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والے بچے یا غریب بچے صرف اس لئے داخل نہیں ہو سکتے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ وہ شاید وہاں کی فیس ادا نہیں کر سکیں گے۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ یہ یونیورسٹی ایک خاص اور مخصوص طبقے کے لئے محدود ہو کر نہ رہ جائے جیسے کہ اس کی ایک Clause سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو داخلے ہوں گے، خاص طور پر اگر Clause 5 دیکھیں جس میں بڑا واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ:

Subject to reasonable restriction

اب ایک طرف تو آپ کہہ رہے ہیں کہ it will be open for all ہر ایک کے لئے یہاں پر facility ہو گی کہ ہر بچے کو یہ اجازت ہو گی کہ وہ یہاں پر داخلہ لے سکے indiscriminately نہ اس کے اوپر قوم، علاقہ اور ڈومیسائل کی کوئی تفریق نہیں کی جائے گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ subject to reasonable restriction اب یہ اپنے آپ کو ہی contradict کر رہا ہے اور اس سے ایسے لگتا ہے کہ آپ کے ذہن میں اور آپ کے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ آپ اس clause کے تحت کچھ بچوں کو اس سے محدود کر دیں گے اور انہیں restrict کر دیں گے اور وہ اس یونیورسٹی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر اس قسم کے کوئی خدشات بھی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے ایک extra clause بنانے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ ہم اس کو generalize کر دیں۔ اس سے بہت سے لوگ محروم ہو جائیں گے اس لئے اس Clause کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر!اس بل میں کوئی بھی ایسی کمیٹی نہیں ہے جسے ہم ڈسپلن کمیٹی کہہ سکیں۔ یہ ڈسپلن کمیٹی ہم نےAcademic Councilکے سپرد کر دی ہے۔Academic Councilکا کام ڈسپلن اورconductکو دیکھنا نہیں ہوتا بلکہ اس کا کام نصاب کو دیکھنا ہوتا ہے،اس کا کام اور بہت سی چیزوں کو چیک کرنا ہوتا ہے،subjectsکو چیک کرنا ہوتا ہے نہ کہ ڈسپلن کواور ڈسپلن بہت اہم چیز ہے، خاص طور پر کسی بھی ادارے میں ڈسپلن ہونا،بچوں کاconductدیکھنااس میںmissingہےاور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:order in the Houseخاموشی اختیار کریں۔

محترمہ شُنیلارُوت:جناب سپیکر!اس کو اگر ہم آگے پڑھیں تو اس میںappointment of Vice Chancellorبھی بڑی مدھم ہےاس میں کچھ سمجھ نہیں آ رہیit is not clear at allاگر ہم Clause 10دیکھیں تو اس میں لکھا ہے:

The government shall on recommendation on search committee appoint the Vice Chancellor.

اب اسBillمیںSearch Committeeکا کوئی ذکر نہیں ہے اور اگر کوئی ایسیsearch committeeہے تو ہمیںLaw Ministerبتادیں کہ وہ کون سیSearch Committeeہے جس کے تحتVice Chancellorکاچناؤ کیا جائے گا کیونکہ اسBillمیں اُس کا ذکر نہیں ہے اس لئے یہ بالکلunclearہےاس میں کوئیclarityنہیں ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ اسuniversityکاauditبھی بہتvagueہے جوclearنہیں ہے اور اس چیز کو بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے جوBoard of Governorہے اُس میں یہ درج کیا گیا ہے کہ اگرVice Chancellorچھٹی پر چلا جاتا ہے یا وہ resignکر دیتا ہے یا اپنی بیماری کی وجہ سے وہ اپنیservicesکوcontinueنہیں کر سکتا تو اس میں لکھا گیا ہے جو چیئرمین ہو گا وہ کسی شخص کو بھی اُس کے لئےappointکر دے گا اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ کسی بھی شخص کوappointکرنا درست نہیں ہے۔اسیBillمیں اگر آپ دیکھیں توClause 18 پیرا3میں بڑاclearlyلکھا ہے کہ جتنے بھیoffice bearersہوں گےelected members ہوں گے،sorry،وہیoffices holdکر سکیں گے اس لئے یہClauseبھی جو اپنے آپ کو ہی contradictکر رہا ہے اس قسم کی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کو دیکھنے کی ضرورت ہے اور اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اسBillکو ہم لوگوں تک پہنچائیں جتنی بھی نظروں سے یہ گزرے گا،جتنے بھی لوگ

اس کو پڑھیں گے اور جتنے بھی ذہن اس میں لگیں گے تو یہ خوبصورت اور اچھاBillبن کر آئے گا جس سے بہت سے لوگ فائدہ اُٹھا سکیں گے اس لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ جوBillہے اس میںrules پر بھی بات کرنا چاہتی ہوں کہ کون سے rulesہیں، کوئیrulesنہیں بنائے گئے as prescribed bythe Governmentکے ذہن میں جوrulesہیں وہ عوام تک بھی تو آنے چاہئیں لوگوں کو بھی پتا چلے اسBillمیں اس کا ذکر ہونا چاہئے حکومت نے اسBillپر عملدرآمد کے لئےrulesبنانے ہیں، وہ کیوں نہیں بنائے گئے، کسی کو اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔اس Billکے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔اسBillکے حوالے سے عوام کی رائے معلوم کرنا بہت ضروری ہے اور یہ صرف اسBillکو مشتہر کر کے حاصل کی جا سکتی ہے جو کہ بہت اچھااقدام ہوگا۔حکومت کو بھی اسBillکے حوالے سے بڑے دل کا مظاہرہ کرنا پڑے گااورBillکو عام کر کے اس کو اخبارات میں دیں اورwebsitesپر دیں تاکہ عوام کی رائے اس میں شامل کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!شکریہ۔آج جو ہماراissueہے وہGarrison University ہے اس کے اوپر ہم نےamendmentدی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ پنجاب کے اندر تعلیمی اصلاحات اور تعلیمی انقلاب لا کر یقیناً اچھےstepsاٹھائیں گے تو انقلاب بھی آئے گا۔ میری گزارش ہے کہ ضرورuniversityبنائیں لیکنuniversityبنانے جارہے ہیں تو اس میں جو بہت سارےmeasuresہیں ان کو لینا ضروری ہے۔ جوBillہم نے دیکھا ہے اسBillکے اندر ہمیں کچھ چیزیں نظر آئیں مجھ سے پہلے کچھ لوگوں نے اس میں مختلف چیزوں پر ذکر کیا لیکن مجھے جو نظر آیا وہ یہ ہے کہ اس کے اندر کوئی چیز واضح نہیں کی گئی کہ حکومت اسے بنانے جارہی ہے تو فیسوں کا جو تعین ہے اور فیسیں کسmeritکے تحت اس universityکی رکھی جائیں گی اُس بارے میں کوئی چیزclear نہیں ہے تو میریrequestہے اورsuggestionہے کہ اس کی فیسیں جو Punjab university یااور ہماری سرکاریuniversitiesہیں ان کےlevelپر رکھی جائیں لیکن اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ اگر حکومت تعلیمی اصلاحات لانا چاہتی ہے تو پھر جو تعلیم کے اوپرtaxہے اس کو پہلے ختم کرنا ہوگا۔ جس حکومت نے آتے ہی تعلیم اور بچوں کے پڑھنے پر ٹیکس لگا دیا ہے کہ جو بچہ پچاس ہزار فیس دیتا ہے اس کے اوپر پچاس ہزار پر ٹیکس لگے گا تو پھر ہم کس طرح توقع کرتے ہیں کہ ایسی صورتحال کے اندر ہم یا کوئی

بھی عام بندہ کسی اچھی universityکے اندر اپنے بچے کو پڑھانے کے لئے بھاگ دوڑ کرے گا یا خواہش رکھے گا جب اس کے بچے کے اوپر ٹیکس لگے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر سرکاری universityہے تو اس کا levelPunjab university کی فیسوں کے برابر ہو اور اس کا پورا criteria سرکاری ہونا چاہئے اُس کے اندر کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہونی چاہئے جس سے ابہام سامنے آئے جیسے Vice Chancellor کی تعیناتی کا جو procedure بتایا جارہا ہے اُس میں بھی شفافیت نظر نہیں آرہی پھر اس کے Board of Governors کے اندر ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کی تعیناتی کا کیا procedure ہوگا اور کتنے ممبران ہوں گے اور Board of Governors کن لوگوں پر مشتمل ہوگا؟ تو پھر اس میں جو important بات تھی کہ اس university کا audit کیسے ہوگا؟ اس کے علاوہ میں سمجھتی ہوں اس طرح کے steps لینے چاہئیں تھے کہ پہلے اس میں ہماری suggestions آجاتیں اور پھر اس کے بعد اگر ہم اس کو اسمبلی میں لے آتے تو میرا خیال ہے کہ بہتر طریقے سے اسے study کر کے اور اس کے اوپر تمام ممبران صرف اپوزیشن ہی اس میں amendment نہ لائے بلکہ حکومت کی طرف سے بھی اس میں رائے آنی چاہئے۔ صرف اپوزیشن اس میں amendment لانے کی کوشش کر رہی ہے، Bill پاس ہو جائے گا ہماری amendment کو overrule کر دیا جائے گا اس میں حکومت کی طرف سے بھی کوئی نہ کوئی رائے شامل ہونی چاہئے تھی۔ اگر اس چیز پر غور کر لیا جائے اگر اس میں کوئی بہتری لائی جا سکتی ہے تو پھر اس کو discuss کر کے اس میں بہتری کی کوشش کی جانی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لا منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبران نے سارے Bill کے مختلف پہلوؤں پر بات کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہتر کیا ہے کیونکہ ان کی جو باقی amendments ہیں وہ ساری time barred ہیں لیکن اس amendment پر انہوں نے کوئی بات نہیں کی، انہوں نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ law میں اور constitution میں legislation کے rules میں کیونکر ضروری ہے کہ اس کو مشتہر کیا جائے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ Bill پچھلی اسمبلی جو اسمبلی 2013 میں ختم ہو گئی تھی اس میں یہ پیش کیا گیا اور کے بعد یہ Standing Committee کے پاس گیا Standing Committee کی رپورٹ اسمبلی میں پیش ہوئی۔ Bill publish ہوا اور public بھی ہوا۔ رپورٹ بھی publish ہوئی اور

publicہوئی۔ یہ تو ایک سال سے مشتہر ہو رہا ہے اب اس کو نئے سرے سے دو ماہ کے لئے مشتہر کرنے کا تو کوئی جواز نہیں بنتا۔ کیونکہ انہوں نے کوئی ایسا حوالہ نہیں دیا کہ یہ کوئی law کی requirementہے یاConstitutiond requirementہے کہ اس وجہ سے اس کو مشتہر کیا جائے اس لئے اسamendmentکوrule outکیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th April 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Lahore Garrison University Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, the Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from:-

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

کیونکہ یہ amendment time barred ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ لاء منسٹر صاحب کی طرف سے oppose ہوئی ہے۔ 11 تاریخ کو یہ نوٹس receive ہوا ہے۔(2)rules 105 کہتا ہے کہ two clear days ہونے چاہئیں۔ چونکہ یہ time barred ہے اس لئے اس کو نہیں لیا جا سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہم نے پرسوں ایک بجے جمع کروائی تھی اور ابھی 2:00 بجے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب ٹیکنیکل باتوں کا سہارا لے کر ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ اپوزیشن کی آواز کو دبایا جائے۔ ابھی انہوں نے بڑا اچھا gesture show کیا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ technicalities کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔ اگر کوئی ممبر ان ترامیم کے بارے میں بولنا چاہتا ہے تو اس پر اجازت دے دینی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں تو rules کے مطابق چل رہا ہوں انہوں نے oppose کیا ہے۔

Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ulla Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Lahore Garrison University Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Garrison University Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Garrison University Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آج آپ چپ ہی رہیں، کل موقع دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت ضروری بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ چھوٹا سا Bill ہے اس کے بعد بات کر لینا۔

جناب محمد عارف عباسی: بڑا اہم مسئلہ ہے مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب! بولیں۔ لاء منسٹر صاحب! ایک منٹ ذرا ان کی بات سن لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان اور حکومت کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ ہسپتال میں جو پارکنگ فیس لی جا رہی ہے یہ پہلے ختم کر دی گئی اور نگران حکومت کے دور میں دوبارہ لاگو کر دی گئی۔ پہلے 20 روپے پرچی کے لیتے تھے مجھے لاہور کا نہیں پتا لیکن راولپنڈی کے ہسپتالوں میں مریضوں سے 20 روپے پارکنگ فیس اور پہلے گھنٹے کے بعد ہر چکر پر 10 روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اس کو written میں لے کر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ لوگ کتنے پریشان ہیں۔ یہ فیس بہت زیادہ ہے اور اگر حکومت اس پر مناسب سمجھتی ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہاں موجود ہیں بات ان کے نوٹس میں آ گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور کوشش کی جائے کہ اس پر جتنی compensation ہو سکے وہ دی جائے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل اگر آپ اس پر کچھ written میں لے کر آئیں گے تو دیکھ سکتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب مصدرہ 2013

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. We take up the Punjab Payment of Wages (amendment) Bill 2013. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Slah Ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Rass,Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be

circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st April 2014."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st April 2014."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو wages کے بارے میں amendment کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر اس کو عوام کی رائے کے لئے مشتہر کر دیا جائے، ان لوگوں کے لئے جن کے لئے یہ Bill پاس ہو رہا ہے، ہمارا عام مزدور طبقہ جو اس Bill کا beneficiaries ہو گا۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے پنجاب میں خصوصاً urban areas اور rural areas دونوں میں مزدور طبقہ انتہائی بری حالت میں ہے ان کو کوئی پتا نہیں ہے کہ ان کے حقوق کیا ہیں؟ وہ صبح سات بجے کام پر جاتے ہیں اور رات کو دس گیارہ بجے ان کو چھوڑا جاتا ہے۔ انہیں نہیں پتا کہ میرا حق کیا ہے، میری ڈیوٹی کیا ہے اور میں کس سے کیا مانگوں؟ اس لئے ہم چاہ رہے تھے کہ یہ عام public کے لئے مشتہر کر دیا جائے۔ ورکشاپوں، ریسٹورنٹس اور ہمارے دیہاتوں میں مزارعین یا جس قسم کے ملازم ہیں ان کو پتا ہو کہ ان کا حق کیا ہے؟ اس وقت کیونکہ سب سے مظلوم طبقہ جس کو ہم معاشرے کی backbone کہتے ہیں وہ unskilled manpower ہے اس Bill کا فائدہ بھی unskilled manpower کو ہو گا۔ unfortunately ان میں لٹریسی ریٹ یا خواندگی کی شرح بہت کم ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ Bill public کیا جائے، یہ عام لوگوں تک پہنچے جو مزدور طبقہ ہے جن کے حقوق سلب ہو رہے ہیں اور جن کے لئے یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ان کے حقوق سلب نہ ہوں اور ان کو قانونی حق مل سکے اس لئے ہم چاہ رہے تھے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر ایک مہینہ تک آپ Bill کو public کر دیں گے تو متاثر لوگوں اور ان کی جو یونین ہیں یا معاشرے کے باقی لوگ یا NGOs جو لیبرز کے حقوق کے لئے کام کرتی ہیں ان سب کے لئے اگر ہم یہ اخبار میں دے دیں تو ہمیں بہتر feedback ملے گی اور اچھے طریقے سے

comprehensive قسم کا Bill پیش کر سکیں گے۔ یہ بھی جو انہوں نے Bill پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس کو public opinion کے لئے مشتہر کر دیں تو اس میں بہت ساری improvements ہو سکتی ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ اس کو مشتہر کرنے میں حکومت کا کوئی نقصان ہو گا یا اس میں اور کسی قسم کا نقصان ہو گا تو اسے مشتہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب اس میں، میں کیا عرض کروں کہ ہم 18th amendment کے بعد اس ایکٹ کو up کرنے جا رہے ہیں تو اس میں اب کس بات کو مشتہر کیا جائے؟ میرا خیال ہے کہ محترم میرے بھائی نے اس کو سمجھا نہیں ہے۔ یہ 18th amendments کے بعد devolve ہوا ہے اور ہم اس Bill کو up کرنے جا رہے ہیں اور یہ ہمارے اس معزز ایوان کا حق ہے۔ ہم نے اس میں penalties, gratuity compensation, اور provident funds میں اضافہ کیا ہے اور یہ اتنی سی بات ہے اس میں، میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی required ہے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st April 2014."

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013, as recommended by Special Committee No.1, be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood Ur Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Slah Ud Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Rass, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer Uddin Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, , Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in para (a)(ii)and in para (b), for the words "one thousand" the words "ten thousand", and for the words "five hundred", the words” two thousand" be substituted respectively."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That Clause 8 of the Bill, in para (a)(ii)and in para (b), for the words "one thousands" the words "ten thousand", and for the words "five hundred", the words" two thousand" be substituted respectively."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لیبر سے متعلقہ یہ ایک انتہائی اہم بل ہے، 1936 کا ایکٹ ہے جس کو ہم amend کرنے جا رہے ہیں اور آج 2014 ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ 78 سال گزر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم لوگوں نے جو amendment دی ہے یہ delayed wages اور unlawful deduction سے related ہے۔ جب ایک مالک اپنی لیبر کو wages delay کر کے دیتا ہے یا کسی وجہ سے ان کی unlawful deduction کرتا ہے تو اس کو جو fine impose کیا جاتا ہے وہ original Bill میں دس روپے تھا جس کو گورنمنٹ نے اب ایک ہزار تجویز کیا ہے جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ آج کل کا جو زمانہ ہے اس وقت جو inflation rate ہے، اس زمانے کا یعنی 1936 کا دس روپے اور آج کا ایک ہزار روپیہ برابر نہیں ہے۔ اس وقت تو دس روپے میں کتنے ہی دنوں کا راشن آ جاتا تھا اور آج ایک ہزار روپے کی وہ value نہیں ہے۔ اگر آپ سونے کا ریٹ بھی دیکھیں تو آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ 1936 میں یہ ریٹ کیا تھا اور آج یہ ریٹ کہاں پر ہے؟ اگر اس حساب سے بھی دیکھا جائے تو یہ ایک ہزار روپے بہت نامناسب ہے کیونکہ جس وقت کسی مزدور کو اس کی تنخواہ دیر سے ملتی ہے یا بغیر کسی وجہ کے اس کی کوئی unlawful deduction ہوتی ہے اور بغیر کسی وجہ کے اس کی تنخواہ روک لی جاتی ہے تو اس کے گھر کے کیا حالات ہو جاتے ہیں؟ ان کے گھر میں تو کھانا تک نہیں ہوتا، ان کا چولہا تک نہیں جلتا، بچوں کی سکولوں کی فیس بھی نہیں جاتی۔ اسی وجہ سے ہمارے ملک میں خودکشیوں کا ریٹ بڑھ گیا ہے، ہمارے مزدور طبقہ میں، غریب غرباء میں frustration کتنی بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے چوری ڈکیتیوں اور دوسری ساری وارداتوں میں بے تحاشا اضافہ ہو گیا ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ہم نے جو amendment دی ہے کہ اس کو ایک ہزار کی بجائے دس ہزار روپے کیا جائے تاکہ یہ ایک deterrent ثابت ہو سکے۔ Employees کے لئے اتنی amount ضرور ہونی چاہئے کہ industrialist wages delay کرنے کی صورت میں یا unlawful deduction کرنے میں تھوڑا سا hesitant محسوس کریں۔

جناب سپیکر! اسی طرح اسی ترمیم میں جو دوسری recommendation جو ہم لوگوں نے دی ہے وہ malicious application کے بارے میں ہے یعنی اگر کوئی جھوٹی درخواست دیتا ہے تو اس سلسلے میں original Bill میں پہلے fine پچاس روپے تھا اب حکومت نے پانچ سو روپے recommend کیا ہے جب کہ ہم لوگ کہتے ہیں کہ اس کو دو ہزار روپے کر دیا جائے کیونکہ جھوٹی درخواست چاہے employer دے رہا ہو یا employee دے رہا ہو ایک بہت بڑا hassle ہوتا ہے اور دونوں صورتوں میں حق مارا جاتا ہے تو اس لئے اس کی بھی amount اتنی ہو کہ وہ ایک deterrent ثابت ہو سکے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں پہلے ہی بڑا اضافہ کیا گیا ہے، دس روپے سے ایک ہزار اور پچاس روپے سے پانچ سو تک لایا گیا ہے۔ اس میں دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک صورت میں آجر کو اور دوسری صورت میں اجیر کو دینا پڑتا ہے یعنی ایک صورت میں مالک اور دوسری صورت میں مزدور کو دینا پڑے گا اس لئے اس میں اتنا زیادہ اضافہ مناسب نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in para (a)(ii)and in para (b), for the words "one thousand" the words "ten thousand", and for the words "five hundred", the words" two thousand" be substituted respectively.

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif

Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Slah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khuram Shahzad, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Rass,Mr Masood Shafqat, Mr Muhammad Siddique Khan, Mr Zaheer Uddin Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ دونوں ترامیم identical ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں پڑھ رہا ہوں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فی الحال میں question put کر رہا ہے اس وقت کورم کی نشاندہی نہیں ہو سکتی۔

Since this amendment is substantially identical to the amendment in Clause 8 which has been lost, therefore the same is inadmissible under rule 106 sub-Clause (b), rule 194 and 198 sub-Clause 4 and its ruled out of the order.

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی گئی۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب مصدرہ 2013

(---جاری)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, which I have study and this amendment is substantially identical to the amendment in Clause 9 which has been lost. Therefore the same is inadmissible under rules 106/b and 198/4 and it is ruled out of the orders.

Now the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Slah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Khurram Shahzad,

Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas,Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer Uddin Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 12 of the Bill, the purposed section 25 of the Principal Act, be renumbered as sub-section (1) and the following be added as sub-section (2):
>
> "(2) A copy of the Act and the rules made there under shall also be provided to each employee of the industrial establishment or commercial establishment."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 12 of the Bill the purposed section 25 of the Principal Act, be renumbered as sub-section (1) and the following be added as sub-section (2):-
>
> "(2) A copy of the Act and the rules made there under shall also be provided to each employee of the industrial establishment or commercial establishment."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ amendment لانے کا ہمارا مقصد یہ تھا کہ جن لوگوں کے لئے یہ قانون بن رہا ہے ان تک یہ معلومات کیسے پہنچیں گی۔ ہمارا مزدور طبقہ جو فیکٹریوں میں کام کر رہا ہے، جو کھیتوں میں کام کر رہا ہے، جو مختلف جگہوں پر ورکشاپوں میں کام کر رہا ہے اسی طبقے کا سب سے زیادہ استحصال ہوتا ہے۔ اس amendment کا یہ مقصد تھا کہ ہر آجر کو پابند کیا جائے کہ وہ اس بل کی منشاء کے مطابق اس کی ساری کلازز لکھ کر اپنے اپنے کارخانوں، ورکشاپوں، ریسٹورانوں میں اور جہاں جہاں مزدور کام کرتے ہیں وہاں لگائی جائیں تاکہ ان کو پتا ہو کہ ان کے کیا کیا حقوق ہیں۔ اس وقت پوری دنیا میں لیبر سے آٹھ گھنٹے مزدوری لی جاتی ہے اور آٹھ گھنٹے کے بعد اس کے چار جز ڈگنا ہونے چاہئیں لیکن میں بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ پاکستان میں شاید پانچ فی صد مزدوروں کو بھی یہ سہولت حاصل نہیں ہے ان کو نہیں پتا کہ ان کے working hours کتنے ہیں؟ انہیں سوشل سکیورٹی کی کیا سہولت حاصل ہے اور ان کو اپنے آجر پر کیا کیا حقوق حاصل ہیں؟ ان سے بے دردی سے کام لیا جاتا ہے، جتنا استحصال مزدور طبقے کا ہمارے معاشرے میں ہو رہا ہے شاید اور کسی طبقے کا نہیں ہو رہا۔ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اس میں ہر employees کو جو اس ایکٹ کا beneficiary ہے اس تک یہ ایکٹ پہنچایا جائے۔ چاہے ان کی یونینز کے ذریعے پہنچایا جائے، چاہے ان کے آجر کے ذریعے پہنچایا جائے تاکہ employees کو ہر level پر اپنے حقوق کا پتا ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسے انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے اور اگر یہ حکومت واقعی مزدوروں کی بہتری چاہتی ہے تو اس amendment کو منظور کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور جن لوگوں کے لئے یہ قانون بن رہا ہے ان کے لئے یہ ایک بڑی اچھی چیز ہو گی۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس شق کے مطابق فیکٹری مالک یا آجر کے لئے ضروری ہے کہ وہ مزدوروں کے متعلقہ قوانین سے متعلق تحریر کی کاپی اپنی فیکٹری میں کسی نمایاں جگہ پر آویزاں کرے تاکہ تمام مزدوروں کو اس سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ اب یہ amendment لے کر آئے ہیں کہ وہ کاپی ہر مزدور کو دی جائے۔ بہت ساری ایسی فیکٹریاں ہیں جن میں مزدوروں کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے اس لئے یہ ناممکن ہے کہ اس قسم کی amendment کو پاس کیا جائے لہذا میری استدعا ہے کہ اسے rule out کیا جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

That in Clause 12 of the Bill, the proposed section 25 of the Principal Act, be renumbered as sub-section (1)and the following be added as sub-section (2):

"(2) A copy of the Act and the rules made there under shall also be provided to each employee of the industrial establishment or commercial establishment."

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the question is

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013 be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 14-مارچ 2014 صبح 9.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔